اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
چوتھا حصہ (بقیہ مسائل نماز کا بیان)		کتاب الجنائز۔	799
وتر کا بیان۔	652	موت آنے کا بیان۔	806
سنن ونوافل کا بیان۔	658	کفن کا بیان	817
نماز استخارہ۔	681	جنازہ لے چلنے کا بیان۔	822
صلاۃ التسبیح۔	683	قبر ودفن کا بیان۔	842
نماز حاجت۔	685	تعزیت کا بیان	852
نماز توبہ وصلاۃ الرغائب۔	687	شہید کا بیان	857
تراویح کا بیان۔	688	کعبۂ معظّمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	864
قضا نماز کا بیان۔	699	**پانچواں حصہ (زکوٰۃ اور روزہ کا بیان)**	
سجدۂ سہو کا بیان۔	708	**زکاۃ کا بیان**	
نماز مریض کا بیان۔	720	زکاۃ کا بیان۔	866
سجدۂ تلاوت کا بیان۔	726	سائمہ کی زکاۃ کا بیان۔	892
نماز مسافر کا بیان۔	739	اونٹ کی زکاۃ کا بیان۔	893
جمعہ کا بیان۔	752	گائے کی زکاۃ کا بیان۔	895
عیدین کا بیان۔	777	بکریوں کی زکاۃ کا بیان۔	896
گہن کی نماز کا بیان۔	786	سونے چاندی اور مالِ تجارت کی زکاۃ کا بیان۔	901
نماز استسقا کا بیان۔	790	عاشر کا بیان۔	909
نماز خوف کا بیان۔	795	کان اور دفینہ کا بیان۔	912

www.dawateislami.net

زراعت اور پھلوں کی زکاۃ یعنی عشر وخراج کا بیان۔	914	میقات کا بیان۔	1067
صدقۂ فطر کا بیان۔	934	احرام کا بیان۔	1069
سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں۔	940	طواف وسعی صفا ومروہ وعمرہ۔	1089
صدقات نفل کا بیان۔	946	قِران کا بیان۔	1154
روزہ کا بیان۔	957	تمتع کا بیان۔	1157
چاند دیکھنے کا بیان۔	973	جرم اور ان کے کفارے۔	1161
روزہ کے مکروہات کا بیان۔	995	محصر کا بیان۔	1194
سحری وافطار کا بیان۔	999	حج فوت ہونے کا بیان۔	1198
منت کے روزے کا بیان	1015	حج بدل کا بیان۔	1199
اعتکاف کا بیان	1019	ہدی کا بیان۔	1211
چھٹا حصہ (حج کا بیان)		حج کی منت کا بیان۔	1215
حج کا بیان اور فضائل۔	1030	فضائل مدینہ طیبہ۔	1217

غصّہ ایمان کو خراب کرتا ھے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَةٌ لّلعٰلمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح اَیلوا (یعنی ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔** (شعب الایمان للبیھقی ج۶،ص ۳۱۱ حدیث ۸۲۹۴)

شُماتَت کی تعریف

دوسروں کی تکلیفوں اور مصیبتوں پر خوشی کا اظہار کرنے کو **شُماتَت** کہتے ہیں۔ (حدیقه ندیه شرح طریقه محمدیه ج۱ ص۶۳۱)

چغل خور جنّت میں نھیں جائیگا

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمان عبرت نشان ہے: **چُغَل خور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔** (صحیح البخاری ج ٤ ص ١١٥ حدیث ٦٠٥٦ دارالکتب العلمیة بیروت)

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ
چوتھا حصہ (بقیہ مسائلِ نماز کا بیان)	
وتر کے فضائل۔	652
وتر کے مسائل اور دعائے قنوت۔	653
سنن ونوافل کا بیان	**658**
نفل کی فضیلت۔	658
سنن مؤکدہ کا ذکر۔	659
سنت فجر کے فضائل۔	659
سنت ظہر کے فضائل۔	660
سنت عصر کے فضائل۔	661
سنت مغرب وصلاۃ الاوّابین کے فضائل۔	661
سنت عشاء کا تأکد۔	662
سنن مؤکدہ ونوافل کے مسائل۔	662
نفل نماز شروع کر کے توڑنے کے مسائل۔	668
کھڑے ہوکر، بیٹھ کر، لیٹ کر، گاڑی پر نفل نماز پڑھنے کے مسائل۔	670
فرض وواجب نماز سواری یا گاڑی پر پڑھنے کے مسائل واعذار۔	672
منت مان کر نماز پڑھنے کے مسائل۔	673
تحیۃ المسجد کے مسائل وفضائل۔	674
تحیۃ الوضوو نماز اشراق ونماز چاشت کے فضائل ومسائل۔	675
نماز سفر ونماز واپسی سفر کے مسائل وفضائل صلاۃ اللیل ونماز تہجد کے مسائل وفضائل۔	676
رات میں پڑھنے کی بعض دعائیں۔	680
نماز استخارہ	**681**
صلاۃ التسبیح	**683**
نماز حاجت	**685**
نماز غوثیہ کی ترکیب۔	686
نماز توبہ وصلاۃ الرغائب	**687**
تراویح کا بیان	**688**
تنہا نماز شروع کی اور جماعت قائم ہوئی، اس کے مسائل۔	695
اذان کے بعد مسجد سے چلے جانے کی ممانعت۔	697
امام کی مخالفت کرنے اور جماعت میں شامل ہونے کے مسائل۔	698
قضا نماز کا بیان	**699**
نماز قضا کرنے کے عذر۔	700
قضا اور اعادہ کی تعریفیں اور قضا ہونے اور ان کے پڑھنے کی صورتیں۔	701
چند نمازیں قضا ہوئیں تو اُن میں ترتیب واجب ہے اور اسکے شرائط۔	703
قضائے عمری کے مسائل۔	706
قضا کے متفرق مسائل۔	706
فدیۂ نماز کے مسائل۔	707
سجدۂ سہو کا بیان	**708**

www.dawateislami.net

نمازِ مریض کابیان	**720**
سجدۂ تلاوت کابیان	**726**
آیاتِ سجدہ۔	726
سجدۂ تلاوت کی دعائیں۔	732
نماز میں آیتِ سجدہ پڑھنے کے مسائل۔	733
ایک مجلس میں آیتِ سجدہ پڑھنے یاسننے کے مسائل اور مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں۔	735
سجدۂ شکر کے بعض مواقع۔	738
نمازِ مسافر کابیان	**739**
مسافر کس کو کہتے ہیں۔	740
مسافر کے احکام۔	743
نیتِ اقامت کے شرائط۔	744
مسافر نے مقیم کی اقتدا کی یا مقیم نے مسافر کی، اس کے احکام۔	748
وطنِ اصلی و وطنِ اقامت کے مسائل۔	750
جمعہ کابیان	**752**
فضائل روزِ جمعہ۔	752
جمعہ کے دن ایک ایساوقت ہے کہ اُس میں دعا قبول ہوتی ہے۔	754
جمعہ کے دن یارات میں مرنے کے فضائل۔	755
فضائل نمازِ جمعہ۔	756
جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں۔	757
جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کے فضائل۔	759
جمعہ کے لیے اوّل جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت۔	761
جمعہ پڑھنے کے شرائط۔	762
پہلی شرط مصر اور اُس کی تعریف و احکام۔	762
دوسری شرط بادشاہِ اسلام اور اس کے احکام۔	764
تیسری شرط وقتِ ظہر اور اس سے مراد۔	766
چوتھی شرط خطبہ اور اس کے شرائط اور اس کی سنّتیں اور مستحبات۔	766
پانچویں شرط جماعت اور اُس کے مسائل۔	769
چھٹی شرط اذنِ عام۔	770
جمعہ واجب ہونے کے شرائط۔	770
شہر میں جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کے مسائل۔	773
خطبہ کے بعض دیگر مسائل۔	774
روزِ جمعہ و شبِ جمعہ کے بعض اعمال۔	776
عیدین کابیان	**777**
عید کے دن مستحبات۔	779
نمازِ عید کی ترکیب اور مسبوق و لاحق کے احکام۔	781
تکبیرِ تشریق کے مسائل۔	784
گہن کی نماز کابیان	**786**
بعض ایسے مواقع جن میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔	788
آندھی اور بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت دعائیں۔	789
نمازِ استسقا کابیان	**790**
نمازِ خوف کابیان	**795**
کتاب الجنائز	**799**
بیماری کابیان اور اس کے بعض منافع۔	799

www.dawateislami.net

عیادت کے فضائل۔	803
موت آنے کا بیان	**806**
میت کے نہلانے کا بیان۔	810
کفن کا بیان	**817**
کفن پہنانے کا طریقہ۔	820
مسئلہ ضروریہ۔	821
جنازہ لے چلنے کا بیان	**822**
نماز جنازہ کا بیان۔	825
نماز جنازہ کے شرائط۔	825
جنازہ کی چودہ دعائیں۔	829
نماز جنازہ کون پڑھائے۔	836
قبرودفن کا بیان	**842**
زیارت قبور۔	848
دفن کے بعد تلقین۔	850
تعزیت کا بیان	**852**
سوگ اور نوحہ کا بیان۔	854
شہید کا بیان	**857**
جہاد میں مقتول ہونے کے علاوہ جن کو ثوابِ شہادت ملتا ہے۔	857
شہید فقہی کی تعریف اور احکام۔	860
کعبۂ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	**864**
تقریظ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن۔	865
پانچواں حصہ (زکوٰۃ اور روزہ کا بیان)	
زکاۃ کا بیان	**866**
زکاۃ نہ دینے کی برائی اور دینے کے فضائل میں احادیث۔	868
زکاۃ کی تعریف اور واجب ہونے کی شرطیں۔	874
زکاۃ کس طرح ادا ہوتی ہے اور کس طرح نہیں۔	887
سائمہ کی زکاۃ کا بیان	**892**
اونٹ کی زکاۃ کا بیان	**893**
گائے کی زکاۃ کا بیان	**895**
بکریوں کی زکاۃ کا بیان	**896**
جانوروں کی زکاۃ کے متفرق مسائل۔	897
سونے چاندی اور مال تجارت کی زکاۃ کا بیان	**901**
عاشر کا بیان	**909**
کان اور دفینہ کا بیان	**912**
زراعت اور پھلوں کی زکاۃ یعنی عشر وخراج کا بیان	**914**
مال زکاۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے۔	922
صدقۂ فطر کا بیان	**934**
سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں	**940**
صدقات نفل کا بیان	**946**
روزہ کا بیان	**957**
ماہ رمضان اور روزہ کے فضائل۔	958
روزہ کی تعریف اور اس کی قسمیں۔	966
روزہ کی نیت۔	968

www.dawateislami.net

تیسویں شعبان کا روزہ۔	972
چاند دیکھنے کا بیان	**973**
کن چیزوں سے روزہ نہیں جاتا۔	980
روزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔	985
جن صورتوں میں صرف قضا لازم ہے۔	989
اُن صورتوں کا بیان جن میں کفارہ بھی لازم ہے۔	991
روزہ توڑنے کا کیا کفارہ ہے۔	994
روزہ کے مکروہات کا بیان	**995**
سحری وافطار کا بیان	**999**
ان وجوہ کا بیان جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔	1002
روزہ نفل کے فضائل۔	1008
عاشورا کے فضائل۔	1008
عرفہ کے دن روزہ کا ثواب۔	1009
شش عید کے روزوں کے فضائل۔	1010
پندرھویں شعبان کا روزہ اور اُس کے فضائل۔	1011
ایام بیض کے فضائل۔	1012
پیر اور جمعرات کے روزے۔	1013
بعض اور دنوں کے روزے۔	1013
منت کے روزے کا بیان	**1015**
اعتکاف کا بیان	**1019**
چھٹا حصہ (حج کا بیان)	
حج کا بیان اور فضائل	**1030**
حج کے مسائل۔	1035
حج واجب ہونے کے شرائط۔	1036
وجوب ادا کے شرائط۔	1043
صحت ادا کے شرائط۔	1046
حج فرض ادا ہونے کے شرائط۔	1047
حج کے فرائض وواجبات۔	1047
حج کی سنتیں۔	1050
آداب سفر ومقدمات حج۔	1051
میقات کا بیان	**1067**
احرام کا بیان	**1069**
احرام کے احکام۔	1071
وہ امور جو احرام میں حرام ہیں۔	1078
احرام کے مکروہات۔	1079
وہ باتیں جو احرام میں جائز ہیں۔	1080
احرام میں مرد وعورت کے فرق۔	1083
داخلی حرم محترم ومکۂ مکرمہ ومسجد الحرام۔	1083
طواف وسعی صفا ومروہ وعمرہ	**1089**
طواف کے فضائل۔	1091
حجر اسود کی بزرگی۔	1092
مسجد الحرام کا نقشہ وحدود۔	1093
طواف کا طریقہ اور دعائیں۔	1095
طواف کے مسائل۔	1099

www.dawateislami.net

نمازِ طواف۔	1102	مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف۔	1130
ملتزم سے لپٹنا۔	1103	مزدلفہ میں نمازِ مغرب وعشا۔	1132
زمزم کی حاضری۔	1105	مزدلفہ کا وقوف اور دعائیں۔	1133
صفا ومروہ کی سعی۔	1105	منٰے کے اعمال۔	1135
سعی کی دعائیں۔	1106	جمرۃ العقبہ کی رمی۔	1139
سعی کے مسائل۔	1109	رمی کے مسائل۔	1139
سر مونڈانا یا بال کتروانے۔	1111	حج کی قربانی۔	1140
ایامِ اقامت کے اعمال۔	1112	حلق وتقصیر۔	1142
طواف میں سات باتیں حرام ہیں۔	1112	طوافِ فرض۔	1144
طواف میں پندرہ باتیں مکروہ ہیں۔	1113	باقی دنوں کی رمی۔	1146
سات باتیں طواف وسعی میں جائز ہیں۔	1114	رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں۔	1148
دس باتیں سعی میں مکروہ ہیں۔	1114	مکہ معظّمہ کو روانگی۔	1149
طواف وسعی میں مرد وعورت کے فرق۔	1115	مقاماتِ متبرکہ کی زیارت۔	1150
منٰے کی روانگی اور عرفات کا وقوف۔	1115	کعبہ معظّمہ کی داخلی۔	1150
عرفات میں ظہر وعصر کی نماز۔	1123	حرمین شریفین کے تبرکات۔	1151
عرفات کا وقوف۔	1123	طوافِ رخصت۔	1151
وقوف کی سنتیں۔	1124	**قِران کا بیان**	**1154**
وقوف کے آداب۔	1125	**تمتع کا بیان**	**1157**
وقوف کی دعائیں۔	1125	**جرم اور ان کے کفارے**	**1161**
وقوف کے مکروہات۔	1127	خوشبو اور تیل لگانا۔	1163
ضروری نصیحت۔	1128	سلے کپڑے پہننا۔	1167
وقوف کے مسائل۔	1128	بال دور کرنا۔	1170

www.dawateislami.net

ناخن کترنا۔	1172	**حج بدل کا بیان**	**1199**
بوس وکنار وجماع۔	1172	حج بدل کے شرائط۔	1201
طواف میں غلطیاں۔	1175	**ھدی کا بیان**	**1211**
سعی ووقوف عرفہ ووقوف مزدلفہ اوررمی کی غلطیاں۔	1177	**حج کی منت کا بیان**	**1215**
قربانی اورحلق میں غلطی۔	1179	**فضائل مدینہ طیبہ**	**1217**
شکارکرنا۔	1179	مدینہ طیبہ میں اقامت۔	1217
حرم کے جانورکوایذادینا۔	1186	مدینہ طیبہ کے برکات۔	1218
حرم کے پیڑوغیرہ کاٹنا۔	1189	اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج	1219
جوں مارنا۔	1190	حاضری سرکارِاعظم۔	1220
بغیراحرام میقات سے گزرنا۔	1191	اہل بقیع کی زیارت۔	1228
احرام ہوتے ہوئے احرام باندھنا۔	1193	قبا کی زیارت۔	1230
محصرکا بیان	**1194**	احدوشہدائے احد کی زیارت۔	1231
حج فوت ہونے کا بیان	**1198**	حج وعمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں	1233

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

حج کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ ﴾ (1)

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور ہدایت تمام جہان کے لیے، اُس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم اور جو شخص اس میں داخل ہو با امن ہے اور اللہ (عزوجل) کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے، جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے اور جو کفر کرے تو اللہ (عزوجل) سارے جہان سے بے نیاز ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ ﴾ (2)

حج و عمرہ کو اللہ (عزوجل) کے لیے پورا کرو۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: ''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔'' ایک شخص نے عرض کی، کیا ہر سال یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سکوت فرمایا (3)۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہوسکتا پھر فرمایا: جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہوئے، لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اُسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اُسے چھوڑ دو۔ (4)

---

1 ...... پ ٤، آل عمران: ٩٦ ۔ ٩٧. 2 ......پ ٢، البقرة: ١٩٦.

3 ......یعنی خاموش رہے۔

4 ......"صحیح مسلم"، کتاب الحج، باب فرض الحج مرّة في العمر، الحدیث: ١٣٣٧، ص ٦٩٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ صحیحین میں انھیں سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، کون عمل افضل ہے؟ فرمایا: ''اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: حجِ مبرور۔'' (1)

حدیث ۳ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ انھیں سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہوکر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔'' (2)

حدیث ۴ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ انھیں سے راوی، ''عمرہ سے عمرہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔'' (3)

حدیث ۵ مسلم وابن خزیمہ وغیرہما عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔'' (4)

حدیث ٦ و ٧ ابن ماجہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔'' (5)

اور اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابن ماجہ نے روایت کی، کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا: ''ہاں ان کے ذمّہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج وعمرہ۔'' (6)

اور صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ فرمایا: ''تمہارا جہاد حج ہے۔'' (7)

---

1 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الإیمان، باب من قال ان الایمان ھو العمل، الحدیث: ٢٦، ج١، ص٢١.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، الحدیث: ١٥٢١، ج١، ص٥١٢.

و ''الترغیب و الترھیب''، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرۃ... إلخ، الحدیث: ٢، ج٢، ص١٠٣.

3 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ وفضلھا، الحدیث: ١٧٧٣، ج١، ص٥٨٦.

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبله ... إلخ، الحدیث: ١٢١، ص٧٤.

5 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب المناسك، باب الحج جھاد النساء، الحدیث: ٢٩٠٢، ج٣، ص٤١٤.

6 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب المناسك، باب الحج جھاد النساء، الحدیث: ٢٩٠١، ج٣، ص٤١٣.

7 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الجھاد، باب جھاد النساء، الحدیث: ٢٨٧٥، ج٢، ص٢٧٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۸ ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں، جیسے بھٹّی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔'' (1)

حدیث ۹ بخاری و مسلم و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ وغیرہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کی برابر ہے۔'' (2)

حدیث ۱۰ بزار نے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔'' (3)

حدیث ۱۱ و ۱۲ بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: ''جو خانہ کعبہ کے قصد سے آیا اور اُونٹ پر سوار ہوا تو اُونٹ جو قدم اُٹھاتا اور رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب کعبۂ معظّمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر سر منڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا، جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔'' (4) اور اسی کے مثل عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۱۳ ابن خزیمہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا، حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا: ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔'' (5) تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کرور نیکیاں ہوئیں وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ .

حدیث ۱۴ تا ۱۶ بزار نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج و عمرہ کرنے والے اللہ (عزوجل) کے وفد ہیں، اللہ (عزوجل) نے انھیں بُلایا، یہ حاضر ہوئے، انھوں نے اللہ (عزوجل) سے سوال کیا، اُس

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الحج، باب ماجاء في ثواب الحج و العمرة، الحديث: ٨١٠، ج٢، ص٢١٨.

2 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب جزاء الصيد، باب حج النساء، الحديث: ١٨٦٣، ج١، ص٦١٤.

3 ...... ''مسند البزار''، مسند أبي موسىٰ الاشعري رضي اللّٰه عنه، الحديث: ٣١٩٦، ج٨، ص١٦٩.

4 ...... ''شعب الإيمان''، باب في المناسك، باب فضل الحج و العمرة، الحديث: ٤١١٥، ج٣، ص٤٧٨.

5 ...... ''المستدرك'' للحاكم، كتاب المناسك، باب فضيلة الحج ماشيا، الحديث: ١٧٣٥، ج٢، ١١٤.

www.dawateislami.net

نے انھیں دیا۔'' [1] اسی کے مثل ابن عُمر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۱۷ بزار و طبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اُس کے لیے بھی۔'' [2]

حدیث ۱۸ اصبہانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔'' [3]

اور ابوداود و دارمی کی روایت میں یوں ہے: ''جس کا حج کا ارادہ ہو تو جلدی کرے۔'' [4]

حدیث ۱۹ طبرانی اوسط میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ داود علیہ السّلام نے عرض کی، اے اللہ! (عزوجل) جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو انھیں تو کیا عطا فرمائے گا؟ فرمایا: ''ہر زائر کا اُس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے، اُن کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انھیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو اُن کی مغفرت فرما دونگا۔'' [5]

حدیث ۲۰ طبرانی کبیر میں اور بزار ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں مسجد منیٰ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کچھ پوچھنے کے لیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوئے ہو اور اگر چاہو تو میں کچھ نہ کہوں، تمھیں سوال کرو۔'' عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بتا دیجیے۔ ارشاد فرمایا: تو اس لیے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لیے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار کی رَمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب

1 ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحج، الترغيب في الحج و العمرة... إلخ، الحديث: ٢٠، ج٢، ص١٠٧.

2 ...... "مجمع الزوائد"، باب دعاء الحجاج و العمار، الحديث: ٥٢٨٧، ج٣، ص٤٨٣.

3 ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحج، الترغيب في الحج و العمرة... إلخ، الحديث: ٢٦، ج٢، ص١٠٩.

4 ...... "سنن أبي داود" كتاب المناسك، باب ٥، الحديث: ١٧٣٢، ج٢، ص١٩٧.

5 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الميم، الحديث: ٦٠٣٧، ج٤، ص٢٩٧.

www.dawateislami.net

ہے اور اس کے ساتھ طواف اِفَاضہ[1] کو۔''

اُس شخص نے عرض کی، قسم ہے! اس ذات کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کوحق کے ساتھ بھیجا، اِسی لیے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے دریافت کروں۔ ارشاد فرمایا: ''جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اُٹھانے پر تیرے لیے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹادی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولادِ اسماعیل میں کوئی غلام ہو، اُس کے آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر غلام آزاد کرنے کے مثل ہے۔

اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور تمھارے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے، ارشاد فرماتا ہے: ''میرے بندے دُور دُور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے، اگر تمھارے گناہ ریتے کی گنتی اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا، میرے بندو! واپس جاؤ تمھاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو۔

اور جمروں پر رَمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ مٹادیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لیے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا، اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لیے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانۂ آئندہ میں عمل کر اور زمانہ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔[2]

حدیث ۲۱ ابو یعلی ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حج کے لیے نکلا اور مرگیا۔ قیامت تک اُس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور مرگیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مرگیا اُس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔''[3]

حدیث ۲۲ طبرانی و ابو یعلی و دارقطنی و بیہقی اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مرگیا اُس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت

---

1 ...... اس کو طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔

2 ...... ''الترغیب و الترھیب''، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرۃ... إلخ، الحدیث: ۳۲، ج۲، ص۱۱۰.

3 ...... ''مسند أبي یعلی''، مسند أبي ھریرۃ رضی اللہ عنہ، الحدیث: ٦٣٢٧، ج٥، ص٤٤١.

www.dawateislami.net

میں داخل ہوجا۔'' (1)

حدیث ۲۳ طبرانی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ گھر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے، پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ (عزوجل) کے ضمان میں ہے اگر مرجائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کردے تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔'' (2)

حدیث ۲۴ و ۲۵ دارمی ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے حج کرنے سے نہ حاجتِ ظاہرہ مانع ہوئی، نہ بادشاہ ظالم، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے، پھر بغیر حج کیے مرگیا تو چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔'' (3) اِسی کی مثل ترمذی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۶ ترمذی و ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، ایک شخص نے عرض کی، کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ فرمایا: ''توشہ اور سواری۔'' (4)

حدیث ۲۷ شرح سنّت میں انھیں سے مروی، کسی نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ فرمایا: پراگندہ سر، میلا کچیلا۔ دوسرے نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حج کا کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: ''بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔'' کسی اور نے عرض کی، سبیل کیا ہے؟ فرمایا: ''توشہ اور سواری۔'' (5)

حدیث ۲۸ ابوداود و ابن ماجہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے یا اُس کے لیے جنت واجب ہوگی۔'' (6)

مسائلِ فقھیّہ

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کے طواف کا اور اس کے لیے ایک خاص

---

1 ...... ''المعجم الأوسط''، باب الميم، الحديث: ٥٣٨٨، ج٤، ص١١١.

2 ...... ''المعجم الأوسط''، باب الميم، الحديث: ٩٠٣٣، ج٦، ص٣٥٢.

3 ...... ''سنن الدارمي''، كتاب المناسك، باب من مات ولم يحجّ، الحديث: ١٧٨٥، ج٢، ص٤٥.

4 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الحج، باب ماجاء فى ايجاب الحج بالزاد و الراحلة، الحديث: ٨١٣، ج٢، ص٢١٩.

5 ...... ''شرح السنة'' للبغوي، كتاب الحج، باب وجوب الحج ...إلخ، الحديث: ١٨٤٠، ج٤، ص٩.

6 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب المناسك، باب في المواقيت، الحديث: ١٧٤١، ج٢، ص٢٠١.

www.dawateislami.net

وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔ ۹ ھ ہجری میں فرض ہوا، اس کی فرضیت قطعی ہے، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱: دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مالِ حرام سے حج کو جانا حرام ہے۔ حج کو جانے کے لیے جس سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اُس کی اجازت کے جانا مکروہ ہے مثلاً ماں باپ اگر اُس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں باپ نہ ہوں تو دادا، دادی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ حج فرض کا حکم ہے اور نفل ہو تو مطلقاً والدین کی اطاعت کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: لڑکا خوبصورت اَمرد ہو تو جب تک داڑھی نہ نکلے، باپ اُسے جانے سے منع کر سکتا ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳: جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اُسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود مگر جب کرے گا ادا ہی ہے قضا نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴: مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر وہ مال تلف ہو گیا، تو قرض لے کر جائے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہو گا مگر نیت یہ ہو کہ اللہ تعالٰی قدرت دے گا تو ادا کر دوں گا۔ پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ مولٰی عزوجل اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵: حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک[6] ہے کہ اس سے پیشتر[7] حج کے افعال نہیں ہو سکتے، سوا احرام کے کہ احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

حج واجب ہونے کے شرائط

مسئلہ ۶: حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں، جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں:

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المناسك، الباب الأول في تفسیر الحج و فرضیته ...إلخ، ج۱، ص۲۱٦.
و"الدرالمختار"معه"ردالمحتار"، کتاب الحج، ج۳، ص٥١٦-٥١٨.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج۳، ص٥١٩.

3 ...... "الدرالمختار" کتاب الحج، ج۳، ص٥٢٠.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج۳، ص٥٢٠.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج۳، ص٥٢١.

6 ...... یعنی دو مہینے اور دس دن تک۔　7 ...... پہلے۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج۳، ص٥٤٣.

www.dawateislami.net

① اسلام

لہٰذا اگر مسلمان ہونے سے پیشتر استطاعت تھی پھر فقیر ہوگیا اور اسلام لایا تو زمانہ کفر کی استطاعت کی بنا پر اسلام لانے کے بعد حج فرض نہ ہوگا، کہ جب استطاعت تھی اس کا اہل نہ تھا اور اب کہ اہل ہوا استطاعت نہیں اور مسلمان کو اگر استطاعت تھی اور حج نہ کیا تھا اب فقیر ہوگیا تو اب بھی فرض ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مُرتد ہوگیا[2] پھر اسلام لایا تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے، کہ مرتد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہوگئے۔[3] (عالمگیری) یوہیں اگر اثنائے حج[4] میں مرتد ہوگیا تو احرام باطل ہوگیا اور اگر کافر نے احرام باندھا تھا، پھر اسلام لایا تو اگر پھر سے احرام باندھا اور حج کیا تو ہوگا ورنہ نہیں۔

② دارالحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے۔

لہٰذا جس وقت استطاعت تھی یہ مسئلہ معلوم نہ تھا اور جب معلوم ہوا اس وقت استطاعت نہ ہو تو فرض نہ ہوا اور جاننے کا ذریعہ یہ ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں نے جن کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو، اُسے خبر دیں اور ایک عادل نے خبر دی، جب بھی واجب ہوگیا اور دارالاسلام میں ہے تو اگرچہ حج فرض ہونا معلوم نہ ہو فرض ہوجائے گا کہ دارالاسلام میں فرائض کا علم نہ ہونا عذر نہیں۔[5] (عالمگیری)

③ بلوغ

نابالغ نے حج کیا یعنی اپنے آپ جبکہ سمجھ وال[6] ہو یا اُس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہو جب کہ ناسمجھ ہو، بہرحال وہ حج نفل ہوا، حجۃ الاسلام یعنی حجِ فرض کے قائم مقام نہیں ہوسکتا۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج۳، ص۵۲۱.

2 ...... مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے، جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہوجاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔
نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ 9، مرتد کا بیان کا مطالعہ فرمائیں۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج۱، ص۲۱۷.

4 ...... یعنی حج کے دوران۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج۱، ص۲۱۸.

6 ...... سمجھدار۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ نابالغ نے حج کا احرام باندھا اور وقوفِ عرفہ سے پیشتر بالغ ہوگیا تو اگر اسی پہلے احرام پر رہ گیا حج نفل ہوا حجۃ الاسلام نہ ہوا اور اگر سرے سے احرام باندھ کر وقوفِ عرفہ کیا تو حجۃ الاسلام ہوا۔[1] (عالمگیری)

٤ عاقل ہونا

مجنون پر فرض نہیں۔

مسئلہ ۹ مجنون تھا اور وقوفِ عرفہ سے پہلے جنون جاتا رہا اور نیا احرام باندھ کر حج کیا تو یہ حج حجۃ الاسلام ہوگیا ورنہ نہیں۔ بوہرا بھی مجنون کے حکم میں ہے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ حج کرنے کے بعد مجنون ہوا پھر اچھا ہوا تو اس جنون کا حج پر کوئی اثر نہیں یعنی اب اسے دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں، اگر احرام کے وقت اچھا تھا پھر مجنون ہوگیا اور اسی حالت میں افعال ادا کیے پھر برسوں کے بعد ہوش میں آیا تو حج فرض ادا ہوگیا۔[3] (منسک)

٥ آزاد ہونا

باندی غلام پر حج فرض نہیں اگرچہ مدبر یا مکاتب یا اُم ولد[4] ہوں۔ اگرچہ اُن کے مالک نے حج کرنے کی اجازت دیدی ہو اگرچہ وہ مکہ ہی میں ہوں۔[5]

مسئلہ ۱۱ غلام نے اپنے مولیٰ کے ساتھ حج کیا تو یہ حج نفل ہوا حجۃ الاسلام نہ ہوا۔ آزاد ہونے کے بعد اگر شرائط پائے جائیں تو پھر کرنا ہوگا اور اگر مولیٰ کے ساتھ حج کو جاتا تھا، راستہ میں اس نے آزاد کردیا تو اگر احرام سے پہلے آزاد ہوا، اب احرام باندھ کر حج کیا تو حجۃ الاسلام ادا ہوگیا اور احرام باندھنے کے بعد آزاد ہوا تو حجۃ الاسلام نہ ہوگا، اگرچہ نیا احرام باندھ کر حج

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧.
و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج٣، ص٥٣٥.

3 ......"لباب المناسك" للسندى و "المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط" للقارى، (باب شرائط الحج)، ص٣٩.

4 ......مدبر: یعنی وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔
مکاتب: یعنی وہ غلام جس کا آقا مال کی ایک مقدار مقرر کرکے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کردے تو آزاد ہے اور غلام اسے قبول بھی کرلے۔
ام ولد: یعنی وہ لونڈی جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔
نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے دیکھیں: بہارِ شریعت حصہ 9، مدبر، مکاتب اور ام ولد کا بیان۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧.

www.dawateislami.net

کیا ہو۔[1] (عالمگیری)

⑥ تندرست ہو

کہ حج کو جاسکے، اعضا سلامت ہوں، انکھیارا ہو، اپاہج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں۔ یوہیں اندھے پر بھی واجب نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اُسے ملے۔ ان سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرادیں یا وصیت کر جائیں اور اگر تکلیف اُٹھا کر حج کرلیا تو صحیح ہو گیا اور حجۃ الاسلام ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضا درست ہوگئے تو اب دوبارہ حج فرض نہ ہوگا وہی پہلا حج کافی ہے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: اگر پہلے تندرست تھا اور دیگر شرائط بھی پائے جاتے تھے اور حج نہ کیا پھر اپاہج وغیرہ ہوگیا کہ حج نہیں کرسکتا تو اس پر وہ حج فرض باقی ہے۔ خود نہ کرسکے تو حجِ بدل کرائے۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

⑦ سفرِ خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو

خواہ سواری اس کی مِلک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے۔

مسئلہ ۱۳: کسی نے حج کے لیے اس کو اتنا مال مُباح کردیا کہ حج کرلے تو حج فرض نہ ہوا کہ اِباحت سے مِلک نہیں ہوتی اور فرض ہونے کے لیے مِلک درکار ہے، خواہ مباح کرنے والے کا اس پر احسان ہو جیسے غیر لوگ یا نہ ہو جیسے ماں، باپ اولاد۔ یوہیں اگر عاریۃً[4] سواری مِل جائے گی جب بھی فرض نہیں۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: کسی نے حج کے لیے مال ہبہ کیا تو قبول کرنا اس پر واجب نہیں۔ دینے والا اجنبی ہو یا ماں، باپ، اولاد وغیرہ مگر قبول کرلے گا تو حج واجب ہوجائے گا۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: سفرِ خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اُس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان و

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج ۱، ص۲۱۷.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج ۱، ص۲۱۸، وغيره.

3 ......المرجع السابق.

4 ......عاریۃً یعنی عارضی طور پر دی ہوئی چیز۔

5 ......المرجع السابق، ص۲۱۷.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

لباس وخادم اورسواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور دَین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظّمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آئے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لیے کافی مال چھوڑ جائے اور جانے آنے میں اپنے نفقہ اور گھر اہل وعیال کے نفقہ میں قدرِ متوسط کا اعتبار ہے نہ کمی ہو نہ اِسراف۔ عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اُس پر واجب ہے، یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد بھی وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد کچھ باقی بچے۔ (1) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ سواری سے مراد اس قسم کی سواری ہے جو عرفاً اور عادتاً اُس شخص کے حال کے موافق ہو، مثلاً اگر متمول (2) آرام پسند ہو تو اُس کے لیے شقدف (3) درکار ہوگا۔ یوہیں توشہ میں اُس کے مناسب غذائیں چاہیے، معمولی کھانا میسر آنا فرض ہونے کے لیے کافی نہیں، جب کہ وہ اچھی غذا کا عادی ہے۔ (4) (منسک)

مسئلہ ۱۷ جولوگ حج کو جاتے ہیں، وہ دوست احباب کے لیے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ جو ضروریات بتائے گئے اُن کے لیے اور آنے جانے کے اخراجات کے لیے کافی ہے مگر کچھ بچے گا نہیں کہ احباب وغیرہ کے لیے تحفہ لائے جب بھی حج فرض ہے، اس کی وجہ سے حج نہ کرنا حرام ہے۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ جس کی بسر اوقات تجارت پر ہے اور اتنی حیثیت ہوگئی کہ اس میں سے اپنے جانے آنے کا خرچ اور واپسی تک بال بچوں کی خوراک نکال لے تو اتنا باقی رہے گا، جس سے اپنی تجارت بقدر اپنی گزر کے کرسکے تو حج فرض ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ کاشتکار ہے تو ان سب اخراجات کے بعد اتنا بچے کہ کھیتی کے سامان ہل بیل وغیرہ کے لیے کافی ہو تو حج فرض ہے اور پیشہ والوں کے لیے ان کے پیشہ کے سامان کے لائق بچنا ضروری ہے۔ (6) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۹ سواری میں یہ بھی شرط ہے کہ خاص اُس کے لیے ہو اگر دو شخصوں میں مشترک ہے کہ باری باری دونوں تھوڑی تھوڑی دُور سوار ہوتے ہیں تو یہ سواری پر قدرت نہیں اور حج فرض نہیں۔ یوہیں اگر اتنی قدرت ہے کہ ایک منزل کے لیے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧.

2 ...... مالدار 3 ...... شقدف: یعنی دو چارپائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں، ہر ایک میں ایک شخص بیٹھتا ہے۔

4 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب شرائط الحج)، ص٤٦، ٤٧.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ج٣، ص٥٢٨.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٨.

www.dawateislami.net

مثلاً کرایہ پر جانور لے پھر ایک منزل پیدل چلے وعلیٰ ہذا القیاس[1] تو یہ سواری پر قدرت نہیں۔[2] (عالمگیری)

آجکل جو شقدف اور شبری کا رواج ہے کہ ایک شخص ایک طرف سوار ہوتا ہے اور دوسرا دوسری طرف اگر یوں دو شخصوں میں مشترک ہو تو حج فرض ہوگا کہ سواری پر قدرت پائی گئی اور پیدل چلنا نہ پڑا۔[3] (منسک)

مسئلہ ۲۰ مکہ معظّمہ یا مکہ معظّمہ سے تین دن سے کم کی راہ والوں کے لیے سواری شرط نہیں، اگر پیدل چل سکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے اگرچہ سواری پر قادر نہ ہوں اور اگر پیدل نہ چل سکیں تو اُن کے لیے بھی سواری پر قدرت شرط ہے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ میقات سے باہر کا رہنے والا جب میقات تک پہنچ جائے اور پیدل چل سکتا ہو تو سواری اُس کے لیے شرط نہیں، لہٰذا اگر فقیر ہو جب بھی اُسے حجِ فرض کی نیت کرنی چاہیے نفل کی نیت کرے گا تو اُس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا تو فرض ادا ہوگیا۔[5] (منسک، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ اس کی ضرورت نہیں کہ محمل وغیرہ آرام کی سواریوں کا کرایہ اس کے پاس ہو، بلکہ اگر کجاوے پر بیٹھنے کا کرایہ پاس ہے تو حج فرض ہے، ہاں اگر کجاوے پر بیٹھ نہ سکتا ہو تو محمل وغیرہ کے کرایہ سے قدرت ثابت ہوگی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ مکّہ اور مکّہ سے قریب والوں کو سواری کی ضرورت ہو تو خچر یا گدھے کے کرایہ پر قادر ہونے سے بھی سواری پر قدرت ہو جائے گی اگر اس پر سوار ہو سکیں بخلاف دور والوں کے کہ اُن کے لیے اونٹ کا کرایہ ضروری ہے کہ دُور والوں کے لیے خچر وغیرہ سوار ہونے اور سامان لادنے کے لیے کافی نہیں اور یہ فرق ہر جگہ ملحوظ رہنا چاہیے۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ...... اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج ١، ص ٢١٧.

3 ...... "مناسك ملا علی قاری"، باب شرائط الحج، ص ٤١.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج ١، ص ٢١٧.
و "ردالمحتار"، كتاب الحج، فيمن حج بمال حرام، ج ٣، ص ٥٢٥.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ج ٣، ص ٥٢٥.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ج ٣، ص ٥٢٥.

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ج ٣، ص ٥٢٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۴ پیدل کی طاقت ہو تو پیدل حج کرنا افضل ہے۔ حدیث میں ہے: ''جو پیدل حج کرے، اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہیں۔'' [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ فقیر نے پیدل حج کیا پھر مالدار ہو گیا تو اُس پر دوسرا حج فرض نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ اتنا مال ہے کہ اس سے حج کرسکتا ہے مگر اُس مال سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو نکاح نہ کرے بلکہ حج کرے کہ حج فرض ہے یعنی جب کہ حج کا زمانہ آگیا ہو اور اگر پہلے نکاح میں خرچ کر ڈالا اور مجرد رہنے [3] میں خوفِ معصیت تھا تو حرج نہیں۔ [4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۷ رہنے کا مکان اور خدمت کا غلام اور پہننے کے کپڑے اور برتنے کے اسباب ہیں تو حج فرض نہیں یعنی لازم نہیں کہ انھیں بیچ کر حج کرے اور اگر مکان ہے مگر اس میں رہتا نہیں غلام ہے مگر اس سے خدمت نہیں لیتا تو بیچ کر حج کرے اور اگر اس کے پاس نہ مکان ہے نہ غلام وغیرہ اور روپیہ ہے جس سے حج کرسکتا ہے مگر مکان وغیرہ خریدنے کا ارادہ ہے اور خریدنے کے بعد حج کے لائق نہ بچے گا تو فرض ہے کہ حج کرے اور باتوں میں اُٹھانا گناہ ہے یعنی اس وقت کہ اُس شہر والے حج کو جارہے ہوں اور اگر پہلے مکان وغیرہ خریدنے میں اُٹھا دیا تو حرج نہیں۔ [5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ کپڑے جنھیں استعمال میں نہیں لاتا انھیں بیچ ڈالے تو حج کرسکتا ہے تو بیچے اور حج کرے اور اگر مکان بڑا ہے جس کے ایک حصہ میں رہتا ہے باقی فاضل پڑا ہے تو یہ ضرور نہیں کہ فاضل کو بیچ کر حج کرے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ جس مکان میں رہتا ہے اگر اُسے بیچ کر اُس سے کم حیثیت کا خرید لے تو اتنا روپیہ بچے گا کہ حج کرلے تو بیچنا ضرور نہیں مگر ایسا کرے تو افضل ہے، لہٰذا مکان بیچ کر حج کرنا اور کرایہ کے مکان میں گزر کرنا تو بدرجۂ اَولیٰ ضرور نہیں۔ [7]

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ج٣، ص٥٢٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧.

3 ...... یعنی شادی نہ کرنے۔

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧.
و"الدرالمختار"، كتاب الحج، ج٣، ص٥٢٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٧-٢١٨.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٨.

www.dawateislami.net

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۰: جس کے پاس سال بھر کے خرچ کا غلّہ ہو تو یہ لازم نہیں کہ بیچ کر حج کو جائے اور اس سے زائد ہے تو اگر زائد کے بیچنے میں حج کا سامان ہوسکتا ہے تو فرض ہے ورنہ نہیں۔[1] (منسک)

مسئلہ ۳۱: دینی کتابیں اگر اہل علم کے پاس ہیں جو اُسکے کام میں رہتی ہیں تو انھیں بیچ کر حج کرنا ضروری نہیں اور بے علم کے پاس ہوں اور اتنی ہیں کہ بیچے تو حج کر سکے گا تو اُس پر حج فرض ہے۔ یوہیں طب اور ریاضی وغیرہ کی کتابیں اگرچہ کام میں رہتی ہوں اگر اتنی ہوں کہ بیچ کر حج کرسکتا ہے تو حج فرض ہے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

⑧ وقت

یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں اور اگر دُور کا رہنے والا ہو تو جس وقت وہاں کے لوگ جاتے ہوں اس وقت شرائط پائے جائیں اور اگر شرائط ایسے وقت پائے گئے کہ اب نہیں پہنچے گا تو فرض نہ ہوا۔ یوہیں اگر عادت کے موافق سفر کرے تو نہیں پہنچے گا اور تیزی اور رَواروی[3] کر کے جائے تو پہنچ جائے گا جب بھی فرض نہیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ نمازیں پڑھ سکے، اگر اتنا وقت ہے کہ نمازیں وقت میں پڑھے گا تو نہ پہنچے گا اور نہ پڑھے تو پہنچ جائے گا تو فرض نہیں۔[4] (ردالمحتار)

وجوبِ ادا کے شرائط

یہاں تک وجوب کے شرائط کا بیان ہوا اور شرائطِ ادا کہ وہ پائے جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائے جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کراسکتا ہے یا وصیت کرجائے مگر اس میں یہ بھی ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو ورنہ خود بھی کرنا ضرور ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں:

① راستہ میں امن ہونا یعنی اگر غالب گمانِ سلامتی ہو تو جانا واجب اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکے وغیرہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضرور نہیں، جانے کے زمانے میں امن ہونا شرط ہے پہلے کی بدامنی قابلِ لحاظ نہیں۔[5]

---

1 ...... "لباب المناسك" للسندی، "المسلك المتقسط في المنسك المتوسط" للقاری، (باب شرائط الحج)، ص٤٥.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٨.

و"ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ج٣، ص٥٢٨.

3 ...... یعنی جلدی۔

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج٣، ص٥٣٤.

5 ...... المرجع السابق، ص٥٣٠. و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول، ج١، ص٢١٨.

www.dawateislami.net

(ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ اگر بدامنی کے زمانے میں انتقال ہوگیا اور وجوب کی شرطیں پائی جاتی تھیں تو حجِ بدل کی وصیت ضروری ہے اور امن قائم ہونے کے بعد انتقال ہوا تو بطریق اولیٰ وصیت واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳ اگر امن کے لیے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے اور یہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لیے مجبور ہے لہٰذا اس دینے والے پر مؤاخذہ نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ راستہ میں چونگی وغیرہ لیتے ہوں تو یہ امن کے منافی نہیں اور نہ جانے کے لیے عذر نہیں۔[3] (درمختار) یوہیں ٹیکہ کہ آج کل حجاج کو لگائے جاتے ہیں یہ بھی عذر نہیں۔

(۲) عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اُس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جاسکتی ہے۔[4]

محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لیے اُس عورت کا نکاح حرام ہے، خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ، بیٹا، بھائی وغیرہ یا دُودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی، باپ، بیٹا وغیرہ یا سُسرالی رشتہ سے حُرمت آئی، جیسے خُسر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔

شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کرسکتی ہے اُس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج٣، ص ٥٣٠.

2 ...... "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج٣، ص ٥٣٠.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، ج٣، ص ٥٣١.

4 ...... یہ ظاہر الروایہ ہے۔ مگر ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری "المسلك المتقسط فی المنسك المتوسط" صفحہ 57 پر تحریر فرماتے ہیں:

"امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ سے عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے **ایک دن** کا سفر کرنے کی کراہیت بھی مروی ہے۔ فتنہ وفساد کے زمانے کی وجہ سے اسی قول (ایک دن) پر فتویٰ دینا چاہیے۔" ("المسلك المتقسط"، ص ٥٧ . "ردالمحتار"، كتاب الحج، ج ٣، ص ٥٣٣)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں **ایک دن** کے راستہ پر بغیر شوہر یا محرم جائے گی تو گناہ گار ہوگی۔ (فتاوى رضويه ، كتاب الحج، ج١٠ ص ٦٥٧)

"**بہارِ شریعت**" حصہ 4، نمازِ مسافر کا بیان، صفحہ 101 پر ہے کہ "عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ **ایک دن** کی راہ جانا بھی۔" (عالمگیری وغیرہ) لہٰذا اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

جاسکتی آزاد یا مسلمان ہونا شرط نہیں، البتہ مجوسی جس کے اعتقاد میں محارم سے نکاح جائز ہے اُس کے ہمراہ سفر نہیں کرسکتی۔ مراہق ومراہقہ یعنی لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جاسکتی ہے اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔[1] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵ عورت کا غلام اس کا محرم نہیں کہ اُس کے ساتھ نکاح کی حرمت ہمیشہ کے لیے نہیں کہ اگر آزاد کردے تو اُس سے نکاح کرسکتی ہے۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۶ باندیوں کو بغیر محرم کے سفر جائز ہے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۷ اگرچہ زنا سے بھی حرمتِ نکاح ثابت ہوتی ہے، مثلاً جس عورت سے معاذ اللہ زنا کیا اُس کی لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا، مگر اُس لڑکی کو اُس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸ عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہگار ہوئی، مگر حج کرے گی تو حج ہوجائے گا یعنی فرض ادا ہوجائے گا۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۹ عورت کے نہ شوہر ہے، نہ محرم تو اس پر یہ واجب نہیں کہ حج کے جانے کے لیے نکاح کرلے اور جب محرم ہے تو حج فرض کے لیے محرم کے ساتھ جائے اگرچہ شوہر اجازت نہ دیتا ہو۔ نفل اور منّت کا حج ہو تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے۔[6] (جوہرہ)

مسئلہ ۴۰ محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے، لہٰذا اب یہ شرط ہے کہ اپنے اور اُس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص١٩٣. و"الدرالمختار"، كتاب الحج، ج٣، ص٥٣١.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج١، ص٢١٨-٢١٩.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص١٩٣.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص١٩٣. **هكذا في الجوهرة النيرة لكن في شرح اللباب والفتوى: على أنه يكره في زماننا.** (انظر: "ردالمحتار"، كتاب الحج، ج٣، ص٥٣٢).

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج٣، ص٥٣١.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص١٩٣.

6 ...... المرجع السابق.

7 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج٣، ص٥٣٢

www.dawateislami.net

③ جانے کے زمانے میں عورت عدّت میں نہ ہو، وہ عدّت وفات کی ہو یا طلاق کی، بائن کی ہو یا رجعی کی۔[1]

④ قید میں نہ ہو مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو اور اُس کے ادا کرنے پر قادر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ اگر حج کے جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

صحت ادا کے شرائط

صحتِ ادا کے لیے نو شرطیں ہیں کہ وہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں:

① اسلام، کافر نے حج کیا تو نہ ہوا۔

② احرام، بغیر احرام حج نہیں ہوسکتا۔

③ زمان یعنی حج کے لیے جو زمانہ مقرر ہے اُس سے قبل افعالِ حج نہیں ہوسکتے، مثلاً طوافِ قدوم وسعی کہ حج کے مہینوں سے قبل نہیں ہوسکتے اور وقوفِ عرفہ نویں کے زوال سے قبل یا دسویں کی صبح ہونے کے بعد نہیں ہوسکتا اور طواف زیارت دسویں سے قبل نہیں ہوسکتا۔

④ مکان، طواف کی جگہ مسجد الحرام شریف ہے اور وقوف کے لیے عرفات ومُزدلفہ، کنکری مارنے کے لیے منیٰ، قربانی کے لیے حرم، یعنی جس فعل کے لیے جو جگہ مقرر ہے وہ وہیں ہوگا۔

⑤ تمیز۔

⑥ عقل، جس میں تمیز نہ ہو جیسے ناسمجھ بچہ یا جس میں عقل نہ ہو جیسے مجنون۔ یہ خود وہ افعال نہیں کرسکتے جن میں نیت کی ضرورت ہے، مثلاً احرام یا طواف، بلکہ ان کی طرف سے کوئی اور کرے اور جس فعل میں نیت شرط نہیں، جیسے وقوفِ عرفہ وہ یہ خود کرسکتے ہیں۔

⑦ فرائضِ حج کا بجالانا مگر جب کہ عذر ہو۔

⑧ احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا اگر ہوگا حج باطل ہوجائے گا۔

⑨ جس سال احرام باندھا اُسی سال حج کرنا، لہٰذا اگر اُس سال حج فوت ہوگیا تو عمرہ کرکے احرام کھول دے اور سالِ آئندہ جدید احرام سے حج کرے اور اگر احرام نہ کھولا بلکہ اُسی احرام سے حج کیا تو حج نہ ہوا۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج۳، ص۵۳٤.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ج۳، ص۵۲٤.

www.dawateislami.net

حج فرض ادا ہونے کے شرائط

حج فرض ادا ہونے کے لیے نو شرطیں ہیں:

① اسلام۔

② مرتے وقت تک اسلام ہی پر رہنا۔

③ عاقل۔

④ بالغ ہونا۔

⑤ آزاد ہونا۔

⑥ اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا۔

⑦ نفل کی نیت نہ ہونا۔

⑧ دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔

⑨ فاسد نہ کرنا۔[1] ان میں بہت باتوں کی تفصیل مذکور ہو چکی بعض کی آئندہ آئے گی۔

حج کے فرائض

مسئلہ ۴۱: حج میں یہ چیزیں فرض ہیں:

① احرام، کہ یہ شرط ہے۔

② وقوفِ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔

③ طواف زیارت کا اکثر حصہ، یعنی چار پھیرے پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقوف وطواف رُکن ہیں۔

④ نیت۔

⑤ ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔

⑥ ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا، یعنی وقوف اُس وقت ہونا جو مذکور ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔

1 ......"لباب المناسك" (باب شرائط الحج) ص ٦٢.

www.dawateislami.net

(۷) مکان یعنی وقوف زمینِ عرفات میں ہونا سوا بطنِ عرنہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

حج کے واجبات

حج کے واجبات یہ ہیں:

(۱) میقات سے احرام باندھنا، یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔

(۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو سعی کہتے ہیں۔

(۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے، اُس کا اعادہ کرے۔

(۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا، سعی کا طواف معتدبہ کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔

(۵) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، غرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اُس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔

(۶) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا۔

(۷) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے، ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اُسے امام کے پہلے چلا جانا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہر گیا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔

(۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

(۹) مغرب و عشا کی نماز کا وقت عشا میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔

(۱۰) تینوں جمروں پر دسویں، گیارھویں، بارھویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرة العقبہ پر اور گیارھویں بارھویں کو تینوں پر رَمی کرنا۔

(۱۱) جمرہ عقبہ کی رَمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا۔

(۱۲) ہر روز کی رَمی کا اسی دن ہونا۔

---

[1] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في فروض الحج و واجباته، ج٣، ص٥٣٦.

www.dawateislami.net

(۱۳) سر مونڈانا یا بال کتروانا۔ (۱۴) اور اُس کا ایام نحر اور (۱۵) حرم شریف میں ہونا اگرچہ منیٰ میں نہ ہو۔

(۱۶) قِران اور تمتع والے کو قربانی کرنا اور

(۱۷) اس قربانی کا حرم اور ایامِ نحر میں ہونا۔

(۱۸) طوافِ افاضہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا۔ عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُس کا نام طوافِ اِفاضہ ہے اور اُسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایام نحر کے غیر میں بھی ہوسکتا ہے۔

(۱۹) طواف حطیم کے باہر سے ہونا۔

(۲۰) دہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظّمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔

(۲۱) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا، یہاں تک کہ اگر گھسٹتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی طواف میں پاؤں سے چلنا لازم ہے اور طوافِ نفل اگر گھسٹتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر طواف کرے۔

(۲۲) طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا، یعنی جنب [1] و بے وضو نہ ہونا، اگر بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو اعادہ کرے۔

(۲۳) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دَم واجب ہوگا اور چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے، غرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے یہاں دَم واجب ہوگا۔

(۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، نہ پڑھی تو دَم واجب نہیں۔

(۲۵) کنکریاں پھینکنے اور ذبح اور سر مُنڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر مُفرِد قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف کرے۔

(۲۶) طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔

---

1 ...... یعنی جس پر جماع یا احتلام یا شہوت کے ساتھ مَنی خارج ہونے کی وجہ سے غُسل فرض ہو گیا ہو۔

www.dawateislami.net

(۲۷) وقوفِ عرفہ کے بعد سر مُنڈانے تک جماع نہ ہونا۔

(۲۸) احرام کے ممنوعات، مثلاً سِلا کپڑا پہننے اور مونھ یا سر چھپانے سے بچنا۔[1]

مسئلہ ۴۲ واجب کے ترک سے دَم لازم آتا ہے خواہ قصداً ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے، وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں، ہاں اگر قصداً کرے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا، البتہ بعض واجب کا اس حکم سے اِستثنا ہے کہ ترک پر دَم لازم نہیں، مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک، ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔

حج کی سنتیں

① طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظّمہ میں حاضر ہو کر سب میں پہلا جو طواف کرے اُسے طوافِ قدوم کہتے ہیں۔ طوافِ قدوم مفرد اور قارِن کے لیے سنت ہے، متمتّع کے لیے نہیں۔

② طواف کا حجرِ اسود سے شروع کرنا۔

③ طوافِ قدوم یا طوافِ فرض میں رَمَل کرنا۔

④ صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں، اُن کے درمیان دوڑنا۔

⑤ امام کا مکّہ میں ساتویں کو اور

⑥ عرفات میں نویں کو اور

⑦ مِنٰی میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا۔

⑧ آٹھویں کی فجر کے بعد مکّہ سے روانہ ہونا کہ مِنٰی میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔

⑨ نویں رات مِنٰی میں گزارنا۔

⑩ آفتاب نکلنے کے بعد مِنٰی سے عرفات کو روانہ ہونا۔

⑪ وقوفِ عرفہ کے لیے غسل کرنا۔

---

1 ...... "لباب المناسك" للسندي، (فصل في واجباته) ص۶۸۔۷۳.
و"الفتاوى الرضوية"، ج۱۰ ص۷۸۹۔۷۹۱، وغیرہ.

www.dawateislami.net

⑫ عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا اور

⑬ آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔

⑭ دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں اُن کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرھویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارھویں کے بعد کی رات کو بھی منیٰ میں رہے۔

⑮ ابطح یعنی وادی محصّب میں اُترنا، اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو اور ان کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں، جن کا ذکر اثنائے بیان میں آئے گا۔ نیز حج کے مستحبات و مکروہات کا بیان بھی موقع موقع سے آئے گا۔

اب حرمین طیبین کی روانگی کا قصد کرو اور آدابِ سفر و مقدماتِ حج جو لکھے جاتے ہیں اُن پر عمل کرو۔

آدابِ سفر و مقدماتِ حج کا بیان

(۱) جس کا قرض آتا یا امانت پاس ہو ادا کردے، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس دے یا معاف کرالے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دیدے۔

(۲) نماز، روزہ، زکاۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

(۳) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ، شوہر اُسے رضامند کرے، جس کا اس پر قرض آتا ہے اُس وقت نہ دے سکے تو اُس سے بھی اجازت لے، پھر حج فرض کسی کے اجازت نہ دینے سے روک نہیں سکتا، اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

(۴) اس سفر سے مقصود صرف اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں، رِیا و سُمعہ وفخر سے جُدا رہے۔

(۵) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو، جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے، اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(۶) توشہ مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اُتر جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کردے۔

(۷) حاجت سے زیادہ توشہ لے کہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے، یہ حجِ مبرور کی نشانی ہے۔

(۸) عالم کتب فقہ بقدرِ کفایت ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے۔ یہ بھی نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

(۹) آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔

www.dawateislami.net

(۱۰) اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیق دیندار صالح ہو کہ بددین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر، رفیق اجنبی کنبہ والے سے بہتر ہے۔

(۱۱) حدیث میں ہے، ''جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں۔'' (1) اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے، سردار اُسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو، سردار کو چاہیے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

(۱۲) چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب اُن پر لازم کہ دل سے معاف کردیں۔ حدیث میں ہے: ''جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کرلے، ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔'' (2)

(۱۳) وقتِ رُخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے گا کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو۔ لہٰذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ حاجی یا کسی کو رُخصت کریں تو وقتِ رخصت یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ . (3)

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اگر چاہے اس پر اتنا اضافہ کرے۔

وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَیَسَّرَلَکَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا کُنْتَ زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَجَنَّبَکَ الرِّدٰی . (4)

(۱۴) اُن سب کے دین، جان، مال، اولاد، تندرستی، عافیت خدا کو سونپے۔

(۱۵) لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل اَلْحَمْدُ و قُلْ سے پڑھکر باہر نکلے۔ وہ رکعتیں واپس آنے تک اُس کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رِجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَا لَا اَھْتَمُّ بِہٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ وَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ

1...... "سنن أبي داود"، كتاب الجهاد، باب في القوم يسافرون ...إلخ، الحديث: ٢٦٠٨، ج٣، ص٥١.

2...... "المستدرك"، كتاب البر والصلة، باب بروا آبائكم تبر ابناؤكم، الحديث ٧٣٤٠، ج٥، ص٢١٣. و فتاویٰ رضویہ، ج ١٠، ص٧٢٦.

3...... ترجمہ: اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت کو اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔۱۲

4...... ترجمہ: اور تیرے گناہ کو بخش دے اور تیرے لئے خیر میسر کرے، تو جہاں ہو اور تقوی کو تیرا توشہ کرے اور تجھے ہلاکت سے بچائے۔۱۲

www.dawateislami.net

وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ .[1]

(۱۶) گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

(۱۷) جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہلِ جُمُعَہ کو روزِ جُمُعَہ قبلِ جُمُعَہ سفر اچھا نہیں۔

(۱۸) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ .[2]

اور درود شریف کی کثرت کرے۔

(۱۹) سب سے رخصت کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو، وقتِ کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔

(۲۰) ضروریات سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھدار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے، پہننے کے کپڑے وافر ہوں اور متوسط الحال شخص کو چاہیے کہ موٹے اور مضبوط کپڑے لے اور بہتر یہ کہ ان کو رنگ لے اور اگر خیال ہو کہ جاڑوں کا زمانہ آجائے گا تو کچھ گرم کپڑے بھی ساتھ رکھے اور جاڑوں کا موسم ہو اور خیال ہو کہ واپسی تک گرمی آجائے گی تو کچھ گرمیوں کے کپڑے بھی لے لے۔ بچھانے کے واسطے اگر چھوٹا سا روئی کا گدا بھی ہو تو بہت اچھا ہے کہ جہاز میں بلکہ اُونٹ پر بچھانے کے لیے بہت آرام دیتا ہے بلکہ وہاں پہنچ کر بھی اس کی حاجت پڑتی ہے۔ کیونکہ ہندوستانی آدمی عموماً چارپائیوں پر سونے کے عادی ہوتے ہیں۔ چٹائی

---

1 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تیری مدد سے میں نکلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ میں نے اعتصام کیا اور تجھی پر توکل کیا، اے اللہ (عزوجل)! تو میرا اعتماد ہے اور تو میری امید ہے۔ الٰہی تو میری کفایت کر اُس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اُس سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور اُس سے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیری پناہ لینے والا باعزّت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

الٰہی! تقویٰ کو میرا زادِراہ کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں۔ الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے بعد تکلیف سے اور اہل و مال و اولاد میں بُری بات دیکھنے سے۔۱۲

2 ......ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اور اللہ (عزوجل) کی مدد سے اور اللہ (عزوجل) پر توکل کیا میں نے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی قوت نہیں مگر اللہ (عزوجل) سے، اے اللہ! (عزوجل) ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ لغزش کریں یا ہمیں کوئی لغزش دے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کیے جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا جہالت کریں یا ہم پر کوئی جہالت کرے۔۱۲

www.dawateislami.net

وغیرہ پر سونے میں تکلیف ہوتی ہے اور گدّے کی وجہ سے کچھ تلافی ہو جائے گی اور صابون بھی ساتھ لے جائے کہ اکثر اپنے ہاتھ سے کپڑے دھونے پڑتے ہیں کہ وہاں دھوبی میسر نہیں آتے۔

اور ایک دیسی کمّل بھی ہونا چاہیے کہ یہ اُونٹ کے سفر میں بہت کام دیتا ہے جہاں چاہو بچھالو بلکہ بعض مرتبہ جہاز پر بھی کام دیتا ہے اور شقدف پر ڈالنے کے لیے بوری کا ٹاٹ لے لیا جائے، چاقو اور سُتلی اور سُوا ہونا بھی ضروری ہے۔

اور کچھ تھوڑی سی دوائیں بھی رکھ لے کہ اکثر حجاج کو ضرورت پڑتی ہے، مثلاً کھانسی، بخار، زکام، پیچش، بدہضمی کہ ان سے کم لوگ بچتے ہیں۔ لہٰذا گلِ بنفشہ، خطمی، گاؤزبان، ملیٹھی کہ یہ بخار، زکام، کھانسی میں کام دیں گی پیچش کے لیے چاروں تخم یا کم از کم اسپغول ہو اور بدہضمی کے لیے آلوئے بخارا، نمک سلیمانی ہو اور کوئی چُورن بھی ساتھ ہو کہ اکثر اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً بادیان، پودینہ خشک، ہلیلہ سیاہ، نمک سیاہ کہ انھیں کا چُورن بنالے کافی ہوگا، اور عرق کافور و پیپرمنٹ ہو تو یہ بہت امراض میں کام دیتے ہیں۔

دوائیں ضرور ہوں کہ ان کی اکثر ضرورت پڑتی ہے اور میسر نہیں آتیں اگر تم کو خود ضرورت نہ ہوئی اور جس کو ضرورت پڑی اور تم نے دیدی وہ اُس کسم پُرسی کی حالت میں تمھارے لیے کتنی دعائیں دے گا

اور برتنوں کی قسم سے اپنی حیثیت کے موافق ساتھ رکھے، ایک دیگچی ایسی جس میں کم از کم دوآدمیوں کا کھانا پک جائے یہ تو ضروری ہے کیونکہ اگر تنہا بھی ہے جب بھی بدو کو کھانا دینا ہوگا اور اگر چند قسم کے کھانے کھانا چاہتا ہو تو اسی انداز سے پکانے کے برتن ساتھ ہوں اور پیالے رکابیاں بھی اُسی انداز سے ہوں اور ہر شخص کو ایک مشکیزہ بھی ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ اولاً تو جہاز پر بھی پانی لینے میں آسانی ہوگی، دوم اونٹ پر بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا کیونکہ پانی صرف منزل پر ملتا ہے پھر درمیان میں ملنا دشوار ہے بلکہ نہیں ملتا، اگر مشکیزہ ساتھ ہوا تو اس میں پانی لے کر اُونٹ پر رکھ لوگے کہ پینے کے بھی کام آئے گا اور وضو و طہارت کے لیے بھی اگر تمھارے پاس خود نہ ہوا تو کس سے مانگو گے اور شاید ہی کوئی دے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ .

اور ڈول رسّی بھی ساتھ ہو کیونکہ بعض منزلوں پر بعض وقت خود بھرنا پڑتا ہے اور اکثر جگہ پانی بیچنے والے آجاتے ہیں اور جہاز کا نل بعض مرتبہ بند ہو جاتا ہے اس وقت اگر میٹھا پانی حاجت سے زیادہ نہ ہوا تو وضو وغیرہ دیگر ضروریات میں سمندر سے پانی نکال کر کام چلا سکتے ہو۔

کچھ تھوڑے سے پھٹے پرانے کپڑے بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر استنجا سُکھانے میں کام دیں گے۔

لوہے کا چُولھا بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کوئلے والا چُولھا ہو تو بمبئی سے حسبِ

www.dawateislami.net

ضرورت کو ئلے بھی خرید لو اور لکڑی والا چُو لھا ہو تو لکڑی لے جانے کی حاجت نہیں۔ اس لیے کہ لکڑی جہاز والے کی طرف سے ضرورت کے لائق ملا کرتی ہے مگر اس صورت میں کلہاڑی کی حاجت پڑے گی کیونکہ جہاز پر موٹی موٹی لکڑیاں ملتی ہیں۔ انھیں چیرنے کی ضرورت پڑے گی۔ اور بمبئی سے کچھ لیمو ضرور لے لو کہ جہاز پر اکثر متلی آتی ہے۔ اُس وقت اس سے بہت تسکین ہوتی ہے، اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے معمولی تلیین لے لی جائے تو چکر کم آئے گا۔

اور مٹی یا پتھر کی کوئی چیز بھی ہو کہ اگر تیمم کرنا پڑے تو کام دے کہ جہاز میں کس چیز پر تیمّم کروگے اور کچھ نہ ہو تو مٹی کا کوئی برتن ہی ہو جس پر روغن نہ کیا ہو کہ وہ اور کام میں بھی آئے گا اور اُس پر تیمّم بھی ہو سکے گا۔ بعض حجاج کپڑے پر جس پر غبار کا نام بھی نہیں ہوتا تیمّم کرلیا کرتے ہیں نہ یہ تیمّم ہوا نہ اس تیمّم سے نماز جائز۔

ایک اوگالدان ہونا چاہیے کہ جہاز میں اگر قے کی ضرورت محسوس ہو تو کام دے گا ورنہ کہاں قے کریں گے اور اس کے علاوہ تھوکنے کے لیے بھی کام دے گا۔ اس کے لیے بمبئی میں خاص اسی مطلب کے اوگالدان ٹین کے ملتے ہیں وہاں سے خرید لے اور ایک پیشاب کا برتن بھی ہو اس کی ضرورت بعض مرتبہ جہاز پر بھی پڑتی ہے۔ مثلاً چکر آتا ہے پاخانہ تک جانا دشوار ہے یہ ہوگا تو جہاں ہے وہیں پردہ کرکے فراغت کرسکے گا اور اونٹ پر شب میں بعض مرتبہ اترنے میں خطرہ ہوتا ہے یہ ہوگا تو اس کام کے لیے اترنے کی حاجت نہ ہوگی اس کے لیے بمبئی میں ٹین کا برتن جو خاص اِسی کام کے لیے ہوتا ہے خرید لے۔ چائے بھی تھوڑی ساتھ ہو تو آرام دے گی کہ جہاز پر اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سمندر کی مرطوب ہَوا کے اثر کو دفع کرتی ہے نیز بدو بہت شوق سے پیتے ہیں، اگر تم انھیں چائے پلاؤ گے تو تم سے بہت خوش رہیں گے اور آرام پہنچائیں گے۔ اس کی پیالیاں تام چینی کی زیادہ مناسب ہیں کہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں بلکہ کھانے پینے کے برتن بھی اسی کے ہوں تو بہتر ہے۔

تھوڑی موم بتیاں بھی ہوں کہ جہاز پر رات میں پاخانہ پیشاب کو جانے میں آرام دیں گی۔ پانی رکھنے کے لیے ٹین کے پیپے ہونے چاہیے کہ جہاز پر کام دیں گے اور منزل پر بھی۔ اچار چٹنی اگر ساتھ ہوں تو نہایت بہتر کہ ان کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

اسباب رکھنے کے لیے ایک چیڑ کا بڑا صندوق ہونا چاہیے اور اس میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ بعض مرتبہ جہاز میں مسافروں کی کثرت ہوتی ہے اور جگہ نہیں ملتی اگر یہ ہوگا تو تیسرے درجے کے مسافر کو بیٹھنے بلکہ تھوڑی تکلیف کے ساتھ اس پر لیٹ رہنے کی جگہ مل جائے گی۔ اپنے صندوق اور بوری اور دیگر اسباب پر نام لکھ لو کہ اگر دوسرے کے سامان میں مل جائیں تو تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

احرام کے کپڑے یعنی تہبند اور چادر یہیں سے یا بمبئی سے لے لے کیونکہ احرام جہاز ہی پر باندھنا ہوگا اور بہتر یہ کہ دو

www.dawateislami.net

جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہوا تو بدل سکیں گے۔ مستورات ساتھ ہوں تو اُن کے احرام کی حالت میں مونھ چھپانے کو کھجور کے پنکھے جو خاص اسی کام کے لیے بنتے ہیں بمبئی سے خرید لے کہ احرام میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے مونھ چھپانا جو چہرہ سے چپٹی ہو حرام ہے۔ کفن بھی ساتھ ہو کہ موت کا وقت معلوم نہیں یا اتنا تو ہوگا کہ وہ کپڑا اس زمین پاک پر پہنچ جائے گا اور اسے زمزم میں غوطہ دے لو گے اور گرمی کا موسم ہو تو پنکھا بھی ساتھ ہو۔

اس کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کھانے کے لیے کیا لے جائے کیونکہ اس میں ہر شخص کی مختلف حالت ہے اور لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہوگی اور ہم کس طرح بسر کر سکتے ہیں پھر بھی اس کے متعلق بعض خاص باتیں عرض کر دیتا ہوں۔ آٹا زیادہ نہ لے کیونکہ سمندر کی ہوا سے بہت جلد خراب ہو جاتا ہے اور اس میں سونڈیاں پڑ جاتی ہیں صرف اتنا لے کہ جہاز پر کام دیدے یا کچھ زائد بلکہ گیہوں لے لے کہ اس کو جدّہ یا مکۂ معظّمہ یا مدینہ طیبہ میں جہاں چاہے پسوا سکتا ہے اور چاول ضرور ساتھ لے کہ اکثر کھچڑی پکانی پڑتی ہے اور آلو بھی ہوں کہ متواتر دال دِقت سے کھائی جاتی ہے اور استطاعت ہو تو بکرے، مرغیاں، انڈے ساتھ رکھ لے۔

جہاز پر بعض مرتبہ گوشت مل جاتا ہے مگر اس میں خیال کرلے کہ کسی کافر یا مُرتد کا ذبح کیا ہوا تو نہیں۔ (1) مسالے پسے ہوئے ہوں اور پیاز لہسن بھی ہوں، بڑیاں بھی ہوں تو بہتر ہے، مدینہ طیبہ کے راستے میں کئی منزلیں ایسی آتی ہیں جہاں دال نہیں گلتی، اس کے متعلق بھی کچھ انتظام کرلے، نیز مدینہ طیبہ جانے کے لیے مکۂ معظّمہ سے بھُنے ہوئے چنے لے لے یا یہیں سے لیتا جائے کہ بعض مرتبہ اتنا موقع نہیں ملتا کہ دوسرے وقت کے لیے کھانا پکایا جائے ایسے وقت کام دیں گے۔ گھی حسبِ حیثیت زیادہ لے کہ بدوؤں کو زیادہ گھی دینا پڑتا ہے اور زیادہ گھی سے وہ خوش بھی ہوتے ہیں۔ مسور کی دال ضرور لے کہ جلد گلتی ہے اور بعض دفعہ ایسا ہی موقع ہوتا ہے کہ جلد کھانا تیار ہو جائے۔

(۲۱) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکرِ الٰہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھے، غضب سے بچے، لوگوں کی بات برداشت کرے، اطمینان ووقار کو ہاتھ سے نہ دے، بیکار باتوں میں نہ پڑے۔

---

1 ......فتاوی عالمگیری میں ہے: مُرتَد کا ذَبیحہ مُردار ہے اگرچہ بِسمِ اللہ پڑھ کر ذَبح کرے۔ (عالمگیری ج۲ص۲۵۵) اور اگر مسلمان کا ذَبح کردہ گوشت ذَبح سے لیکر کھانے تک ایک لمحے کیلئے بھی مسلمان کی نظر سے اوجھل ہو کر اگر مُرتد یا غیر کتابی کافر کے قبضے میں گیا تو اس کا کھانا بھی ناجائز ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر وقتِ ذبح سے وقتِ خریداری تک وہ گوشت مسلمان کی نگرانی میں رہے، بیچ میں کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو اور یوں اطمینان کافی حاصل ہو کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے، تو اس کا خریدنا، جائز اور کھانا حلال ہوگا۔'' (فتاوی رضویہ، ج۲۰، ص۲۸۲)

www.dawateislami.net

(۲۲) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جارہا ہے۔ چلتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّ عْثَآءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ .

واپسی تک مال واہل وعیال محفوظ رہیں گے۔

(۲۳) اسی وقت آیۃ الکرسی اور قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک تَبَّتْ کے سوا پانچ سورتیں سب مع بسم اللہ پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے، راستہ بھر آرام سے رہے گا۔

(۲۴) نیز اس وقت ﴿ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ﴾ [1] ایک بار پڑھ لے، بالخیر واپس آئیگا۔

(۲۵) ریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو، بسم اللہ تین بار کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحٰنَ اللّٰہِ ہر ایک تین تین بار، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار پھر کہے:

﴿ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ ﴾ [2] اُس کے شر سے بچے۔

(۲۶) جب دریا میں سوار ہو یہ کہے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾﴿ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾ [3] ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

---

1 ......پ ۲۰، القصص: ۸۵.

ترجمہ: بے شک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا تجھے واپسی کی جگہ کی طرف واپس کرنے والا ہے۔۱۲

2 ......پ ۲۵، الزخرف: ۱۳۔۱۴.

ترجمہ: پاک ہے وہ جس نے ہمارے لیے اسے مُسخّر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔۱۲

3 ......اس دعا میں پہلی آیت سورۂ ھود (آیت:۴۱) کی ہے، جب کہ دوسری آیت سورۂ زمر (آیت:۶۷) کی ہے۔

ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور انھوں نے اللہ (عزوجل) کی قدر جیسی چاہیے نہ کی اور زمین پُوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہیں، پاک اور برتر ہے اُس سے جسے اُس کا شریک بتاتے ہیں۔۱۲

www.dawateislami.net

(۲۷) جہاز پر سوار ہونے میں کوشش کرے کہ پہلے سوار ہوجائے کیونکہ جو پہلے پہنچ گیا اچھی اور کشادہ جگہ لے سکتا ہے اور جو جگہ یہ لے گا پھر اس کو کوئی ہٹا نہ سکے گا اور اُترنے میں جلدی نہ کرے کہ اس میں بعض مرتبہ کوئی سامان رہ جاتا ہے۔

(۲۸) تیسرے درجہ میں سفر کرنے والا جہاز پر بچھانے کو چٹائی ضرور لے لے ورنہ بستر اکثر خراب ہوجاتا ہے۔ چند ہمراہی ہوں تو بعض نیچے کے کمرہ میں جگہ لیں اور بعض اُوپر کے، کہ اگر گرمی معلوم ہوئی تو نیچے والے اُوپر کے درجہ میں آکر بیٹھ سکیں گے اور سردی معلوم ہوئی تو یہ اُن کے پاس چلے جائیں گے۔

(۲۹) جب بمبئی سے روانہ ہوں گے قبلہ کی سمت بدلتی رہے گی اس کے لیے ایک نقشہ دیا جاتا ہے، اس سے سمت قبلہ معلوم کر سکو گے۔ قُطب نما پاس رکھا جائے، جدھر وہ قُطب بتائے اسی طرف اس دائرہ کا خط شمال کر دیا جائے پھر جس سمت کو قبلہ لکھا ہے اُس طرف مونھ کر کے نماز پڑھیں۔

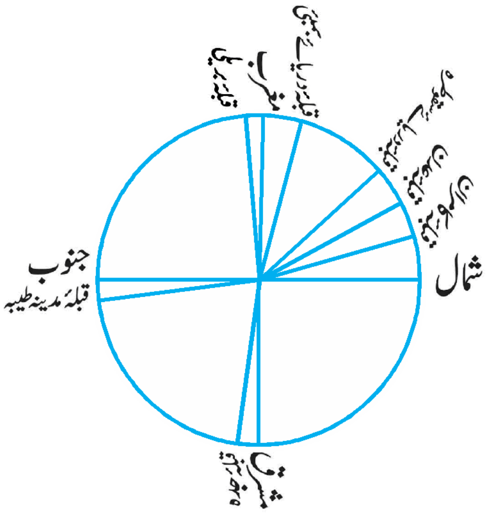

(۳۰) جدّہ میں جہاز کنارہ پر نہیں کھڑا ہوتا جیسے بمبئی میں گودی بنی ہے وہاں نہیں ہے بلکہ وہاں کشتیوں پر سوار ہو کر کنارے پہنچتے ہیں، یہ بات ضرور خیال میں رکھے کہ جس کشتی میں اپنا سامان ہو اُسی میں خود بھی بیٹھے اگر ایسا نہ کیا بلکہ سامان کسی میں اُترا اور اپنے آپ دوسری پر بیٹھا تو سامان ضائع ہوجانے کا خوف ہے یا کم از کم تلاش کرنے میں دقّت ہوگی، کشتی والے بطور انعام کچھ مانگتے ہیں انھیں دیدیا جائے۔

(۳۱) اب یہاں سے سامان کی حفاظت میں پوری کوشش کرے، ہر کام میں نہایت چُستی و ہوشیاری رکھے۔ کشتی سے

www.dawateislami.net

اُترنے کے بعد چونگی خانہ میں جسے جُمرُک کہتے ہیں سامان کی تفتیش ہوتی ہے اس میں فقط یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز تجارت کی غرض سے تو نہیں لایا ہے۔ اگر تجارتی سامان پائیں گے اُس کی چونگی لیں گے اور تجارتی سامان نہ ہو تو چاہے کتنی ہی کھانے پینے اور دیگر ضرورت کی چیزیں ہوں اُن سے کچھ تعرض[1] نہ کریں گے۔

(۳۲) مکۂ معظّمہ میں جتنے معلّم ہیں اُن سب کے جدّہ میں وکیل رہتے ہیں جب تم کشتی سے اُترو گے پھاٹک پر حکومت کا آدمی ہوگا کشتی کا کرایہ جو مقرر ہے وصول کرلے گا اور وہ تم سے پوچھے گا معلّم کون ہے جس معلّم کا نام لوگے اس کا وکیل تمھیں اپنے ساتھ لے گا اور وہ تمھارے سامان کو اُٹھوا کر اپنے یہاں یا کسی کرایہ کے مکان میں لے جائے گا اس وقت تمھیں چاہیے کہ اپنے سامان کے ساتھ خود جاؤ اور اگر تم کئی شخص ہو اور سامان زیادہ ہے تو بعض یہاں سامان کی نگرانی کریں بعض سامان کی گاڑی کے ساتھ جائیں۔ اس لیے کہ بعض مرتبہ سامان گاڑی سے گر جاتا ہے اور گاڑی والے خیال بھی نہیں کرتے اس میں ان کا کیا نقصان ہے کوئی ضرورت کی چیز گر گئی تو تمھیں کو تکلیف ہوگی۔

(۳۳) جدّہ میں پانی اکثر اچھا نہیں ملتا کچھ خفیف کھاری ہوتا ہے، پانی خرید و تو چکھ لیا کرو۔

(۳۴) مکۂ معظّمہ کے لیے اونٹ کا کرایہ کرنا اُسی وکیل کا کام ہے اور اُس زمانہ میں حکومت کی طرف سے کرایہ مقرر ہو جاتا ہے جس سے کمی بیشی نہیں ہوتی۔ شقدف، شبری جس کی تمھیں خواہش ہو اُس کے موافق وکیل اونٹ کرایہ کردے گا اور کرایہ پیشگی ادا کرنا ہوگا اور اُسی اونٹ کے کرایہ میں دریا کے کنارے سے مکان تک اسباب لانے کی مزدوری اور مکان کا کرایہ اور وکیل کا محنتانہ سب کچھ جوڑ لیا جاتا ہے تمھیں کسی چیز کے دینے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر تم پیدل جانا چاہو گے تو یہ تمام مصارف تم سے وکیل وصول کرے گا۔

(۳۵) شبری کی پوری قیمت لے لی جاتی ہے۔ اب وہ تمھاری ہوگئی مکۂ معظّمہ پہنچ کر جو چاہو کرو اگر وہ مضبوط ہے تو مدینہ طیبہ کے سفر میں بھی کام دے گی۔ شقدف کا کرایہ لیا جاتا ہے کہ مکۂ معظّمہ پہنچ کر اب تمھیں اس سے سروکار نہیں ہاں اگر تم چاہو تو جدّہ میں شقدف خرید بھی سکتے ہو جو پورے سفر میں تمھیں کام دے گا پھر جدہ پہنچ کر تھوڑے داموں پر فروخت بھی ہوسکتا ہے۔ شقدف میں زیادہ آرام ہے کہ آدمی سو بھی سکتا ہے اور شبری میں بیٹھا رہنا پڑتا ہے مگر اس میں سامان زیادہ رکھا جاسکتا ہے اور شقدف میں بہت کم۔

(۳۶) اگر اسباب زیادہ ہو تو مکۂ معظّمہ تک اس کے لیے الگ اونٹ کرلو اور جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہوں چاہو تو

---

[1] ...... یہ اس زمانہ میں تھا اب اس زمانہ حکومت نجدیہ میں ایسا نہیں۔

www.dawateislami.net

یہیں جدّہ ہی میں وکیل کے سُپرد کردو جب تم آؤ گے وکیل وہ چیز تمھارے حوالہ کردے گا اور اس کا کرایہ مثلاً فی بوری یا فی صندوق آٹھ آنے یا کم وبیش کے حساب سے لے لے گا اگرچہ تمھاری واپسی چار پانچ مہینے کے بعد ہو۔

(۳۷) اگر جہاز کا ٹکٹ واپسی کا ہے تو اُسے باحتیاط رکھو اور اُس کا نمبر بھی لکھ لو کہ شاید ٹکٹ ضائع ہو جائے تو نمبر سے کام چل جائے گا اگرچہ دقّت ہوگی اور تم کو اطمینان ہو تو ٹکٹ وکیل کے پاس رکھ سکتے ہو۔

(۳۸) کرایہ کے اونٹ وغیرہ پر جو کچھ بار کرو اُس کے مالک کو دکھا لو اور اس سے زیادہ بے اس کی اجازت کے کچھ نہ رکھو۔

(۳۹) جانور کے ساتھ نرمی کرو، طاقت سے زیادہ کام نہ لو، بے سبب نہ مارو، نہ کبھی مونھ پر مارو، حتی الوسع اس پر نہ سوؤ کہ سوتے کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے کسی سے بات وغیرہ کرنے کو کچھ دیر ٹھہرنا ہو تو اُتر لو اگر ممکن ہو۔

(۴۰) صبح وشام اُتر کر کچھ دُور پیادہ چل لینے میں دینی ودنیوی بہت فائدے ہیں۔

(۴۱) بدوؤں اور سب عربیوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل کرے اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خصوصاً اہلِ حرمین، خصوصاً اہلِ مدینہ، اہلِ عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کدورت لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

اے کہ حمّال عیب خویشتنید طعنہ بر عیب دیگراں مکنید [1]

(۴۲) جو عربی نہیں جانتا اُسے بعض تُند خُو جمال وغیرہم گالیاں بلکہ مغلظات تک دیتے ہیں ایسا اتفاق ہو تو شُنیدہ کو محض ناشنیدہ [2] کر دیا جائے اور قلب پر بھی میل نہ لایا جائے۔ یوہیں عوام اہلِ مکہ کہ سخت خُو وتُند مزاج ہیں اُن کی سختی پر نرمی لازم ہے۔

(۴۳) جمّال یعنی اونٹ والوں کو یہاں کے سے کرایہ والے نہ سمجھے بلکہ اپنا مخدوم جانے اور کھانے پینے میں اُن سے بُخل نہ کرے کہ وہ ایسوں ہی سے ناراض ہوتے ہیں اور تھوڑی بات میں بہت خوش ہو جاتے ہیں اور امید سے زیادہ کام آتے ہیں۔

(۴۴) قبولِ حج کے لیے تین شرطیں ہیں:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ ﴾ [3]

1 ...... یعنی جو شخص اپنا عیب اٹھائے ہے، وہ دوسروں کے عیب پر طعنہ نہ دے۔
2 ...... یعنی سنی کو ان سنی
3 ...... پ ۲، البقرۃ: ۱۹۷.

www.dawateislami.net

حج میں نہ فحش بات ہو، نہ ہماری نافرمانی، نہ کسی سے جھگڑا لڑائی۔

تو ان باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لاحول شریف پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے ابتدا ہو یا اس کے رُفقا [1] ہی کے ساتھ جدال بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ سب وشتم ولعن وطعن کو تیار ہوتے ہیں، اسے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، مبادا [2] ایک دو کلمے میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔

(۴۵) کمزوروں اور عورتوں کو اونٹ پر چڑھنے کے لیے ایک سیڑھی جدّہ میں لے لی جائے تو چڑھنے اُترنے میں آسانی ہوگی۔ جدّہ سے مکۂ معظّمہ دو دن کا راستہ ہے صرف ایک منزل راستہ میں پڑتی ہے جس کو بحرہ کہتے ہیں، اب جب یہاں سے روانہ ہو تو اِن تمام باتوں پر لحاظ رکھو جو لکھی جاچکیں اور جو آئندہ بیان ہوں گی۔

(۴۶) اونٹ پر عموماً دو شخص سوار ہوتے ہیں۔ شقدف اور شبری میں دونوں طرف بوجھ برابر رہنا ضرور ہے اگر ایک جانب کا آدمی ہلکا ہو تو اُدھر اسباب رکھ کر وزن برابر کر لیں۔ یوں بھی وزن برابر نہ ہو تو ہلکا آدمی اپنے شقدف یا شبری میں کنارہ بیرونی سے قریب ہو جائے اور بھاری آدمی اونٹ کی پیٹھ سے نزدیک ہو جائے۔

(۴۷) بعض مرتبہ کسی جانب کا پلہ جھک جاتا ہے اس کا خیال رکھو جب ایسا ہو تو فوراً اس طرح بیٹھ جاؤ کہ درست ہو جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اونٹ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور شبری ہو تو گرنے کا قوی اندیشہ ہے۔ اس کے درست کرنے کو اونٹ والا میزان میزان کہہ کر تمھیں متنبہ کرے گا۔ تمھیں چاہیے کہ فوراً درست کر لو ورنہ اونٹ والا ناراض ہوگا۔

(۴۸) راہ میں کہیں چڑھائی آتی ہے کہیں اُتار، جب چڑھائی ہو خوب آگے اونٹ کی گردن کے قریب دونوں آدمی ہو جائیں اور جب اُتار ہو خوب پیچھے دُم کے نزدیک ہو جائیں۔ جب راہ ہموار آئے پھر بیچ میں ہو جائیں یہ نشیب وفراز کبھی آدمی کے سوتے میں آتے ہیں یا اُسے اس طرف التفات نہیں ہوتا، اس وقت جمال جگاتا اور متنبہ کرتا ہے اوّل اوّل یا گُدّ ام گُدّ ام کہے تو آگے کو سرک کر بیٹھ جاؤ اور اگر وراء وراء کہے تو پیچھے ہٹ جاؤ، اور بعض بدو ایک آدھ لفظ ہندی سیکھے ہوئے فیشُو فیشُو کہتے ہیں یعنی پیچھے پیچھے اور کبھی غلطی سے آگے کہنا ہوتا ہے اور فیشو کہتے ہیں۔ دیکھ کر صحیح بات پر فوراً عمل کیا جائے اور اُس جگانے پر ناراض نہ ہونا چاہیے کہ ایسا نہ ہو تو معاذ اللہ گر جانے کا احتمال ہے۔

---

1 ...... رفیق کی جمع۔ ساتھی۔ دوست۔

2 ...... یعنی ایسا نہ ہو۔ خدا نہ کرے۔

www.dawateislami.net

(۴۹) جب منزل پر پہنچو تو اُترنے میں تاخیر مت کرو کہ دیر کرنے میں اونٹ والے ناراض ہوتے اور پریشان کرتے ہیں اور روانگی کے وقت بالکل تیار رہو۔ تمام ضروریات سے پہلے ہی فارغ ہولو۔

(۵۰) اُترنے اور چڑھنے کے وقت خصوصیت کے ساتھ بہت ہوشیاری اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے کہ ان دو وقتوں میں سامان کے ضائع ہونے اور چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس وقت بعض دفعہ چور بھی آجاتے ہیں جن کو وہاں کی زبان میں حرامی کہتے ہیں۔

(۵۱) منزلوں پر سودا بیچنے والے اور پانی لے کر بکثرت بدو آجاتے ہیں اُن سے بھی احتیاط رکھو کہ بعض اُن میں کے موقع پا کر کوئی چیز اُٹھا لے جاتے ہیں۔

(۵۲) جس منزل میں اُترے، وہاں یہ دعا پڑھ لے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا خَيْرَ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَ خَيْرَ مَا فِيْهِ وَاكْفِنَا شَرَّ هٰذَا الْمَنْزِلِ وَشَرَّ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ؕ [1] ہر نقصان سے بچے گا اور بہتر یہ ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔

(۵۳) منزل میں راستہ سے بچ کر اُترے کہ وہاں سانپ وغیرہ موذیوں کا گزر ہوتا ہے۔

(۵۴) جب منزل سے کُوچ کرے دو رکعت نماز پڑھ کر روانہ ہو۔ حدیث میں ہے، ''روزِ قیامت وہ منزل اُس کے حق میں اس امر کی گواہی دے گی۔'' [2]

نیز انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں، ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب کسی منزل میں اُترتے دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں سے رخصت ہوتے۔'' [3]

(۵۵) راستہ پر پیشاب وغیرہ باعثِ لعنت ہے۔

(۵۶) منزل میں متفرق ہو کر نہ اُتریں بلکہ ایک جگہ رہیں۔

(۵۷) اکثر رات کو قافلہ چلتا رہتا ہے اِس حالت میں اگر سوؤ تو غافل ہو کر نہ سوؤ، بلکہ بہتر یہ ہے کہ دونوں آدمیوں

---

1 ......ترجمہ: اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا الٰہی تو ہم کو اس منزل کی خیر عطا کر اور اس کی خیر جو کچھ اس میں ہے اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے ہمیں بچا۔ الٰہی تو ہم کو برکت والی منزل میں اُتار اور تو بہتر اُتارنے والا ہے۔۱۲

2 ......

3 ......''المستدرك''، كتاب المناسك، كان لاينزل منزلاإلاودعه بركعتين ، الحديث: ١٦٧٧، ج٢، ص٩٢.

www.dawateislami.net

میں جو ایک اونٹ پر سوار ہیں باری باری سے ایک سوئے ایک جاگتا رہے کہ ایسے وقت کہ دونوں غافل سو جائیں بعض مرتبہ چوری ہو جاتی ہے۔ شبری کے نیچے سے چور بوری کاٹ لے جاتے ہیں اور شقدف بھی بغل کی جانب سے چاک کر کے مال نکال لے جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہر موقع اور ہر محل پر ہوشیاری رکھو اور اللہ عزوجل پر اعتماد، پھر ان شاء اللہ العزیز الجلیل نہایت امن و امان کے ساتھ رہو گے۔

(۵۸) راستہ میں قضائے حاجت کے لیے دُور نہ جاؤ کہ خطرہ سے خالی نہیں اور ایک چھتری اپنے ساتھ ضرور رکھو اگرچہ سردی کا زمانہ ہو کہ قضائے حاجت کے وقت اس سے فی الجملہ پردہ ہو جائے گا اور بہتر یہ کہ تین چار لکڑیاں جن کے نیچے لوہا لگا ہو اور ایک موٹی بڑی چادر ساتھ رکھو کہ منزل پر لکڑیاں گاڑ کر چادر سے گھیر دو گے تو نہایت پردہ کے ساتھ رفع ضرورت کر سکو گے اور عورتیں ساتھ ہوں تو ایسا انتظام ضرور ہے کہ خوف کی وجہ سے وہ دُور نہ جا سکیں گی اور نزدیک میں سخت بے پردگی ہوگی۔

(۵۹) مکۂ معظّمہ سے جب مدینہ طیبہ کے لیے اونٹ کرایہ کریں تو ایک معلّم کے جتنے حجاج ہیں وہ سب متفق ہو کر یہ شرط کر لیں کہ نماز کے اوقات میں قافلہ ٹھہرانا ہوگا، اس صورت میں نماز جماعت کے ساتھ بآسانی ادا کر سکیں گے کہ جب یہ شرط ہوگی تو اونٹ والوں کو وقتِ نماز میں قافلہ روکنا پڑے گا اور اگر کسی وجہ سے نہ روک سکیں گے تو چند بدو حجاج کی حفاظت کریں گے کہ یہ باطمینان نماز ادا کر لیں پھر وہ اونٹ تک پہنچا دیں گے۔

اور اگر شرط نہ کی تو صرف مغرب کے لیے قافلہ رکیں گے باقی نمازوں کے لیے نہیں اور اس صورت میں یہ کرے کہ نماز پڑھنے کے وقت اونٹ سے کچھ آگے نکل جائے اور نماز ادا کر کے پھر شامل ہو جائے اور قافلہ سے دُور نہ ہو کہ اکثر خطرہ ہوتا ہے اور بعض مرتبہ ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ سنت یا فرض پڑھنے تک قافلہ سب آگے نکل گیا تو باقی کے لیے پھر آگے بڑھ جائے ورنہ قافلہ سے زیادہ فاصلہ ہو جائے گا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فرض و وتر اور صبح کی سنت سواری پر جائز نہیں۔ اُن کو اُتر کر پڑھے باقی سنتیں یا نفل اونٹ کی پیٹھ پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ: خبردار! خبردار! نماز ہرگز نہ ترک کرنا کہ یہ ہمیشہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس حالت میں اور سخت تر کہ جن کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں انھیں کی نافرمانی کرتے چلو، تو بتاؤ کہ تم نے اُن کو راضی کیا یا ناراض۔ میں نے خود بہت سے حجاج کو دیکھا ہے کہ نماز کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے، تھوڑی تکلیف پر نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ شرعِ مُطہّر نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔

(۶۰) سفرِ مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث مجبوری ظہر و عصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لیے لازم

www.dawateislami.net

ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کرلے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے بعد عشا بھی انھیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشا کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت میں وقت نکلنے سے پہلے ارادہ کرلے کہ ان کو عصر و عشا کے ساتھ پڑھوں گا۔

(۶۱) جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ السَّبعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَ رَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرْیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَالُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا.[1] یا صرف پچھلی دعا پڑھے، ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

(۶۲) جس شہر میں جائے وہاں کے سُنّی عالموں اور باشرع فقیروں کے پاس ادب سے حاضر ہو، مزارات کی زیارت کرے، فضول سیر و تماشے میں وقت نہ کھوئے۔

(۶۳) جس عالم کی خدمت میں جائے وہ مکان میں ہو تو آواز نہ دے باہر آنے کا انتظار کرے، اُس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے، بے اجازت لیے مسئلہ نہ پوچھے، اُس کی کوئی بات اپنی نظر میں خلافِ شرع معلوم ہو تو اعتراض نہ کرے اور دل میں نیک گمان رکھے مگر یہ سُنّی عالم کے لیے ہے، بدمذہب کے سایہ سے بھاگے۔

(۶۴) ذکرِ خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ شعر و لغویات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔

(۶۵) رات کو زیادہ چلے کہ سفر جلد طے ہوتا ہے۔

(۶۶) ہر سفر خصوصاً سفرِ حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہے۔

(۶۷) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تین بار کہے:

یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ[2] اے اللہ (عزوجل) کے نیک بندو! میری مدد کرو۔

---

1 ......ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ساتوں آسمانوں کے رب اور ان کے جن کو آسمانوں نے سایہ کیا اور ساتوں زمینوں کے رب اور ان کے جن کو زمینوں نے اُٹھایا اور شیطانوں کے رب اور ان کے جن کو انھوں نے گمراہ کیا اور ہواؤں کے رب اور اُن کے جن کو ہواؤں نے اُڑایا۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم تجھ سے اس بستی کی اور بستی والوں کی اور جو کچھ اس میں ہے اُن کی بھلائی کا سوال کرتے اور اس بستی کے اور بستی والوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲

2 ...... انظر: "مجمع الزوائد"، كتاب الاذكار، الحديث: ۱۷۱۰۳، ۱۷۱۰۴ص۱۸۸، ج۱۰.

www.dawateislami.net

غیب سے مدد ہوگی یہ حکم حدیث میں ہے۔

(٦٨) جب سواری کا جانور بھاگ جائے اور پکڑ نہ سکو یہی پڑھو فوراً کھڑا ہو جائے گا۔

(٦٩) جب جانور شوخی کرے یہ دعا پڑھے:

﴿ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴾ [1]

(٧٠) یَا صَمَدُ ١٣٤ بار روز پڑھے، بھوک پیاس سے بچے گا۔

(٧١) اگر دشمن یا رہزن کا ڈر ہو لِاِيْلٰفِ پڑھے، ہر بلا سے امان ہے۔

(٧٢) جب رات کی تاریکی پریشان کرنے والی آئے، یہ دعا پڑھے:

يَا اَرْضُ ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ . [2]

(٧٣) جب کہیں دشمنوں سے خوف ہو، یہ پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ . [3]

(٧٤) جب غم و پریشانی لاحق ہو، یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

---

1 ......پ٣، آل عمران:٨٣.

ترجمہ: کیا اللہ (عزوجل) کے دین کے سوا کچھ اور تلاش کرتے ہیں اور اسی کے فرماں بردار ہیں، خوشی اور ناخوشی سے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اُسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے۔١٢

2 ...... ترجمہ: اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ (عزوجل) ہے، اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اُس کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی اور جو تجھ پر چلی اور اللہ (عزوجل) کی پناہ شیر اور کالے اور سانپ اور بچھو اور اس شہر کے بسنے والے سے اور شیطان اور اس کی اولاد سے۔١٢

3 ...... ترجمہ: اے اللہ! (عزوجل) میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور اُن کی بُرائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔١٢

www.dawateislami.net

وَالْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۔ [1] اور ایسے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کی کثرت کرے۔

(۷۵) اگر کوئی چیز گم ہوجائے تو یہ کہے:

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ o اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ ۔ [2]

ان شاءاللہ تعالٰی مل جائے گی۔

(۷۶) ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اُترتے سبحان اللہ۔

(۷۷) سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان ہے۔

(۷۸) نمازیں دونوں سرکاروں میں وقت شروع ہوتے ہی ہوتی ہیں، معاً شروع وقت پر فوراً اذان اور تھوڑی دیر بعد تکبیر و جماعت ہوجاتی ہے، جو شخص کچھ فاصلہ پر ٹھہرا ہوا تنی گنجائش نہیں پاتا کہ اذان سُن کر وضو کرے پھر حاضر ہو کر جماعت یا پہلی رکعت مل سکے اور وہاں کی بڑی برکت یہی طواف و زیارت اور نمازوں کی تکبیر اولیٰ ہے۔لہٰذا اوقات پہچان رکھیں، اذان سے پہلے وضو طیار رہے، اذان سُنتے ہی فوراً چل دیں تو تکبیر اولیٰ ملے گی اور اگر صف اول چاہیں، جس کا ثواب بے نہایت ہے جب تو اذان سے پہلے حاضر ہوجانا لازم ہے۔

(۷۹) واپسی میں بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے، جو یہاں تک بیان ہوئے۔

(۸۰) مکان پر آنے کی تاریخ و وقت سے پیشتر اطلاع دیدے، بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔

(۸۱) لوگوں کو چاہیے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔

(۸۲) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آکر دو رکعت نفل پڑھے۔

(۸۳) دو رکعت گھر میں آکر پڑھے پھر سب سے بکشادہ پیشانی ملے۔

---

1 ......ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا حلم والا ہے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا مالک ہے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور بزرگ عرش کا مالک ہے۔۱۲

2 ......ترجمہ: اے لوگوں کو اُس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں، بے شک اللہ (عزوجل) وعدہ کا خلاف نہیں کرتا، میرے اور میری گُمی چیز کے درمیان جمع کردے۔۱۲

www.dawateislami.net

(۸۴) عزیزوں دوستوں کے لیے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لیے کرے۔[1]

میقات کا بیان

میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکۂ معظّمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱ میقات پانچ ہیں:

① **ذُوالحلیفہ:** یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے۔ اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیارِ علی ہے۔ ہندوستانی یا اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکۂ معظّمہ کو تو وہ بھی ذُوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

② **ذاتِ عرق:** یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

③ **جحفہ:** یہ شامیوں کی میقات ہے مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہو گیا ہے وہاں آبادی نہ رہی، صرف بعض نشان پائے جاتے ہیں اس کے جاننے والے اب کم ہوں گے، لہٰذا اہلِ شام رابغ سے احرام باندھتے ہیں کہ جحفہ رابغ کے قریب ہے۔

④ **قرن:** یہ نجد[3] والوں کی میقات ہے، یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

⑤ **یَلَمْلَم:** اہلِ یمن کے لیے۔

مسئلہ ۲ یہ میقاتیں اُن کے لیے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور انکے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اُس کے لیے وہی میقات ہے اور اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے محاذی آئے اس وقت احرام باندھ لے، مثلاً ہندیوں کی میقات کوہِ یَلَمْلَم کی محاذات ہے اور محاذات میں آنا اُسے خود معلوم نہ ہو تو کسی جاننے والے سے پوچھ کر معلوم کرے اور اگر کوئی ایسا نہ ملے جس سے دریافت کرے تو تحری کرے اگر کسی طرح محاذات کا علم نہ ہو تو مکۂ معظّمہ جب دو منزل باقی رہے

---

1 ...... انظر: "الفتاوی الرضویة"، ج۹ص۷۲٦۔۷۳۱، وغیرہ.

2 ......"الھدایة"، کتاب الحج، ج۱، ص۱۳۳۔۱۳٤، وغیرہ.

3 ......یعنی موجودہ ریاض۔

www.dawateislami.net

احرام باندھ لے۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: جو شخص دو میقاتوں سے گزرا، مثلاً شامی کہ مدینہ منورہ کی راہ سے ذُوالحلیفہ آیا اور وہاں سے جحفہ کو تو افضل یہ ہے کہ پہلی میقات پر احرام باندھے اور دوسری پر باندھا جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں اگر میقات سے نہ گزرا اور محاذات میں دو میقاتیں پڑتی ہیں تو جس میقات کی محاذاۃ پہلے ہو، وہاں احرام باندھنا افضل ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: مکۂ معظّمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدّہ جانا چاہتا ہے تو اُسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکۂ معظّمہ جانا چاہے تو بغیر احرام جاسکتا ہے، لہٰذا جو شخص حرم میں بغیر احرام جانا چاہتا ہے وہ یہ حیلہ کرسکتا ہے بشرطیکہ واقعی اُس کا ارادہ پہلے مثلاً جدّہ جانے کا ہو۔ نیز مکۂ معظّمہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے نہ جاتا ہو، مثلاً تجارت کے لیے جدّہ جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مکۂ معظّمہ جانے کا ارادہ ہے اور اگر پہلے ہی سے مکۂ معظّمہ کا ارادہ ہے تو اب بغیر احرام نہیں جاسکتا۔ جو شخص دوسرے کی طرف سے حجِ بدل کو جاتا ہوا ُسے یہ حیلہ جائز نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: میقات سے پیشتر احرام باندھنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے بشرطیکہ حج کے مہینوں میں ہو اور شوال سے پہلے ہو تو منع ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں اُن کے احرام کی جگہ حل یعنی بیرون حرم ہے، حرم سے باہر جہاں چاہیں احرام باندھیں اور بہتر یہ کہ گھر سے احرام باندھیں اور یہ لوگ اگر حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو بغیر احرام مکۂ معظّمہ جاسکتے ہیں۔[5] (عامہ کتب)

مسئلہ ۷: حرم کے رہنے والے حج کا احرام حرم سے باندھیں اور بہتر یہ کہ مسجد الحرام شریف میں احرام باندھیں اور عمرہ کا بیرون حرم سے اور بہتر یہ کہ تنعیم سے ہو۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: مکہ والے اگر کسی کام سے بیرونِ حرم جائیں تو انھیں واپسی کے لیے احرام کی حاجت نہیں اور میقات سے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني في المواقيت، ج١، ص ٢٢١.
و"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ج٣، ص٥٤٨-٥٥١.

2 ...... "الفتاوى الهندية" المرجع السابق. و"الدرالمختار كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ج٣، ص ٥٥٠.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ج٣، ص ٥٥٢.

4 ...... المرجع السابق.

5 ......"الهداية"، كتاب الحج، ج١، ص١٣٤، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ج٣، ص٥٥٤، وغيره.

www.dawateislami.net

باہر جائیں تو اب بغیر احرام واپس آنا انھیں جائز نہیں۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

احرام کا بیان

﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۫ وَ اتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ۝۱۹۷﴾[2]

حج کے چند مہینے معلوم ہیں، جس نے اُن میں حج (اپنے اوپر) لازم کیا (احرام باندھا) تو نہ فحش ہے، نہ فسق، نہ جھگڑنا حج میں اور جو کچھ بھلائی کرو اللہ (عزوجل) اسے جانتا ہے اور توشہ لو، بے شک سب سے اچھا توشہ تقویٰ ہے اور مجھی سے ڈرو، اے عقل والو!۔

اور فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ۬ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ مَا یُرِیْدُ۝۱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآىِٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ﴾[3]

اے ایمان والو! عقود پورے کرو، تمھارے لیے چوپائے جانور حلال کیے گئے، سوا اُن کے جن کا تم پر بیان ہوگا مگر حالتِ احرام میں شکار کا قصد نہ کرو، بیشک اللہ (عزوجل) جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) کے شعائر اور ماہِ حرام اور حرم کی قربانی اور جن جانوروں کے گلوں میں ہار ڈالے گئے (قربانی کی علامت کے لیے) اُن کی بے حُرمتی نہ کرو اور نہ اُن لوگوں کی جو خانۂ کعبہ کا قصداً اپنے رب کے فضل اور رضا طلب کرنے کے لیے کرتے ہیں اور جب احرام کھولو، اُس وقت شکار کر سکتے ہو۔

حدیث ۱ صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام کے لیے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني في المواقيت، ج١، ص٢٢١.
و"ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في المواقيت، ج٣، ص٥٥٤.

2 ...... پ٢، البقرة: ١٩٧.

3 ...... پ٦، المآئدة: ١-٢.

www.dawateislami.net

احرام سے پہلے اوراحرام کھولنے کے لیےطواف سے پہلے خوشبولگاتی جس میں مُشک تھی، اُس کی چمک حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی مانگ میں اِحرام کی حالت میں گویامیں اب دیکھ رہی ہوں۔ (1)

حدیث ۲ ابوداود زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لیے غسل فرمایا۔ (2)

حدیث ۳ صحیح مسلم شریف میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ حج کو نکلے، اپنی آواز حج کے ساتھ خوب بلند کرتے۔ (3)

حدیث ۴ ترمذی وابن ماجہ وبیہقی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو دہنے بائیں جوپتھر یادرخت یاڈھیلا ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔'' (4)

حدیث ۵ و ۶ ابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم زید بن خالد جہنی سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''جبریل نے آکر مجھ سے یہ کہا کہ اپنے اصحاب کوحکم فرمادیجیے کہ لبیک میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے۔'' (5) اسی کے مثل سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۷ طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اُسے بشارت دی جاتی ہے، عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (6)

حدیث ۸ امام احمد وابن ماجہ جابر بن عبداللہ اور طبرانی وبیہقی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ اُس کے گناہ غائب ہو

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب استحباب الطیب،قبیل الاحرام فی البدن...إلخ، الحدیث: ٣٣ ـ (١١٨٩)، ٤٥ ـ (١١٩٠)، (١١٩١)، ص٦٠٧،٦٠٩.

2 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الحج، باب ماجاء فی الإغتسال عند الاحرام، الحدیث: ٨٣١، ج٢، ص٢٢٨.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب جوازالتمتع فی الحج والقران، الحدیث: ١٢٤٧، ص٦٥٤.

4 ...... ''جامع الترمذي''، أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیة و النحر، الحدیث: ٨٢٩، ج٢، ص٢٢٦.

5 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبیة، الحدیث: ٢٩٢٣، ج٣، ص٤٢٣.

6 ...... ''المعجم الأوسط''، باب المیم، الحدیث: ٧٧٧٩، ج٥، ص٤١٠.

www.dawateislami.net

جاتے ہیں اور ایسا ہوجاتا ہے جیسا اُس دن کہ پیدا ہوا۔'' (1)

حدیث ۹ ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ امیر المومنین صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ فرمایا: ''بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔'' (2)

حدیث ۱۰ امام شافعی خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب لبیک سے فارغ ہوتے تو اللہ (عزوجل) سے اُس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (3)

حدیث ۱۱ ابوداود و ابن ماجہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ: ''جو مسجدِ اقصٰی سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشدیے جائیں گے یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔'' (4)

احرام کے احکام

① یہ تو پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ ہندیوں کے لیے میقات (جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے) کوہِ یلَملَم کی محاذات ہے۔ یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے، جب جدّہ دو تین منزل رہ جاتا ہے جہاز والے اطلاع دیدیتے ہیں، پہلے سے احرام کا سامان طیار رکھیں۔

② جب وہ جگہ قریب آئے، مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مَل کر نہائیں، نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض ونفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہوگیا اور احرام باندھ کر وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں اور پانی ضرر کرے تو اُس کی جگہ تیمّم نہیں، ہاں اگر نمازِ احرام کے لیے تیمّم کرے تو ہوسکتا ہے۔

③ مرد چاہیں تو سر مونڈالیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی ورنہ کنگھا کرکے خوشبودار تیل ڈالیں۔

④ غسل سے پہلے ناخن کتریں، خط بنوائیں، مُوئے بغل وزیرِ ناف دُور کریں بلکہ پیچھے کے بھی کہ ڈھیلا لیتے وقت بالوں کے ٹوٹنے اُکھڑنے کا قصہ نہ رہے۔

---

1 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المناسك، باب الظلال للمحرم، الحديث: ٢٩٢٥، ج٣، ص٤٢٤.

2 ...... "جامع الترمذي"، ابواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبية و النحر، الحديث: ٨٢٨، ج٢، ص٢٢٦.

3 ...... "المسند" للإمام الشافعي، كتاب المناسك، ص١٢٣.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب المناسك، باب في المواقيت، الحديث: ١٧٤١، ج٢، ص٢٠١.

www.dawateislami.net

⑤ بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے، اگر خوشبو ایسی ہے کہ اُس کا جرم[1] باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں۔

⑥ مرد سلے کپڑے اور موزے اُتار دیں ایک چادر نئی یا دُھلی اوڑھیں اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں اور اگر ایک ہی کپڑا پہنا جس سے سارا ستر چھپ گیا جب بھی جائز ہے۔ بعض عوام یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے کرکے دونوں پلّو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں یہ خلافِ سنت ہے، بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طرح چادر اوڑھنا طواف کے وقت ہے اور طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ سب چھپا رہے۔

⑦ جب وہ جگہ آئے اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت بہ نیت احرام پڑھیں، پہلی میں فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔

⑧ حج تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ نِرا حج کرے، اُسے افراد کہتے ہیں اور حاجی کو مُفرد۔ اس میں بعد سلام یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ مُخْلِصًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی .[2]

دوسرا یہ کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے، مکہ معظّمہ میں حج کا احرام باندھے اسے تمتع کہتے ہیں اور حاجی کو متمتع۔ اس میں یہاں بعد سلام یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی .

تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے اسے قِران کہتے ہیں اور حاجی کو قارِن۔ اس میں بعد سلام یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْ هُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا مُخْلِصًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی .

اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک بآواز کہے لبیک یہ ہے:

1 ...... جرم: یعنی تہ۔

2 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اُسے تو میرے لیے میسر کر اور اُسے مجھ سے قبول کر، میں نے حج کی نیت کی اور خاص اللہ (عزوجل) کے لیے میں نے احرام باندھا (بعد والی دونوں نیتوں کا بھی ترجمہ یہی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ حج کی جگہ دوسری میں عمرہ ہے اور تیسری میں حج و عمرہ دونوں) ۱۲۔

www.dawateislami.net

لَبَّیْکَ ؕ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ؕ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ؕ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ؕ لَا شَرِیْکَ لَکَ ؕ (1)

جہاں جہاں وقف کی علامتیں بنی ہیں وہاں وقف کرے۔ لبیک تین بار کہے اور درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے۔

ایک دعا یہاں پر یہ منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ ۔ (2)

اور یہ دعا بھی بزرگوں سے منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْرَمَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَعَظْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّیْبِ وَکُلِّ شَیْءٍ حَرَّمْتَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذَالِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّیْکَ ذَاالنَّعْمَآءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَّمَرْھُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصٰی لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَاالْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مِنْ عَبْدٍ اَبَقَ اِلَیْکَ. لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَرَّاجَ الْکُرُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَنَا عَبْدُکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لَکَ وَاٰمَنُوْا بِوَعْدِکَ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّفْدِکَ الَّذِیْنَ رَضِیْتَ عَنْھُمْ وَاَرْضَیْتَھُمْ وَقَبِلْتَھُمْ ۔ (3)

---

(1)......ترجمہ: میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ (عزوجل)! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بیشک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔۱۲

(2)......ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔۱۲

(3)......ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تیرے لیے احرام باندھا، میرے بال اور بُشرہ نے اور میری ہڈی اور میرے خون نے عورتوں اور خوشبو سے اور ہر اس چیز سے جس کو تو نے محرم پر حرام کیا اس سے میں تیرے وجہ کریم کا طالب ہوں، میں تیرے حضور حاضر ہوا اور کُل خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور رغبت و عملِ صالح تیری طرف ہے، میں تیرے حضور حاضر ہوا اے نعمت اور اچھے فضل والے! میں تیرے حضور حاضر ہوا تیری طرف رغبت کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا اے مخلوق کے معبود! بار بار حاضر ہوں حق سمجھ کر عبادت اور بندگی جان کر خاک اور کنکریوں کی گنتی کے موافق، لبیک بار بار حاضر ہوں اے بلندیوں والے! بار بار حاضری ہے بھاگے ہوئے غلام کی تیرے حضور، لبیک لبیک اے سختیوں کے دُور کرنے والے! لبیک لبیک میں تیرا بندہ ہوں۔ لبیک لبیک اے گناہوں کے بخشنے والے! لبیک اے اللہ (عزوجل)! حج فرض کے ادا کرنے پر میری مدد کر اور اس کو میری طرف سے قبول کر اور مجھ کو ان لوگوں میں کر جنھوں نے تیری بات قبول کی اور تیرے وعدہ پر ایمان لائے اور تیرے امر کا اتباع کیا اور مجھ کو اپنے اس وفد میں کردے جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔۱۲

www.dawateislami.net

اور لبیک کی کثرت کریں، جب شروع کریں تین بار کہیں۔

مسئلہ ۱ لبیک کے الفاظ جو مذکور ہوئے اُن میں کمی نہ کی جائے، زیادہ کرسکتے ہیں بلکہ بہتر ہے مگر زیادتی آخر میں ہو درمیان میں نہ ہو۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۲ جو شخص بلند آواز سے لبیک کہہ رہا ہے تو اُس کو اِس حالت میں سلام نہ کیا جائے کہ مکروہ ہے اور اگر کرلیا تو ختم کرکے جواب دے، ہاں اگر جانتا ہو کہ ختم کرنے کے بعد جواب کا موقع نہ ملے گا تو اس وقت جواب دے سکتا ہے۔[2] (منسک)

مسئلہ ۳ احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ، یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ یا کوئی اور ذکرِ الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہوگیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔[3] (عالمگیری وغیرہ) گونگا ہو تو اُسے چاہیے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

مسئلہ ۴ احرام کے لیے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہوا۔ یوہیں تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ احرام کے وقت لبیک کہے تو اس کے ساتھ ہی نیت بھی ہو یہ بارہا معلوم ہوچکا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہو تو احرام ہی نہ ہوا اور بہتر یہ کہ زبان سے بھی کہے، مثلاً قِران میں لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ وَالْحَجِّ اور تمتع میں لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ اور اِفراد میں لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ کہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶ دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اُس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ کہ لبیک میں یوں کہے لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ یعنی فلاں کی جگہ اُس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔[6] (منسک)

مسئلہ ۷ سونے والے یا مریض یا بیہوش کی طرف سے کسی اور نے احرام باندھا تو وہ مُحرِم ہوگیا جس کی طرف سے

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، ، كتاب الحج، ص١٩٥.

2 ...... "لباب المناسك" و"المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط"، (باب الاحرام)، ص١٠٢.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث في الاحرام، ج١، ص٢٢٢، وغيره.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث في الاحرام، ج١، ص٢٢٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، فصل في الاحرام، ج٣، ص٥٦٠.

6 ...... " المسلك المتقسط"، (باب الاحرام)، ص١٠١.

www.dawateislami.net

احرام باندھا گیا مُحرِم کے احکام اس پر جاری ہوں گے، کسی ممنوع کا ارتکاب کیا تو کفارہ وغیرہ اسی پر لازم آئے گا، اس پر نہیں جس نے اس کی طرف سے احرام باندھ دیا اور احرام باندھنے والا خود بھی مُحرِم ہے اور جرم کیا تو ایک ہی جزا واجب ہوگی دو نہیں کہ اس کا ایک ہی احرام ہے۔ مریض اور سونے والے کی طرف سے احرام باندھنے میں یہ ضرور ہے کہ احرام باندھنے کا انھوں نے حکم دیا ہو اور بیہوش میں اس کی ضرورت نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ تمام افعالِ حج ادا کرنے تک بے ہوش رہا اور احرام کے وقت ہوش میں تھا اور اپنے آپ احرام باندھا تھا تو اُس کے ساتھ والے تمام مقامات میں لے جائیں اور اگر احرام کے وقت بھی بے ہوش تھا انھیں لوگوں نے احرام باندھ دیا تھا تو لے جانا بہتر ہے ضرور نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ احرام کے بعد مجنون ہوا تو حج صحیح ہے اور جرم کرے گا تو جزا لازم۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ ناسمجھ بچہ نے خود احرام باندھا یا افعالِ حج ادا کیے تو حج نہ ہوا بلکہ اس کا ولی اُس کی طرف سے بجا لائے مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں کہ بچہ کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا، اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ ارکان ادا کرے سمجھ وال بچہ خود افعالِ حج ادا کرے، رمی وغیرہ بعض باتیں چھوڑ دیں تو ان پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ یو ہیں ناسمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچہ نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازم نہیں۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار، منسک)

مسئلہ ۱۱ بچہ کی طرف سے احرام باندھا تو اُس کے سلے ہوئے کپڑے اُتار لینے چاہیے، چادر اور تہبند پہنائیں اور اُن تمام باتوں سے بچائیں جو مُحرِم کے لیے ناجائز ہیں اور حج کو فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں اگرچہ وہ بچہ سمجھ وال ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ لبیک کہتے وقت نیت قران کی ہے تو قران ہے اور اِفراد کی ہے تو اِفراد، اگرچہ زبان سے نہ کہا ہو۔ حج کے

---

1 ...... "ردالمحتار"، ، كتاب الحج،مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ج٣، ص٦٢٦.

2 ...... "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، كتاب الحج،مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ج٣، ص٦٢٦.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج،مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ج٣، ص٦٢٨.

4 ...... المرجع السابق.و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، فصل في المتفرقات، ج١، ص٢٣٦.

و" المسلك المتقسط"، (باب الاحرام ،فصل في احرام الصبى)، ص١١٢.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، فصل في المتفرقات، ج١، ص٢٣٦.

www.dawateislami.net

ارادہ سے گیا اور احرام کے وقت نیت حاضر نہ رہی تو حج ہے اور اگر نیت کچھ نہ تھی تو جب تک طواف نہ کیا ہوا سے اختیار ہے حج کا احرام قرار دے یا عمرے کا اور طواف کا ایک پھیرا بھی کر چکا تو یہ احرام عمرہ کا ہوگیا۔ یوہیں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا (جس کو احصار کہتے ہیں) تو عمرہ قرار دیا جائے یعنی قضا میں عمرہ کرنا کافی ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ جس نے حجۃ الاسلام نہ کیا ہو اور حج کا احرام باندھا، فرض و نفل کی نیت نہ کی تو حجۃ الاسلام ادا ہو گیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ دو حج کا احرام باندھا تو دو حج واجب ہو گئے اور دو عمرے کا تو دو عمرے۔ احرام باندھا اور حج یا عمرہ کسی خاص کو معین نہ کیا پھر حج کا احرام باندھا تو پہلا عمرہ ہے اور دوسرا عمرہ کا باندھا تو پہلا حج ہے اور اگر دوسرے احرام میں بھی کچھ نیت نہ کی تو قِران ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ لبیک میں حج کہا اور نیت عمرہ کی ہے یا عمرہ کہا اور نیت حج کی ہے، تو جو نیت ہے وہ ہے لفظ کا اعتبار نہیں اور لبیک میں حج کہا اور نیت دونوں کی ہے تو قِران ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ احرام باندھا اور یاد نہیں کہ کس کا باندھا تھا تو دونوں واجب ہیں یعنی قِران کے افعال بجا لائے کہ پہلے عمرہ کرے پھر حج مگر قِران کی قربانی اس کے ذمّہ نہیں۔ اگر دو چیزوں کا احرام باندھا اور یاد نہیں کہ دونوں حج ہیں یا عمرے یا حج و عمرہ تو قِران ہے اور قربانی واجب۔ حج کا احرام باندھا اور یہ نیت نہیں کہ کس سال کرے گا تو اس سال کا مراد لیا جائے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ منت و نفل یا فرض و نفل کا احرام باندھا تو نفل ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ اگر یہ نیت کی کہ فلاں نے جس کا احرام باندھا اُسی چیز کا میرا احرام ہے اور بعد میں معلوم ہو گیا کہ اُس نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو اُس کا بھی وہی ہے اور معلوم نہ ہوا تو طواف کے پہلے پھیرے سے پیشتر جو چاہے معین کر لے اور

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث في الاحرام،ومما يتصل بذالك مسائل، ج١، ص٢٢٣.

2 ...... المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

طواف کا ایک پھیرا کرلیا تو عمرہ کا ہوگیا۔ یوہیں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا یا وقوفِ عرفہ کا وقت نہ ملا تو عمرہ کا ہے۔[1] (منسک)

مسئلہ ۱۹ حج بدل یا منت یا نفل کی نیت کی تو جونیت کی وہی ہے اگرچہ اُس نے اب تک حج فرض نہ کیا ہو اور اگر ایک ہی حج میں فرض و نفل دونوں کی نیت کی تو فرض ادا ہوگا اور اگر یہ گمان کرکے احرام باندھا کہ یہ حج مجھ پر لازم ہے یعنی فرض ہے یا منت، بعد کو ظاہر ہوا کہ لازم نہ تھا تو اس حج کو پورا کرنا ضروری ہوگیا۔ فاسد کرے گا تو قضا لازم ہوگی، بخلاف نماز کہ فرض سمجھ کر شروع کی تھی بعد کو معلوم ہوا کہ فرض پڑھ چکا ہے تو پوری کرنا ضرور نہیں فاسد کرے گا تو قضا نہیں۔[2] (منسک)

مسئلہ ۲۰ لبیک کہنے کے علاوہ ایک دوسری صورت بھی احرام کی ہے اگرچہ لبیک نہ کہنا بُرا ہے کہ ترک سنت ہے وہ یہ کہ بَدَنہ (یعنی اُونٹ یا گائے) کے گلے میں ہار ڈال کر حج یا عمرہ یا دونوں یا دونوں میں ایک غیر معین کے ارادے سے ہانکتا ہوا لے چلا تو محرم ہوگیا اگرچہ لبیک نہ کہے، خواہ وہ بَدَنہ نفل کا ہو یا نذر کا یا شکار کا بدلہ یا کچھ اور۔ اگر دوسرے کے ہاتھ بَدَنہ بھیجا پھر خود گیا تو جب تک راستہ میں اُسے پانہ لے مُحرم نہ ہوگا، لہٰذا اگر میقات تک نہ پایا تو لبیک کے ساتھ احرام باندھنا ضرور ہے۔ ہاں اگر تمتع یا قِران کا جانور ہے تو پالینا شرط نہیں مگر اس میں یہ ضرور ہے کہ حج کے مہینوں میں تمتع یا قران کا بَدَنہ بھیجا ہو اور انھیں مہینوں میں خود بھی چلا ہو پیشتر سے بھیجنا کام نہ دے گا اور اگر بکری کو ہار پہنا کر بھیجا یا لے چلا یا اونٹ گائے کو ہار نہ پہنایا بلکہ نشانی کے لیے کوہان چیر دیا یا جُھول اڑھا دیا تو مُحرم نہ ہوا۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱ چند شخص بَدَنہ میں شریک ہیں، اُسے لیے جاتے ہیں سب کے حکم سے ایک نے اُسے ہار پہنایا، سب مُحرم ہوگئے اور بغیر اُن کے حکم کے اُس نے پہنایا تو یہ مُحرم ہوا وہ نہ ہوئے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ ہار پہنانے کے معنی یہ ہیں کہ اُون یا بال کی رسّی میں کوئی چیز باندھ کر اُس کے گلے میں لٹکا دیں کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حرم شریف میں قربانی کے لیے ہے تاکہ اُس سے کوئی تعرض نہ کرے اور راستے میں تھک گیا اور ذبح کر دیا تو اُسے مالدار شخص نہ کھائے۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ...... "المسلك المتقسط"، (باب الاحرام)، ص۱۰۷. 2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث في الاحرام، ومما يتصل بذالك مسائل، ج۱، ص۲۲۲.

و"الدرالمختار"، كتاب الحج، فصل في الاحرام، ج۳، ص۵٦٤-۵٦٦.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث في الاحرام، ومما يتصل بذالك مسائل، ج۱، ص۲۲۲.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيما يصير به محرما، ج۳، ص۵٦٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳ اس صورت میں بھی سنت یہی ہے کہ بدنہ کو ہار پہنانے سے پیشتر لبیک کہے۔[1] (منسک)

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں

⑨ یہ احرام تھا اس کے ہوتے ہی یہ کام حرام ہو گئے:

(۱) عورت سے صحبت۔

(۲) بوسہ۔ (۳) مساس۔ (۴) گلے لگانا۔ (۵) اُس کی اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں بشہوت ہوں۔

(۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا۔

(۷) فحش۔ (۸) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے۔

(۹) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا۔

(۱۰) جنگل کا شکار۔ (۱۱) اُس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا۔ (۱۲) یا کسی طرح بتانا۔ (۱۳) بندوق یا بارود یا اُس کے ذبح کرنے کو چھُری دینا۔ (۱۴) اس کے انڈے توڑنا۔ (۱۵) پَر اُکھیڑنا۔ (۱۶) پاؤں یا بازو توڑنا۔ (۱۷) اُس کا دودھ دوہنا۔ (۱۸) اُس کا گوشت۔ یا (۱۹) انڈے پکانا، بھوننا۔ (۲۰) بیچنا۔ (۲۱) خریدنا۔ (۲۲) کھانا۔

(۲۳) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا۔

(۲۴) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔

(۲۵) مونھ، یا (۲۶) سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔

(۲۷) بستہ یا کپڑے کی بُقچی یا گٹھری سر پر رکھنا۔

(۲۸) عمامہ باندھنا۔

(۲۹) بُرقع (۳۰) دستانے پہننا۔

(۳۱) موزے یا جُرابیں وغیرہ جو وسطِ قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔

(۳۲) سِلا کپڑا پہننا۔

(۳۳) خوشبو بالوں، یا (۳۴) بدن، یا (۳۵) کپڑوں میں لگانا۔

---

1 ...... "المسلك المتقسط" للقاری، (باب الاحرام)، ص ۱۰۵.

www.dawateislami.net

(۳۶) ملاگیری یا کسم، کیسر غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔

(۳۷) خالص خوشبو مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا۔

(۳۸) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مُشک، عنبر، زعفران۔

(۳۹) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔

(۴۰) وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔

(۴۱) گوند وغیرہ سے بال جمانا۔

(۴۲) زیتون، یا (۴۳) تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔

(۴۴) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اُس کا احرام نہ ہو۔

(۴۵) جُوں مارنا۔ (۴۶) پھینکنا۔ (۴۷) کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا۔ (۴۸) کپڑا اس کے مارنے کو دھونا۔ یا (۴۹) دھوپ میں ڈالنا۔ (۵۰) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جُوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔[1]

احرام کے مکروهات

⑩ احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

(۱) بدن کا میل چھڑانا۔

(۲) بال یا بدن کُھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔

(۳) کنگھی کرنا۔ (۴) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جُوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔

(۵) انگرکھا کُرتا چغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔

(۶) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا۔

(۷) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتا ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطردانہ۔

(۸) عطر فروش کی دوکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔

(۹) سر، یا (۱۰) مونھ پر پٹی باندھنا۔

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ١٠، ص ٧٣٢، وغيره.

www.dawateislami.net

(۱۱) غلافِ کعبہ معظّمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا مونھ سے لگے۔

(۱۲) ناک وغیرہ مونھ کا کوئی حصّہ کپڑے سے چُھپانا۔

(۱۳) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بو زائل ہوگئی ہو۔

(۱۴) بے سلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا پہننا۔

(۱۵) تکیہ پر مونھ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔

(۱۶) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چُھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔

(۱۷) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر۔

(۱۸) بلاعذر بدن پر پٹی باندھنا۔

(۱۹) سنگار کرنا۔

(۲۰) چادر اوڑھ کر اُس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گاتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جب کہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔

(۲۱) یوہیں تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔

(۲۲) تہبند باندھ کر کمر بند یا رسّی سے کسنا۔[1]

یہ باتیں احرام میں جائز ھیں

⑪ یہ باتیں احرام میں جائز ہیں:

(۱) انگرکھا کُرتہ چُغہ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور مونھ نہ چھپے۔

(۲) اِن چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا۔

(۳) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گُھرسنا۔

(۴) ہمیانی، یا (۵) پٹی، یا (۶) ہتھیار باندھنا۔

(۷) بے میل چھڑائے حمام کرنا۔

(۸) پانی میں غوطہ لگانا۔

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷۳۳، وغیرہ.

www.dawateislami.net

(۹) کپڑے دھونا جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔

(۱۰) مسواک کرنا۔

(۱۱) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔

(۱۲) چھتری لگانا۔

(۱۳) انگوٹھی پہننا۔

(۱۴) بے خوشبو کا سُرمہ لگانا۔

(۱۵) داڑھا کھاڑنا۔

(۱۶) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا۔

(۱۷) دنبل یا پُھنسی توڑ دینا۔

(۱۸) ختنہ کرنا۔

(۱۹) فصد۔

(۲۰) بغیر بال مونڈے پچھنے کرانا۔

(۲۱) آنکھ میں جو بال نکلے اُسے جُدا کرنا۔

(۲۲) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔

(۲۳) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اُس کا لگا رہنا۔

(۲۴) پالتو جانور اونٹ گائے بکری مرغی وغیرہ ذبح کرنا۔ (۲۵) پکانا۔ (۲۶) کھانا۔ (۲۷) اس کا دودھ دوہنا۔ (۲۸) اس کے انڈے توڑنا بھُوننا کھانا۔

(۲۹) جس جانور کو غیر مُحرِم نے شکار کیا اور کسی مُحرِم نے اُس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ کی ہو اُس کا کھانا بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو۔

(۳۰) کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا۔

(۳۱) دوا کے لیے کسی دریائی جانور کا مارنا، دوا یا غذا کے لیے نہ ہو نری تفریح کے لیے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام۔

www.dawateislami.net

(۳۲) بیرون حرم کی گھاس اُکھاڑنا، یا

(۳۳) درخت کاٹنا۔

(۳۴) چیل، (۳۵) کوا، (۳۶) چوہا، (۳۷) گرگٹ، (۳۸) چھپکلی، (۳۹) سانپ، (۴۰) بچھو، (۴۱) کھٹمل، (۴۲) مچھر، (۴۳) پِسُّو، (۴۴) مکھی وغیرہ خبیث وموذی جانوروں کا مارنا اگرچہ حرم میں ہو۔

(۴۵) مونھ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔

(۴۶) سر، یا (۴۷) گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔

(۴۸) سر، یا (۴۹) ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔

(۵۰) کان کپڑے سے چُھپانا۔

(۵۱) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔

(۵۲) سر پر سینی یا بوری اُٹھانا۔

(۵۳) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگرچہ خوشبو دیں۔ یا (۵۴) بے پکائے جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ بُونہیں دیتی اُس کا کھانا پینا۔

(۵۵) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام کدو، کاہو کا تیل کہ بسایا نہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔

(۵۶) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ اُن کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر کسم، کیسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔

(۵۷) دین کے لیے جھگڑنا بلکہ حسبِ حاجت فرض وواجب ہے۔

(۵۸) جوتا پہننا جو پاؤں کے اُس جوڑ کو نہ چھپائے۔

(۵۹) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔

(۶۰) آئینہ دیکھنا۔

(۶۱) ایسی خوشبو کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے اگر، لوبان، صندل، یا (۶۲) اس کا آنچل میں باندھنا۔

(۶۳) نکاح کرنا۔[1]

---

[1]...... "الفتاوی الرضویۃ"، ص ۷۳٤، وغیرہ.

www.dawateislami.net

احرام میں مرد و عورت کے فرق

⑫ ان مسائل مذکورہ میں مرد عورت برابر ہیں، مگر عورت کو چند باتیں جائز ہیں:

سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے تو سر پر بستر بقچہ اُٹھانا بدرجہ اولیٰ۔ یوہیں گوند وغیرہ سے بال جمانا، سر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ سی کر، غلافِ کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کہ سر پر رہے مونھ پر نہ آئے، دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا، عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سُنے، ہاں اتنی آواز ہر پڑھنے میں ہمیشہ سب کو ضرور ہے کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

تنبیہ: احرام میں مونھ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے، نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ مونھ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

⑬ جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عُذر سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جُرمانہ مقرر ہے ہر طرح دینا آئے گا اگرچہ بے قصد ہوں یا سہواً یا جبراً یا سوتے میں۔

⑭ طوافِ قدوم کے سوا وقتِ احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آئے گا اکثر اوقات لبیک کی بے شمار کثرت رکھے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اُترتے، دو قافلوں کے ملتے، صبح شام، پچھلی رات، پانچوں نمازوں کے بعد، غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد بآواز کہیں مگر نہ اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر نہ اتنی پست کہ خود بھی نہ سُنیں۔

داخلی حرم محترم ومکہ مکرمہ و مسجد الحرام

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ(۱۲۶) وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ(۱۲۷) رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَیْنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ(۱۲۸) ﴾ [1]

اور جب ابراہیم نے کہا، اے پروردگار! اس شہر کو امن والا کردے اور اس کے اہل میں سے جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن

[1] ......پ ۱، البقرۃ: ۱۲۶ ـ ۱۲۸.

www.dawateislami.net

پر ایمان لائے انھیں پھلوں سے روزی دے۔ فرمایا اور جس نے کفر کیا اُسے بھی کچھ برتنے کو دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف مضطر کروں گا اور بُرا ٹھکانا ہے وہ۔ اور جب ابراہیم و اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کرتے ہوئے کہتے تھے اے پروردگار! تو ہم سے (اس کام کو) قبول فرما، بیشک تو ہی ہے سُننے والا، جاننے والا اور ہمیں تو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری ذرّیت سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہمارے عبادت کے طریقے ہم کو دکھا اور ہم پر رجوع فرما بیشک تو ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ [1]

کیا ہم نے اُن کو امن والے حرم میں قدرت نہ دی کہ وہاں ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں جو ہماری جانب سے رزق ہیں مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ٘ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴾ [2]

مجھے تو یہی حکم ہوا کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں، جس نے اسے حرم کیا اور اسی کے لیے ہر شے ہے اور مجھے حکم ہوا کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔

حدیث ۱ و ۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا: ''اس شہر کو اللہ (عزوجل) نے حرم (بزرگ) کر دیا ہے جس دن آسمان و زمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ (عزوجل) کے کیے سے حرم ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا، اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے، نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اُٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو (اُسے اُٹھانا، جائز ہے) اور نہ یہاں کی تر گھاس کاٹی جائے۔'' حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! مگر اِذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اُس

---

1 ...... پ ۲۰، القصص: ۵۷.

2 ...... پ ۲۰، النمل: ۹۱.

www.dawateislami.net

کے کاٹنے کی اجازت دیجیے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس کی اجازت دیدی۔'' (1) اسی کی مثل ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۳ ابن ماجہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس حُرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کر دیں گے ہلاک ہوجائیں گے۔'' (2)

حدیث ۴ طبرانی اوسط میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کے لیے زبان اور ہونٹ ہیں، اُس نے شکایت کی کہ اے رب! میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اللہ عزوجل نے وحی کی کہ: ''میں خشوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے آدمیوں کو پیدا کروں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔'' (3)

حدیث ۵ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لاتے تو ذی طُویٰ میں رات گزارتے، جب صبح ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے اور دن میں داخلِ مکہ ہوتے اور جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک ذی طُویٰ میں قیام فرماتے۔ (4)

داخلی حرم کے احکام

① جب حرم مکہ کے متصل پہنچے سر جھکائے آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیے خشوع و خضوع سے داخل ہو اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لبیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ کہ دن میں نہا کر داخل ہو، حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے۔

② مکہ معظمہ کے گرد اگرد کئی کوس تک حرم کا جنگل ہے، ہر طرف اُس کی حدیں بنی ہوئی ہیں، ان حدوں کے اندر تر گھاس اُکھیڑنا، خودرو پیڑ کاٹنا، وہاں کے وحشی جانور کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اُس کے سایہ میں ہرن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لیے اسے اُٹھائے اور اگر وحشی جانور بیرون حرم کا اُس کے ہاتھ میں

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب تحریم مکة وتحریم صیدها ...إلخ، الحدیث: ١٣٥٣، ص٧٠٦.

2 ...... ''سنن ابن ماجه''، أبواب المناسك، باب فضل مكة، الحديث: ٣١١٠، ج٣، ص٥١٩.

3 ...... ''المعجم الأوسط''، باب الميم، الحديث: ٦٠٦٦، ج٤، ص٣٠٥.

4 ...... ''مشكاة المصابيح''، كتاب المناسك، باب دخول مكة ...إلخ، الحديث: ٢٥٦١، ج٢، ص٨٦.

www.dawateislami.net

تھا اُسے لیے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہوگیا فرض ہے کہ فوراً فوراً چھوڑ دے۔ مکہ معظّمہ میں جنگلی کبوتر[1] بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں، خبردار ہرگز ہرگز نہ اڑائے، نہ ڈرائے، نہ کوئی ایذا پہنچائے بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکہ میں بسے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے، ان کی ریس نہ کرے مگر بُرا انھیں بھی نہ کہے کہ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا! یہ باتیں جو حرم کے متعلق بیان کی گئیں احرام کے ساتھ خاص نہیں احرام ہو یا نہ ہو بہرحال یہ باتیں حرام ہیں۔

(۳) جب مکہ معظّمہ نظر پڑے ٹھہر کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا .[2]

اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ نہا کر داخل ہو اور مدفونینِ جنت المعلٰی کے لیے فاتحہ پڑھے اور مکہ معظّمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَالْبَلَدُ بَلَدُکَ جِئْتُکَ ھَارِبًا مِّنْکَ اِلَیْکَ لِاُؤَدِّیَ فَرَآئِضَکَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَکَ وَاَلْتَمِسَ رِضْوَانَکَ اَسْأَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْکَ الْخَآئِفِیْنَ عُقُوْبَتَکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُقْبِلَنِیَ الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَتُدْخِلَنِیْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَتَتَجَاوَزَ عَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرَائِضِکَ اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِکَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ[3]

(٤) جب مدعیٰ میں پہنچے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کعبہ معظّمہ نظر آتا تھا جب کہ درمیان میں عمارتیں حائل نہ تھیں، یہ عظیم اجابت وقبول کا وقت ہے یہاں ٹھہرے اور صدقِ دل سے اپنے اور تمام عزیزوں، دوستوں، مسلمانوں کے لیے مغفرت و عافیت مانگے اور جنت بلا حساب کی دُعا کرے اور درود شریف کی کثرت اس موقع پر نہایت اہم ہے۔ اس مقام پر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اور تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور یہ پڑھے:

---

1 ...... ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں، جس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت غارِ ثور میں انڈے دیئے تھے، اللہ عزوجل نے اس خدمت کے صلہ میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ بخشی۔ ۱۲

2 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔ ۱۲

3 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں، میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادا پر میری اعانت کر۔ اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔ ۱۲

www.dawateislami.net

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَالَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط [1]

اور یہ دعا بھی پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا ۢ بِکَ وَتَصْدِیْقًا ۢ بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً ۢ بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْهِ وَسَلِّمِ اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَّمَھَابَةً وَّزِدْ مِنْ تَعْظِیْمِهٖ وَتَشْرِیْفِهٖ مَنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّمَھَابَةً ط [2]

اور یہ دعائے جامع کم ازکم تین بار اس جگہ پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعُبَیْدِکَ اَمْجَدَ عَلِیٍّ اَللّٰھُمَّ انْصُرْہُ نَصْرًا[3] عَزِیْزًا ۔ اٰمِیْنَ ۔ [4]

مسئلہ ۱: جب مکہ معظّمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد الحرام میں جائے۔ کھانے پینے، کپڑے بدلنے، مکان کرایہ لینے وغیرہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو، ہاں اگر عذر ہو مثلاً سامان کو چھوڑتا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو محفوظ جگہ رکھوانے یا اور کسی ضروری کام میں مشغول ہوا تو حرج نہیں اور اگر چند شخص ہوں تو بعض اسباب اُتروانے میں مشغول ہوں اور بعض مسجد الحرام شریف کو چلے جائیں۔[5] (منسک)

۵ ذکرِ خدا و رسول اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے فلاحِ دارین کرتا ہوا اور لبیک کہتا ہوا باب السّلام تک

1......ترجمہ: اے رب! تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچا، اے اللہ(عزوجل)! میں اس خیر میں سے سوال کرتا ہوں، جس کا تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُن چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔۱۲

2......ترجمہ: اے اللہ(عزوجل)! تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا، اے اللہ(عزوجل)! تو اپنے اس گھر کی تعظیم وشرافت وہیبت زیادہ کر اور اس کی تعظیم وتشریف سے اس شخص کی عظمت وشرافت وہیبت زیادہ کر جس نے اس کا حج وعمرہ کیا۔۱۲

3...... ترجمہ: اے اللہ(عزوجل)! یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں عفو وعافیت کا سوال تجھ سے کرتا ہوں، دین ودنیا وآخرت میں میرے لیے اور میرے والدین اور تمام مؤمنین ومومنات کے لیے اور تیرے حقیر بندہ امجد علی کے لیے، الٰہی! تو اس کی قوی مدد کر۔ آمین۔۱۲

4......(اور اب جب کہ **صدرالشریعہ** رحمہ اللہ تعالیٰ وصال فرما چکے یوں دعا کرے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ مَغْفِرَةً).

5...... "المسلك المتقسط"، (باب دخول مكة)، ص۱۲۷.

www.dawateislami.net

پہنچے اوراس آستانۂ پاک کو بوسہ دیکر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۔ [1]

یہ دعا خوب یاد رکھے، جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہو، اسی طرح داخل ہو اور یہ دعا پڑھ لیا کرے اور اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملالے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَمَوْضِعُ اَمْنِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعِظَامِیْ عَلَی النَّارِ ۔ [2]

اور جب کسی مسجد سے باہر آئے پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور وہی دُعا پڑھے مگر اخیر میں رَحْمَتِکَ کی جگہ فَضْلِکَ کہے اور اتنا اور بڑھائے:

وَسَھِّلْ لِّیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ ۔ [3] اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

٦ جب کعبہ معظّمہ نظر پڑے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر کہے اور درود شریف اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْماً وَّتَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ بِرًّا وَّ مَھَابَۃً اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَتُقِیْلَ عَثْرَتِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ وَعَلٰی کُلِّ مَزُوْرٍ حَقٌّ وَّاَنْتَ خَیْرُ مَزُوْرٍ فَاَسْأَلُکَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ

---

1 ...... ترجمہ: میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے، اللہ (عزوجل) کے نام کی مدد سے سب خوبیاں اللہ (عزوجل) کے لیے اور رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر سلام، اے اللہ (عزوجل)! درود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اُن کی آل اور بیبیوں پر۔ الٰہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔۱۲

2 ...... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے، اے ہمارے رب! ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ دارالسلام (جنت) میں داخل کر، اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے، اے جلال و بزرگی والے! الٰہی یہ تیرا حرم ہے اور تیری امن کی جگہ ہے میرے گوشت اور پوست اور خون اور مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کر دے۔۱۲

3 ...... ترجمہ: اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دے۔۱۲

www.dawateislami.net

وَتَفُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ .[1]

طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴾[2]

اور یاد کرو جب کہ ہم نے کعبہ کو لوگوں کا مرجع اور امن کیا اور مقام ابراہیم سے نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم و اسمٰعیل کی طرف عہد کیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لیے پاک کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَ الْقَآىِٕمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِيْرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ ﴾[3]

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو پناہ دی خانہ کعبہ کی جگہ میں یوں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر اور لوگوں میں حج کا اعلان کردے لوگ تیرے پاس پیدل آئیں گے اور لاغر اونٹنیوں پر کہ ہر راہِ بعید سے آئیں گی تاکہ اپنے نفع کی جگہ میں حاضر ہوں اور اللہ (عزوجل)

---

1 ......ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت و بزرگی و نکوئی و ہیبت زیادہ کر، اے اللہ (عزوجل)! ہم کو جنت میں بلاحساب داخل کر۔ الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ الٰہی! میں تیرا بندہ اور تیرا زائر ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا ہوا ہے، میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر۔۱۲

2 ......پ ۱، البقرۃ: ۱۲۵.

3 ......پ ۱۷، الحج: ۲۶۔۳۰.

www.dawateislami.net

کے نام کو یاد کریں معلوم دنوں میں اس پر کہ انھیں چوپائے جانور عطا کیے تو اُن میں سے کھاؤ اور نا اُمید فقیر کو کھلاؤ پھر اپنے میل کچیل اُتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر (کعبہ) کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ (عزوجل) کے حُرمات کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَاؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ(۱۵۸) ﴾ (1)

بیشک صفا و مروہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے ہیں جس نے کعبہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر اس میں گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس نے زیادہ خیر کیا تو اللہ (عزوجل) بدلا دینے والا علم والا ہے۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے مکّہ میں تشریف لائے، سب کاموں سے پہلے وضو کرکے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (2)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین پھیروں میں رَمَل کیا اور چار پھیرے چل کر کیے (3) اور ایک روایت میں ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ (4)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو حجرِ اسود کے پاس آکر اُسے بوسہ دیا پھر دہنے ہاتھ کو چلے اور تین پھیروں میں رَمَل کیا۔ (5)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دستِ مبارک میں چھڑی تھی اُس چھڑی کو حجرِ اسود سے لگا کر بوسہ دیتے۔ (6)

---

1 ...... پ ۲، البقرۃ: ۱۵۸.

2 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الحج، باب من طاف بالبیت ...إلخ، الحدیث: ۱۶۱٤، ج۱، ص۵٤۱.

3 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف ...إلخ، الحدیث: ۱۲٦۲، ص٦۵۹.

4 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف ...إلخ، الحدیث: ۱۲٦۱، ص٦۵۸.

5 ...... "مشکاۃ المصابیح" کتاب المناسك، باب دخول مکة ...إلخ، الحدیث: ۲۵٦٦، ج۲، ص۸٦.

6 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعیر وغیرہ ...إلخ، الحدیث: ۱۲۷۵، ص٦٦۳.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہوئے، اُسے بوسہ دیا پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اُٹھا کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے، جب تک خُدا نے چاہا اور دُعا کی۔ [1]

حدیث ٦ امام احمد نے عبید بن عمیر سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حجرِ اسود و رُکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں؟ جواب دیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ: ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو فرماتے سُنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو فرماتے سُنا کہ طواف میں ہر قدم کہ اُٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔" [2] اسی کے قریب قریب ترمذی وحاکم وابن خزیمہ وغیرہم نے بھی روایت کی۔

حدیث ۷ طبرانی کبیر میں محمد بن منکدر سے راوی، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کرے اور اُس میں کوئی لغو بات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی۔" [3]

حدیث ۸ اصبہانی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں: جس نے کامل وضو کیا پھر حجرِ اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا، پھر جب بوسہ دیا اور یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اُسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ستر ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور اپنے گھر والوں میں ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولادِ اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائیگا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ [4]

حدیث ۹ بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "بیت الحرام کے حج

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب المناسك، باب في رفع اليد إذا رأى البيت، الحديث: ١٨٧٢، ج٢، ص٢٥٥.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٤٤٦٢، ج٢، ص٢٠٢.

3 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٨٤٥، ج٢٠، ص٣٦٠.

4 ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحج، الترغيب في الطواف ...إلخ، الحديث: ١١، ج٢، ص١٢٤.

www.dawateislami.net

کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے، ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔'' (1)

حدیث ۱۰ ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رُکن یمانی پر ستر فرشتے موکل ہیں، جو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ . وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھے، وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔'' (2)

حدیث ۱۱ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا، گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔'' (3)

حدیث ۱۲ ترمذی ونسائی ودارمی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی مثل ہے، فرق یہ کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔'' (4)

حدیث ۱۳ امام احمد وترمذی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''حجرِ اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کی خطاؤں نے اُسے سیاہ کر دیا۔'' (5)

حدیث ۱۴ ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ: ''حجرِ اسود ومقامِ ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں، اللہ (عزوجل) نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق ومغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔'' (6)

---

1 ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحج، الترغيب فى الطواف ...إلخ، الحديث:٦، ج٢، ص١٢٣.

2 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المناسك، باب فضل الطواف، الحديث: ٢٩٥٧، ج٣، ص٤٣٩.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الحج، باب ماجاء فى فضل الطواف، الحديث: ٨٦٧، ج٢، ص٢٤٤.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الحج، باب ماجاء فى الكلام فى الطواف، الحديث: ٩٦٢، ج٢، ص٢٨٦.

5 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الحج، باب ماجاء فى فضل الحجر الاسود و الركن و المقام، الحديث: ٨٧٨، ج٢، ص٢٤٨.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الحج، باب ماجاء فى فضل الحجر الاسود و الركن و المقام، الحديث: ٨٧٩، ج٢، ص٢٤٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۵ ترمذی وابن ماجہ ودارمی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''واللہ! حجرِاسود کو قیامت کے دن اللہ تعالٰی اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُسے بوسہ دیا ہے اُس کے لیے شہادت دے گا۔'' (1)

بیان احکام

مسجد الحرام شریف میں داخل ہونے تک کے احکام معلوم ہوچکے اب کہ مسجد الحرام شریف میں داخل ہوا اگر جماعت قائم ہو یا نماز فرض یا وتر یا نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ کے فوت کا خوف ہو تو پہلے اُن کو ادا کرے، ورنہ سب کاموں سے پہلے طواف میں مشغول ہو۔ کعبہ شمع ہے اور تو پروانہ، دیکھتا نہیں کہ پروانہ شمع کے گرد کس طرح قربان ہوتا ہے تُو بھی اس شمع پر قربان ہونے کے لیے مستعد ہوجا۔ پہلے اس مقامِ کریم کا نقشہ دیکھیے کہ جو بات کہی جائے اچھی طرح ذہن میں آجائے۔

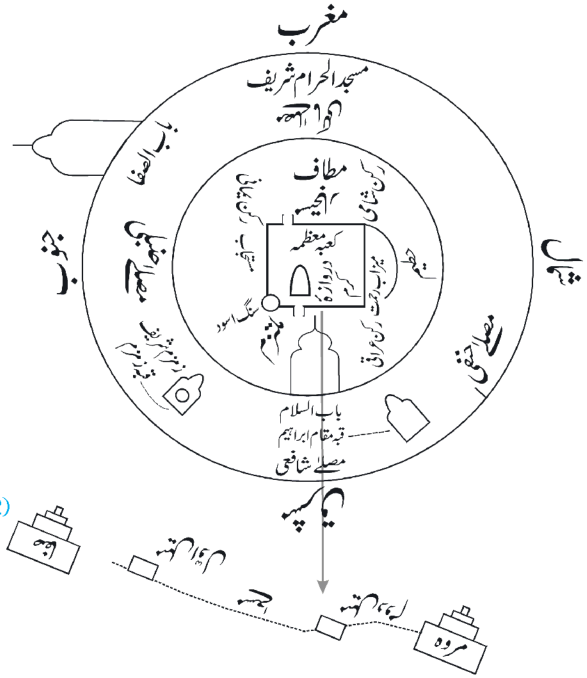

(2)

---

❶...... "جامع الترمذي"، أبواب الحج، باب ماجاء في الحجر الاسود، الحديث: ٩٦٣، ج٢، ص٢٨٦.

❷......بہار شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر صفا، مروہ کا نقشہ جنوب کی طرف بنا ہوا تھا جو کہ کتابت کی غلطی ہے اصل میں یہ نقشہ مشرق کی طرف ہے لہذا ہم نے یہاں پر نقشہ درست کردیا۔...**علمیه**

www.dawateislami.net

مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے، جس کے کنارے کنارے بکثرت دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف (طواف کرنے کی جگہ)۔

مطاف ایک گول دائرہ ہے جس میں سنگ مرمر بچھا ہے، اس کے بیچ میں **کعبہ معظّمہ** ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد الحرام اسی قدر تھی۔ اسی کی حد پر **باب السّلام** شرقی قدیم دروازہ واقع ہے۔

رکن مکان کا گوشہ جہاں اُس کی دو دیواریں ملتی ہیں، جسے زاویہ کہتے ہیں۔ اس طرح 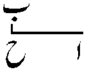 اح۔ ح ب دونوں دیواریں مقام ح پر ملی ہیں یہ رکن وزاویہ ہے، کعبہ معظّمہ کے چار رکن ہیں۔

رُکنِ اسود جنوب وشرق [1] کے گوشہ میں اسی میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف نصب ہے۔

رُکنِ عراقی شرق وشمال کے گوشہ میں۔ دروازۂ کعبہ انھیں دو رکنوں کے بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔

ملتزم اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازۂ کعبہ تک ہے۔

رُکنِ شامی اوتر [2] اور پچھّم [3] کے گوشہ میں۔

میزابِ رحمت سونے کا پرنالہ کہ رکن عراقی وشامی کی بیچ کی شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔

حطیم بھی اسی شمالی دیوار کی طرف ہے۔ یہ زمین [4] کعبۂ معظّمہ ہی کی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ ازسرِ نو تعمیر کیا، کمی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبۂ معظّمہ سے باہر چھوڑ دی۔ اس کے گرداگرد ایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اور دونوں طرف آمد ورفت کا دروازہ ہے اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے اس میں داخل ہونا کعبہ معظّمہ ہی میں داخل ہونا ہے جو بحمد اللہ تعالٰی بے تکلف نصیب ہوتا ہے۔

رُکنِ یمانی پچھّم اور دکھن [5] کے گوشہ میں۔

مُستجار رُکنِ یمانی وشامی کے بیچ کی غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے مقابل ہے۔

مُستجاب رُکنِ یمانی ورُکنِ اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے، یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا۔

---

1 ...... جنوب اور مشرق۔ 2 ...... شمال۔

3 ...... مغرب۔ وہ سمت جدھر سورج ڈوبتا ہے۔

4 ...... جنوباً شمالاً چھ ہاتھ کعبہ کی زمین ہے اور بعض کہتے ہیں سات ہاتھ اور بعض کا خیال ہے کہ سارا حطیم۔۱۲

5 ...... جنوب کی سمت۔

www.dawateislami.net

مقامِ ابراھیم دروازۂ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہوکر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے کعبہ بنایا تھا، ان کے قدمِ پاک کا اس پر نشان [1] ہوگیا جواب تک موجود ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے **اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ** اللہ کی کھلی نشانیاں فرمایا۔

زَم زَم شریف کا قبہ مقام ابراہیم سے جنوب کو مسجد شریف ہی میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر زم زم کا کوآں ہے۔

بابُ الصفا مسجد شریف کے جنوبی دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکل کر سامنے کوہِ صفا ہے۔

صفا کعبہ معظّمہ سے جنوب کو ہے یہاں زمانۂ قدیم میں ایک پہاڑی تھی کہ زمین میں چھپ گئی ہے۔ اب وہاں قبلہ رُخ ایک دالان سا بنا ہے اور چڑھنے کی سیڑھیاں۔

مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب کو تھی یہاں بھی اب قبلہ رخ دالان سا ہے اور سیڑھیاں، صفا سے مروہ تک جو فاصلہ ہے اب یہاں بازار ہے۔ صفا سے چلتے ہوئے دہنے ہاتھ کو دُکانیں اور بائیں ہاتھ کو احاطۂ مسجد الحرام ہے۔

مِیلَین اَخضرین اس فاصلہ کے وسط میں جو صفا سے مروہ تک ہے دیوارِ حرم شریف میں دو سبز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔

مسعٰی وہ فاصلہ کہ ان دونوں میلوں کے بیچ میں ہے۔ یہ سب صورتیں رسالہ میں بار بار دیکھ کر خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ وہاں پہنچ کر پوچھنے کی حاجت نہ ہو۔ ناواقف آدمی اندھے کی طرح کام کرتا ہے اور جو سمجھ لیا وہ انکھیارا ہے، اب اپنے رب عزوجل کا نام پاک لے کر طواف کیجئے۔

طواف کا طریقہ اور دُعائیں

(۱) جب حجرِ اسود کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . [2]

---

1 ...... ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک کے نشان میں بے قدرے، بے ادب لوگ کلام کرتے ہیں یہ معجزہ ابراہیمی ہزاروں برس سے محفوظ ہے اس سے بھی انکار کردیں۔۱۲

2 ...... اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا اسی نے کفار کی جماعتوں کو شکست دی، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔۱۲

www.dawateislami.net

(۲) شروع طواف سے پہلے مرد اضطباع کرلے یعنی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ دہنا مونڈھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔

(۳) اب کعبہ کی طرف مونھ کرکے حجرِ اسود کی دہنی طرف رُکنِ یمانی کی جانب سنگِ اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے دہنے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ۔ (1)

(۴) اس نیت کے بعد کعبہ کو مونھ کیے اپنی دہنی جانب چلو، جب سنگِ اسود کے مقابل ہو (اور یہ بات ادنیٰ حرکت میں حاصل ہوجائے گی) کانوں تک ہاتھ اس طرح اُٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہو بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اور نیت کے وقت ہاتھ نہ اُٹھاؤ جیسے بعض مطوف کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔

(۵) میسر ہو سکے تو حجرِ اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں مونھ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسا ہی کرو یہ نصیب ہو تو کمالِ سعادت ہے۔ یقیناً تمھارے محبوب و مولےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور رُوئے اقدس اس پر رکھا۔ زہے خوش نصیبی کہ تمہارا موںھ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اَوروں کو ایذا دو، نہ آپ دبو کُچلو بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے چھو کر اسے چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اُس کی طرف اشارہ کرکے انھیں بوسہ دے لو، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے موںھ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَھِّرْلِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ ۔ (2)

حدیث میں ہے، ''روزِ قیامت یہ پتھر اُٹھایا جائے گا، اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُسکا بوسہ دیا اور استلام کیا اُس کے لیے گواہی دے گا۔''

(۶) اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا ۢ بِکَ وَتَصْدِیْقًا ۢ بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً ۢ بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو تو میرے لیے آسان کر اور اس کو مجھ سے قبول کر۔۱۲

2 ...... الٰہی! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔۱۲

www.dawateislami.net

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ ۔ (1)

کہتے ہوئے دروازۂ کعبہ کی طرف بڑھو، جب حجر مبارک کے سامنے سے گزر جاؤ سیدھے ہولو۔ خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلو کہ کسی کو ایذا نہ دو۔

(۷) پہلے تین پھیروں میں مرد رمل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کودتا نہ دوڑتا، جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کرے مگر رمل کی خاطر رُکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے، تو جتنی دیر تک کے لیے ملے رمل کے ساتھ طواف کرے۔

(۸) طواف میں جس قدر خانۂ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ پشتۂ دیوار پر جسم لگے یا کپڑا اور نزدیکی میں کثرت ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دُوری بہتر ہے۔

(۹) جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْحَرَمُ حَرَمُکَ وَالْاَمْنُ اَمْنُکَ وھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّـارِ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَـنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِـیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ بِخَیْرٍ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ لَـہُ الْمُلْکُ وَلَـہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ۔ (2)

اور جب رُکنِ عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُـمَّ اِنّـِیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ۔ (3)

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ (عزوجل) پر میں ایمان لایا اور بُت اور شیطان سے میں نے انکار کیا۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل)! یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیری ہی امن ہے اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے۔ اے اللہ (عزوجل)! جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کے لیے ملک ہے، اُسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔۱۲

3 ...... اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف ونفاق سے اور مال واہل واولاد میں واپس ہو کر بُری بات دیکھنے سے۔۱۲

www.dawateislami.net

اور جب میزابِ رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً لَّا اَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا [1]

اور جب رُکنِ شامی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ. [2]

(۱۰) جب رُکنِ یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یا دہنے سے تبرکاً چھوؤ، نہ صرف بائیں سے اور چاہو تو اُسے بوسہ بھی دو اور نہ ہوسکے تو یہاں لکڑی سے چھونا یا اشارہ کرکے ہاتھ چومنا نہیں اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. اور رُکنِ شامی یا عراقی کو چھونا یا بوسہ دینا کچھ نہیں۔

(۱۱) جب اس سے بڑھو تو یہ مُستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہیں گے وہی دعائے جامع پڑھو، یا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھے کہ یہ کافی ووافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لیے دعا کے بدلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا کرے گا تو اللہ (عزوجل) تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔'' [3]

(۱۲) طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لیے رکو نہیں بلکہ چلتے میں پڑھو۔

(۱۳) دُعا و درود چلا چلا کر نہ پڑھو جیسے مطوف پڑھایا کرتے ہیں بلکہ آہستہ پڑھو اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

---

1 ......الٰہی! تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ، جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔۱۲

2 ......اے اللہ (عزوجل)! تو اس کو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اُس کو وہ تجارت کردے جو ہلاک نہ ہو، اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔۱۲

3 ......''جامع الترمذی''، ابواب صفۃ القیامۃ، ۲۳۔باب، الحدیث: ۲۴۶۵، ج۴، ص۲۰۷.

www.dawateislami.net

(۱۴) اب جو چاروں طرف گھوم کر حجرِ اسود کے پاس پہنچا، یہ ایک پھیرا ہوا اور اس وقت بھی حجرِ اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے برتے بلکہ ہر پھیرے کے ختم پر یہ کرے۔ یوہیں سات پھیرے کرے مگر باقی پھیروں میں نیت کرنا نہیں کہ نیت تو شروع میں ہوچکی اور رمل صرف اگلے تین پھیروں میں ہے، باقی چار میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلے۔

(۱۵) جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں آخر میں پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کے برتے اس طواف کو طوافِ قُدوم کہتے ہیں یعنی حاضری دربار کا مجرا۔ یہ باہر والوں کے لیے مسنون ہے یعنی ان کے لیے جو میقات کے باہر سے آئے ہیں، مکہ والوں یا میقات کے اندر کے رہنے والوں کے لیے یہ طواف نہیں ہاں اگر مکہ والا میقات سے باہر گیا تو اسے بھی طوافِ قدوم مسنون ہے۔

طواف کے مسائل

مسئلہ ۱: طواف میں نیت فرض ہے، بغیر نیت طواف نہیں مگر یہ شرط نہیں کہ کسی معین طواف کی نیت کرے بلکہ ہر طواف مطلق نیتِ طواف سے ادا ہو جاتا ہے بلکہ جس طواف کو کسی وقت میں معین کر دیا گیا ہے، اگر اس وقت کسی دوسرے طواف کی نیت سے کیا تو یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو معین ہے۔ مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر باہر سے آیا اور طواف کیا تو یہ عمرہ کا طواف ہے اگرچہ نیت میں یہ نہ ہو۔ یوہیں حج کا احرام باندھ کر باہر والا آیا اور طواف کیا تو طوافِ قدوم ہے یا قِران کا احرام باندھ کر آیا اور دو طواف کیے تو پہلا عمرہ کا ہے، دوسرا طوافِ قدوم یا دسویں تاریخ کو طواف کیا تو طوافِ زیارت ہے، اگرچہ ان سب میں نیت کسی اور کی ہو۔[1] (منسک)

مسئلہ ۲: یہ طریقہ طواف کا جو مذکور ہوا اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظّمہ طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کو رہا یا کعبہ معظّمہ کو مونھ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا یا حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکۂ معظّمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دَم واجب ہے۔ یوہیں حطیم کے اندر سے طواف کرنا ناجائز ہے لہٰذا اس کا بھی اعادہ کرے۔ چاہیے تو یہ کہ پورے ہی طواف کا اعادہ کرے اور اگر صرف حطیم کا سات بار طواف کرلیا کہ رُکنِ عراقی سے رُکنِ شامی تک حطیم کے باہر باہر گیا اور واپس آیا، یوہیں سات بار کرلیا تو بھی کافی ہے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ حطیم کے باہر باہر واپس آئے اور اندر سے واپس ہوا جب بھی جائز ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

1...... ''المسلك المتقسط في المنسك المتوسط''، (انواع الاطوفة و احكامها)، ص۱۴۵.

2...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب الحج، مطلب في دخول مكة، ج۳، ص۵۷۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ طواف سات پھیروں پر ختم ہوگیا، اب اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا، اسے بھی اب سات پھیرے کرکے ختم کرے۔ یوہیں اگر محض وہم ووسوسہ کی بنا پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہوں جب بھی اسے سات پھیرے کرکے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہوچکے ہیں تو اسی پر ختم کردے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ طواف کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر طواف فرض یا واجب ہے تو اب سے سات پھیرے کرے اور اگر کسی ایک عادل شخص نے بتادیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اُس کے قول پر عمل کرلینا بہتر ہے اور دو عادل نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کرے اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو غالب گمان پر عمل کرے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ طوافِ کعبۂ معظّمہ مسجد الحرام شریف کے اندر ہوگا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶ جو ایسا بیمار ہے کہ خود طواف نہیں کرسکتا اور سو رہا ہے اُس کے ہمراہیوں نے طواف کرایا، اگر سونے سے پہلے حکم دیا تھا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مریض نے اپنے ساتھیوں سے کہا، مزدور لاکر مجھے طواف کرادو پھر سو گیا، اگر فوراً مزدور لاکر طواف کرادیا تو ہوگیا اور اگر دوسرے کام میں لگ گئے، دیر میں مزدور لائے اور سوتے میں طواف کرایا تو نہ ہوا مگر مزدوری بہر حال لازم ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ مریض کو طواف کرایا اور اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہوگئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ طواف کرتے کرتے نمازِ جنازہ یا نمازِ فرض یا نیا وضو کرنے کے لیے چلا گیا تو واپس آکر اُسی پہلے طواف پر بِنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں انھیں کرلے طواف پورا ہوجائے گا، سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج۳، ص۵۸۱.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج۳، ص۵۸۲.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج۳، ص۵۸۲.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، فصل في المتفرقات، ج۱، ص۲۳۶.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضرور نہیں اور بِنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرے حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جب کہ پہلے چار پھیرے سے کم کیے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کیے تھے تو بِنا ہی کرے۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ طواف کر رہا تھا کہ جماعت قائم ہوئی اور جانتا ہے کہ پھیرا پورا کرے گا تو رکعت جاتی رہے گی، یا جنازہ آگیا ہے انتظار نہ ہوگا تو وہیں سے چھوڑ کر نماز میں شریک ہوجائے اور بلاضرورت چھوڑ کر چلا جانا مکروہ ہے مگر طواف باطل نہ ہوگا یعنی آکر پورا کرلے۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ معذور طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقتِ نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کرکے طواف کرے کیونکہ وقتِ نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام اب وضو کرنے کے بعد جو باقی ہے پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہوگیا جب بھی وضو کرکے باقی کو پورا کرے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ سرے سے کرے۔ [3] (منسک)

مسئلہ ۱۲ رَمَل صرف تین پہلے پھیروں میں سنت ہے ساتوں میں کرنا مکروہ لہٰذا اگر پہلے میں نہ کیا تو صرف دوسرے اور تیسرے میں کرے اور پہلے تین میں نہ کیا تو باقی چار میں نہ کرے، اگر بھیڑ کی وجہ سے رَمَل کا موقع نہ ملے تو رَمَل کی خاطر نہ رکے، بلا رَمَل طواف کرلے اور جہاں جہاں موقع ہاتھ آئے اُتنی دور رمل کرلے اور اگر ابھی شروع نہیں کیا ہے اور جانتا ہے کہ بھیڑ کی وجہ سے رَمَل نہ کر سکے گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ ٹھہرنے سے موقع مل جائے گا تو انتظار کرے۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ رَمَل اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو، لہٰذا اگر طوافِ قدوم کے بعد کی سعی طوافِ زیارت تک مؤخر کرے تو طوافِ قدوم میں رَمَل نہیں۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ طواف کے ساتوں پھیروں میں اِضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اِضطباع نہ کرے، یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اِضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اِضطباع صرف اُسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج۳، ص۵۸۲.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج۳، ص۵۸۲.

3 ...... "المسلك المتقسط"، (انواع الاطوفة و احکامها، فصل فی مسائل شتی)، ص۱٦۷.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج۳، ص۵۸۳.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المناسك، الباب الخامس في کیفیة اداء الحج، ج۱، ص۲۲٦.

www.dawateislami.net

کے بعد سعی نہ ہوتو اِضطباع بھی نہیں۔[1] (منسک)

میں نے بعض مطوف کو دیکھا کہ حجّاج کو وقتِ احرام سے ہدایت کرتے ہیں کہ اِضطباع کیے رہیں، یہاں تک کہ نماز احرام میں اِضطباع کیے ہوئے تھے حالانکہ نماز میں مونڈھا کھلا رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۵ طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جنھیں شرعِ مطہر پسند نہیں کرتی۔ امرد اور عورتوں کی طرف بُری نگاہ نہ کرے، کسی میں اگر کچھ عیب ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظرِ حقارت سے اُسے نہ دیکھے بلکہ اُسے بھی نظرِ حقارت سے نہ دیکھے، جو اپنی نادانی کے سبب ارکان ٹھیک ادا نہیں کرتا بلکہ ایسے کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دے۔

نمازِ طواف

(۱۶) طواف کے بعد مقام ابراھیم میں آکر آیۂ کریمہ ﴿ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ﴾[2] پڑھ کر دو رکعت طواف پڑھے اور یہ نماز واجب ہے پہلی میں قُلۡ یٰۤاَیُّہَا دوسری میں قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ پڑھے بشرطیکہ وقتِ کراہت مثلاً طلوعِ صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نمازِ عصر کے بعد غروب تک نہ ہو، ورنہ وقتِ کراہت نکل جانے پر پڑھے۔ حدیث میں ہے:

''جو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور قیامت کے دن امن والوں میں محشور ہوگا۔''[3] یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگے۔ یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی، جس کے فائدوں کی عظمت اس کا لکھنا ہی چاہتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعۡلَمُ سِرِّیۡ وَعَلَانِیَتِیۡ فَاقۡبَلۡ مَعۡذِرَتِیۡ وَتَعۡلَمُ حَاجَتِیۡ فَاَعۡطِنِیۡ سُؤۡلِیۡ وَتَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ اِیۡمَانًا یُّبَاشِرُ قَلۡبِیۡ وَیَقِیۡنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعۡلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیۡبُنِیۡ اِلَّا مَا کَتَبۡتَ لِیۡ وَرِضًی مِّنَ الۡمَعِیۡشَۃِ بِمَا قَسَمۡتَ لِیۡ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ .[4]

---

1 ...... المسلك المتقسط"، (فصل فی صفۃ الشروع فی الطواف)، ص۱۲۹.

2 ......پ ۱، البقرۃ: ۱۲۵. ترجمہ: اور مقام ابراہیم سے نماز کی جگہ بناؤ۔

3 ......"الشفاء"، الباب الرابع فی حکم الصلاۃ علیہ، فصل فیما یلزم من دخل مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الجزء۲، ص۹۳.

4 ......اے اللہ (عزوجل)! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے، میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے اُس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اُس پر راضی رہوں، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان!۱۲۔

www.dawateislami.net

حدیث میں ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی اُس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اُس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اُسے نہ چاہے۔'' [1]

اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں مثلاً اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَلَدُکَ الْحَرَامُ وَ مَسْجِدُکَ الْحَرَامُ وَبَیْتُکَ الْحَرَامُ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ اَتَیْتُکَ بِذُنُوْبٍ کَثِیْرَۃٍ وَّخَطَایَا جُمَّۃٍ وَّ اَعْمَالٍ سَیِّئَۃٍ وَّھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ [2]

مسئلہ ۱۶ اگر بھیڑ کی وجہ سے مقامِ ابراہیم میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد الحرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ مقامِ ابراہیم کے بعد اس نماز کے لیے سب سے افضل کعبۂ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ پھر کعبۂ معظّمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ پھر حرم مکّہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ [4] (لباب)

مسئلہ ۱۸ سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قضا نہیں مگر بُرا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔ [5] (منسک)

مسئلہ ۱۹ فرض نماز ان رکعتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ [6] (عالمگیری)

ملتزم سے لپٹنا

(۱۷) نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائے اور قریبِ حجر اُس سے لپٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی دہنا

1 ...... ''المسلك المتقسط''، ص۱۳۸. ''تاريخ دمشق''لابن عساكر، ج۷، ص ٤٣١. ''الفتاوى الرضوية''، ج۱۰، ص۷٤۱.

2 ...... اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزّت والی مسجد ہے اور تیرا عزّت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہوں بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور بُرے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو ہمیں عافیت دے اور ہم سے معاف کر اور ہم کو بخش دے، بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲

3 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب المناسك، الباب الخامس، في كيفية اداء الحج، ج۱، ص۲۲٦.

4 ...... ''لباب المناسك'' للسندی، ص ۱٥٦.

5 ...... ''المسلك المتقسط''، (فصل في ركعتي الطواف)، ص۱٥٥.

6 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج۱، ص۲۲٦.

www.dawateislami.net

رخسارہ اور کبھی بایاں اور کبھی رخ سارا اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کرکے دیوار پر پھیلائے یا داہنا ہاتھ دروازۂ کعبہ اور بایاں حجرِ اسود کی طرف پھیلائے، یہاں کی دعا یہ ہے:

یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ .(1)

حدیث میں فرمایا: ''جب میں چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ مُلتَزَم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔''(2)

نہایت خضوع وخشوع وعاجزی وانکسار کے ساتھ دعا کرے اور درود شریف بھی پڑھے اور اس مقام کی ایک دعا یہ بھی ہے:

اِلٰهِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْ وَجْھِیْ عَنْ مَسْأَلَةِ غَیْرِکَ اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا مِنَ النَّارِ

یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاکْفِنَا کُلَّ سُوْٓءٍ وَّقَنِّعْنَا بِمَا رَزَقْتَنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَنَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِکَ عَلَیْکَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعْمَآئِکَ وَاَفْضَلُ صَلَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَآئِکَ وَجَمِیْعِ رُسُلِکَ وَاَصْفِیَآئِکَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَآئِکَ .(3)

---

(1)......اے قدرت والے! اے بزرگ! تو نے مجھے جو نعمت دی، اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔۱۲

(2)......''الفتاوی الرضوية''، ج۱۰، ص۷۴۲.

(3)......الٰہی! میں تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانہ سے چپٹا ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا، اے اللہ (عزوجل)! میرے بال اور جسم کو جہنم پر حرام کر دے، اے اللہ (عزوجل)! جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے لیے سجدہ کرنے سے محفوظ رکھا اسی طرح اس سے محفوظ رکھ کہ تیرے غیر سے سوال کروں، اے اللہ (عزوجل)! اے اس آزاد گھر کے مالک! تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ، دادا اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے۔

اے کریم! اے بخشنے والے! اے غالب! اے جبار! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! اے اس آزاد گھر کے مالک! ہماری گردنوں کو جہنم سے آزاد کر اور شیطان مردود سے ہم کو پناہ دے اور ہر بُرائی سے ہماری کفایت کر اور جو کچھ تو نے دیا اُس پر قانع کر اور جو دیا اس میں برکت دے اور اپنے عزّت والے وفد میں ہم کو کر دے، الٰہی! تیرے ہی لیے حمد ہے تیری نعمتوں پر اور افضل دُرود انبیا کے سردار پر اور تیرے تمام رسولوں اور برگزیدہ لوگوں پر اور اُن کی آل و اصحاب اور تیرے اولیاء پر۔۱۲

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰: ملتزم کے پاس نمازِ طواف کے بعد آنا اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے مُلتزَم سے لپٹے پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو۲ رکعت نماز پڑھے۔[1] (منسک)

زَم زَم کی حاضری

(۱۸) پھر زم زم پر آؤ اور ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچو، ورنہ بھرنے والوں سے لے لو اور کعبہ کو مونھ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیو، ہر بار بِسْمِ اللہِ سے شروع کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر ختم اور ہر بار کعبۂ معظمہ کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھ لو، باقی بدن پر ڈال لو یا مونھ اور سر اور بدن پر اس سے مسح کرلو اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''زم زم جس مراد سے پیا جائے اُسی کے لیے ہے۔''[2] اس وقت کی دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ .[3]

یا وہی دعائے جامع پڑھو اور حاضری مکہ معظّمہ تک تو بارہا پینا نصیب ہوگا، کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کو پیو، کبھی عذابِ قبر سے محفوظی کو، کبھی محبتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بڑھنے کو، کبھی وسعتِ رزق، کبھی شفائے امراض، کبھی حصولِ علم وغیرہا خاص خاص مُرادوں کے لیے پیو۔

(۱۹) وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث میں ہے: ''ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کوکھ بھر نہیں پیتے۔''[4]

(۲۰) چاہِ زمزم کے اندر نظر بھی کرو کہ بحکمِ حدیث دافعِ نفاق ہے۔[5]

صَفا و مروہ کی سَعی

(۲۱) اب اگر کوئی عذر تکان وغیرہ کا نہ ہو تو ابھی، ورنہ آرام لے کر صفا مروہ میں سعی کے لیے پھر حجرِ اسود کے پاس آؤ اور اسی طرح تکبیر وغیرہ کہہ کر چومو اور نہ ہو سکے تو اس کی طرف مونھ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور

---

1 ...... "المسلك المتقسط"، (فصل في صفة الشروع في الطواف)، ص۱۳۸.

2 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الناسك، باب الشرب من زم زم، الحديث: ۳۰۶۲، ج۳، ص۴۹۰.

3 ...... اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے علمِ نافع اور کشادہ رزق اور عملِ مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔۱۲

4 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب المناسك ،باب الشرب من زمزم ، الحديث: ۳۰۶۱، ج۳، ص۴۸۹.

5 ......"الفتاوى الرضوية"، ج۱۰، ص۷۴۲.

www.dawateislami.net

درود پڑھتے ہوئے فوراً **باب صفا** سے جانب صفا روانہ ہو، دروازۂ مسجد سے بایاں پاؤں پہلے نکالو اور دہنا پہلے جوتے میں ڈالو اور یہ ادب ہر مسجد سے آتے ہوئے ہمیشہ ملحوظ رکھو اور وہی دعا پڑھو، جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھنے کے لیے مذکور ہو چکی ہے۔

مسئلہ ۲۱ بغیر عذر اس وقت سعی نہ کرنا مکروہ ہے کہ خلافِ سنت ہے۔

مسئلہ ۲۲ جب طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو واپس آکر حجرِ اسود کا استلام کرکے سعی کو جائے اور سعی نہ کرنی ہو تو استلام کی ضرورت نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ سعی کے لیے بابِ صفا سے جانا مستحب ہے اور یہی آسان بھی ہے اور اگر کسی دوسرے دروازہ سے جائے گا جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔

(۲۲) ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھو کہ کعبۂ معظّمہ نظر آئے اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی پر چڑھنے سے حاصل ہے یعنی اگر مکان اور دیواریں درمیان میں نہ ہوتیں تو کعبۂ معظّمہ یہاں سے نظر آتا، اس سے اوپر چڑھنے کی حاجت نہیں بلکہ مذہبِ اہلِ سنت و جماعت کے خلاف اور بدمذہبوں اور جاہلوں کا فعل ہے کہ بالکل اوپر کی سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں اور سیڑھی پر چڑھنے سے پہلے یہ پڑھو:

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾﴾[2]

پھر کعبۂ معظّمہ کی طرف منھ کرکے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اُٹھاؤ اور اتنی دیر تک ٹھہرو جتنی دیر میں مفصل کی کوئی سورت یا سورۂ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و درود پڑھو اور اپنے لیے اور اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کرو کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے، یہاں بھی دعائے جامع پڑھو اور یہ پڑھو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس، في كيفية اداء الحج، ج ١، ص ٢٢٦.

2 ......میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ (عزوجل) نے پہلے ذکر کیا۔ "بے شک صفا و مروہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ (عزوجل) بدلہ دینے والا، جاننے والا ہے۔" ۱۲

www.dawateislami.net

الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ.

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ط يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُّحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَاَنْبِيَآئَكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيَ الْيُسْرٰى وَجَنِّبْنِيَ الْعُسْرٰى اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ وَاغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّنَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّدِيْنًا قَيِّمًا وَّنَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّنَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَنَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ. (1)

---

(1)......حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے کہ اس نے ہم کو ہدایت کی، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے کہ اس نے ہم کو دیا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے کہ اس نے ہم کو الہام کیا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اللہ (عزوجل) ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے مُلک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں، اُسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندہ کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کافر بُرا مانیں۔

اللہ (عزوجل) کی پاکی ہے شام و صبح اور اسی کے لیے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت، وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے، الٰہی! تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مجھ سے جُدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے، اللہ (عزوجل) کے لیے پاکی ہے اور اللہ (عزوجل) کے لیے حمد ہے اور اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عزوجل) بہت بڑا ہے، اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عزوجل) کی مدد سے جو برتر و بزرگ ہے۔ الٰہی! تو مجھ کو اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر زندہ رکھ اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنہ کی گمراہیوں سے بچا، الٰہی! تو مجھ کو ان لوگوں=

www.dawateislami.net

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں، نہ اس طرح جیسا بعض جاہل ہتھیلیاں کعبۂ معظمہ کی طرف کرتے ہیں اور اکثر مطوف ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں، یو ہیں تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے بلکہ ایک بار دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور جب تک دعا مانگے اُٹھائے رہے، جب ختم ہو جائے ہاتھ چھوڑ دے پھر سعی کی نیت کرے، اس کی نیت یوں ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ۔

(۲۳) پھر صفا سے اُتر کر مروہ کو چلے ذکر و درود برابر جاری رکھے، جب پہلا **میل** آئے (اور یہ صفا سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہے کہ بائیں ہاتھ کو سبز رنگ کا میل مسجد شریف کی دیوار سے متصل ہے) یہاں سے مرد دوڑنا شروع کریں (مگر نہ حد سے زائد، نہ کسی کو ایذا دیتے) یہاں تک کہ دوسرے **سبز میل** سے نکل جائیں۔ یہاں کی دعا یہ ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ ط وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ (1)

(۲۴) دوسرے میل سے نکل کر آہستہ ہو لو اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ مروہ تک پہنچو یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہو گیا لہٰذا بالکل دیوار سے متصل نہ ہو جائے کہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے یہاں بھی اگرچہ عمارتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف مونھ کر کے جیسا صفا پر

=میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسول وانبیاء وملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ الٰہی! میرے لیے آسانی میسر کر اور مجھے سختی سے بچا، الٰہی! اپنے رسول محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن میری خطا بخش دے۔ الٰہی! تجھ سے ایمان کامل اور قلبِ خاشع کا ہم سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے علمِ نافع اور یقینِ صادق اور دینِ مستقیم کا سوال کرتے ہیں اور ہر بلا سے عفو وعافیت کا سوال کرتے ہیں اور پوری عافیت اور عافیت کی ہمیشگی اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں اور آدمیوں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں۔ الٰہی! تو درود وسلام وبرکت نازل کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کی آل واصحاب پر بقدر شمار تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہموزن تیرے عرش کے اور بقدر درازی تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔۱۲

1 ......اے پروردگار! بخش اور رحم کر اور درگزر کر اُس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے، بیشک تو عزت وکرم والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش، اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین ومومنات کو بخش دے، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے رب! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔۱۲

www.dawateislami.net

کیا تھا تسبیح وتکبیر وحمد وثناودرودودُعا یہاں بھی کرو یہ ایک پھیرا ہوا۔

(۲۵) پھر یہاں سے صفا کو ذکرو دُرود اور دعائیں پڑھتے ہوئے جاؤ، جب سبز میل کے پاس پہنچو اُسی طرح دوڑو اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ ہولو پھر آؤ پھر جاؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو اور ہر پھیرے میں اُسی طرح کرو اس کا نام سعی ہے۔ دونوں میلوں کے درمیان اگر دوڑ کر نہ چلا یا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو برا کیا کہ سنت ترک ہوئی، مگر دَم یا صدقہ واجب نہیں اور سعی میں اِضطباع نہیں۔ اگر ہجوم کی وجہ سے مِیلین کے درمیان دوڑنے سے عاجز ہے تو کچھ ٹھہر جائے کہ بھیڑ کم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہوگا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے جانور پر سوار ہوکر سعی کرتا ہے تو اس درمیان میں جانور کو تیز چلائے مگر اس کا خیال رہے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴ اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا، اب کہ صفا سے مروہ کو جائے گا یہ پہلا پھیرا ہوا۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ جو شخص احرام سے پہلے بیہوش ہوگیا ہے اور اُس کے ساتھیوں نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے تو اُس کی طرف سے اُس کے ساتھی نیابۃً سعی کرسکتے ہیں۔[2] (منسک)

مسئلہ ۲۶ سعی کے لیے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو، لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی اور سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے، خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا، احرام سے قبل سعی نہیں ہوسکتی اور حج کی سعی اگر وقوفِ عرفہ کے قبل کرے تو وقتِ سعی میں بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقوف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو اور عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈا لیا پھر سعی کی تو سعی ہوگئی مگر چونکہ واجب ترک ہوا لہٰذا دَم واجب ہے۔[3] (لباب)

مسئلہ ۲۷ سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، حیض والی عورت اور جُنب بھی سعی کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جب کہ عذر نہ ہو، لہٰذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹتا ہوا گیا تو حالتِ عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دَم واجب ہے۔[5] (لباب)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٢٧ .

2 ...... "المسلك المتقسط"، (باب سعی بين صفا و المروة، فصل في شرائط صحه السعی)، ص١٧٤ .

3 ...... "لباب المناسك"، ص١٧٤ .

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٢٧ .

5 ...... "لباب المناسك"، (باب سعی بين صفا و المروة، فصل في واجباته)، ص١٧٨ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۹ سعی میں سترِ عورت سنت ہے یعنی اگرچہ ستر کا چھپانا فرض ہے مگر اس حالت میں فرض کے علاوہ سُنت بھی ہے کہ اگر ستر کھلا رہا تو اس کی وجہ سے کفارہ واجب نہیں مگر ایک گناہ فرض کے ترک کا ہوا، دوسرا ترکِ سنت کا۔[1] (منسک)

ایک ضروری نصیحت

بعض عورتوں کو میں نے خود دیکھا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ اُن کی کلائیاں اور گلا کُھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کہ مکہ معظّمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے۔ یوہیں ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر بلکہ یہاں تو یہاں کعبہ معظّمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتے دیکھا، حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اُسی فرض دائمی کے واجب بھی ہے تو ایک فرض دوسرے واجب کے ترک سے دو گناہ کیے۔

وہ بھی کہاں بیتُ اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجرِ اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گُھس جاتی ہیں اور اُن کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پروا نہیں حالانکہ طواف یا بوسۂ حجرِ اسود وغیرہما ثواب کے لیے کیا جاتا ہے مگر وہ عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں لہٰذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کیساتھ توجہ کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انھیں بتاکید ایسی حرکات سے منع کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۳۰ مستحب یہ ہے کہ باوضو سعی کرے اور کپڑا بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کرلے۔

مسئلہ ۳۱ مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔[2] (درمختار)

امام احمد وابن ماجہ وابن حبان، مطلب بن ابی وداعہ سے راوی، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجر کے سامنے تشریف لاکر حاشیۂ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی۔[3]

مسئلہ ۳۲ سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کرے، اگر متفرق طور پر کیے تو اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہوگئی، ہاں اگر سعی کرتے میں جماعت قائم ہوئی یا جنازہ آیا تو سعی چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو، بعد نماز جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پوری کرلے۔[4] (عالمگیری)

---

1 ...... "المسلك المتقسط"، (باب سعی بین صفا و المروۃ، فصل في سننه)، ص١٧٩.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج٣، ص٥٨٩.

3 ...... "المسند" للإمام احمد، الحدیث: ٢٧٣١٣، ج١٠، ٣٥٤.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المناسك، الباب الخامس في کيفية اداء الحج، ج١، ص٢٢٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۳ سعی کی حالت میں فضول وبیکار باتیں سخت نازیبا ہیں کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہیے نہ کہ اس وقت کہ عبادت میں مشغول ہو، **واضح** ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعال طواف وسعی کا نام ہے۔ قران وتمتع والے کے لیے یہی عمرہ ہوگیا اور اِفراد والے کے لیے یہ طواف **طوافِ قدوم** یعنی حاضری دربار کا مجرا۔

مسئلہ ۳۴ حج کرنے والا مکہ میں جانے سے پہلے عرفات میں پہنچا تو طوافِ قدوم ساقط ہوگیا مگر بُرا کیا کہ سنت فوت ہوئی اور دَم وغیرہ واجب نہیں۔ [1] (جوہرہ، ردالمحتار)

(۲۶) **قارن** یعنی جس نے قران کیا ہے اس کے بعد طوافِ قدوم کی نیت سے ایک طواف وسعی اور بجالائے۔

(۲۷) قارن اور **مُفرِد** یعنی جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، لبیک کہتے ہوئے مکہ میں ٹھہریں۔ اُن کی لبیک دسویں تاریخ رَمی جمرہ کے وقت ختم ہوگی اور اسی وقت احرام سے نکلیں گے جس کا ذکر ان شاءاللہ تعالیٰ آتا ہے مگر **متمتع** یعنی جس نے تمتع کیا ہے وہ اور **مُعتمِر** یعنی نِرا عمرہ کرنے والا شروع طوافِ کعبہ معظّمہ سے سنگ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں اور طواف وسعی مذکور کے بعد **حلق** کریں یعنی سارا سر مونڈا دیں یا **تقصیر** یعنی بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں۔

سر مونڈانا یا بال کتروانا

عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے، وہ صرف ایک پورے برابر بال کتروالیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا [2] اور سر مونڈانے والوں کے لیے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار [3] اور اگر متمتع منیٰ کی قربانی کے لیے جانور ساتھ لے گیا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھولنا اُسے جائز نہیں، بلکہ قارن کی طرح احرام میں رہے اور لبیک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کی رَمی کے ساتھ لبیک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کرکے احرام سے باہر ہو۔ پھر متمتع چاہے تو آٹھویں ذی الحجہ تک بے احرام رہے، مگر افضل یہ ہے کہ جلد حج کا احرام باندھ لے، اگر یہ خیال نہ ہو کہ دن زیادہ ہیں احرام کی قیدیں نہ نبھیں گی۔

(۲۸) **تنبیہ:** طوافِ قدوم میں اِضطباع ورَمل اور اس کے بعد صفا، مروہ میں سعی ضرور نہیں مگر اب نہ کرے گا تو طوافِ زیارت میں کہ حج کا طواف فرض ہے، جس کا ذکر ان شاءاللہ آتا ہے یہ سب کام کرنے ہوں گے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے، عجب نہیں کہ طواف میں رَمَل اور مَسعٰی میں دوڑنا نہ ہوسکے اور اُس وقت ہوچکا تو اِس طواف میں ان چیزوں کی حاجت نہ

1 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، الجزء الاوّل، کتاب الحج، ص۲۰۹۔ و"ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص٦٦٥.

2 ......"صحیح البخاری"، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، الحدیث: ٤٤١٠، ج٣، ص١٤٢.

3 ......"صحیح البخاری"، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الاحلال، الحدیث: ١٧٢٨، ج١، ص٥٧٤.

www.dawateislami.net

ہوگی لہٰذا ہم نے ان کو مطلقاً ترکیب میں داخل کردیا۔

(۲۹) مُفرِد وقارِن تو حج کے رَمَل وسعی سے طوافِ قدوم میں فارغ ہو لیے مگر مُتمتع نے جو طواف وسعی کیے وہ عمرہ کے تھے، حج کے رَمَل وسعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اُس پر طوافِ قدوم ہے نہیں کہ قارِن کی طرح اس میں یہ امور کرکے فراغت پالے لہٰذا اگر وہ بھی پہلے سے فارغ ہولینا چاہے، تو جب حج کا احرام باندھے اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل وسعی کرلے اب اسے بھی طوافِ زیارت میں ان امور کی حاجت نہ ہوگی۔

ایّام اقامت میں کیا کریں

(۳۰) اب یہ سب حجاج (قارِن، متمتع، مُفرِد کوئی ہو) کہ منیٰ کے جانے کے لیے مکہ معظّمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کررہے ہیں، ایامِ اقامت میں جس قدر ہوسکے نرا طواف بغیر اِضطباع ورمل وسعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لیے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقامِ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں دو رکعت نماز پڑھیں۔

(۳۱) زیادہ احتیاط یہ ہے کہ عورتوں کو طواف کے لیے شب کے دس گیارہ بجے جب ہجوم کم ہو لے جائیں۔ یوہیں صفا ومروہ کے درمیان سعی کے لیے بھی۔

(۳۲) عورتیں نماز فرودگاہ[1] ہی میں پڑھیں۔ نمازوں کے لیے جو دونوں مسجدِ کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔''[2] ہاں عورتیں مکہ معظّمہ میں روزانہ ایک باررات میں طواف کرلیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح وشام صلاۃ وسلام کے لیے حاضر ہوتی رہیں۔

(۳۳) اب یا منیٰ سے واپسی کے بعد جب کبھی رات ودن میں جتنی بار کعبہ معظّمہ پر نظر پڑے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ تین بار کہیں اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر دُرود بھیجیں اور دعا کریں کہ وقت قبول ہے۔

طواف میں یہ باتیں حرام ھیں

(۳۴) طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں:

① بے وضو طواف کرنا۔

---

1 ......یعنی قیام گاہ۔

2 ......

www.dawateislami.net

② کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم کھلا ہونا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی۔

③ بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔

④ بلا عذر بیٹھ کر سرکنا یا گھٹنوں چلنا۔

⑤ کعبہ کو دہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا۔

⑥ طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنا۔

⑦ سات پھیروں سے کم کرنا۔[1]

طواف میں یہ ۱۵ باتیں مکروہ ہیں

(۳۵) یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

① فضول بات کرنا۔

② بیچنا۔

③ خریدنا۔

④ حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا۔

⑤ ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بُلند آواز سے کرنا۔

⑥ ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔

⑦ رَمَل، یا ⑧ اضطباع، یا ⑨ بوسۂ سنگِ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا۔

⑩ طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہے تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اُس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کر لے۔ یو ہیں پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا کرے۔

⑪ ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندی آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷٤٤، وغیرہ.

www.dawateislami.net

نماز جائز ہیں۔ وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو رکعت ادا کرے اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھے اور پورا پھیرا کر لیا ہے تو اس طواف کو پورا کر کے نماز پڑھے۔

⑫ خطبۂ امام کے وقت طواف کرنا۔

⑬ جماعت فرض کے وقت کرنا، ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گزر بھی سکتا ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی مثل ہے۔

⑭ طواف میں کچھ کھانا۔

⑮ پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔[1]

یہ باتیں طواف و سَعی دونوں میں جائز ہیں

(۳۶) یہ باتیں طواف وسعی دونوں میں مباح ہیں:

① سلام کرنا۔

② جواب دینا۔

③ حاجت کے لیے کلام کرنا۔

④ فتویٰ پوچھنا۔

⑤ فتویٰ دینا۔

⑥ پانی پینا۔

⑦ حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔[2]

سَعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں

(۳۷) سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷٤٤، وغیرہ.

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷٤٥، وغیرہ.

www.dawateislami.net

① بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے۔ یو ہیں شرکت جنازہ یا قضائے حاجت یا تجدیدِ وضو کو جانا اگرچہ سعی میں وضو ضرور نہیں۔

②③ خرید و فروخت۔

④ فضول کلام۔

⑤⑥ صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا۔

⑦ مرد کا مَسعٰی میں بلا عذر نہ دوڑنا۔

⑧ طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا۔

⑨ سترِ عورت نہ ہونا۔

⑩ پریشان نظری یعنی اِدھر اُدھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔[1]

طواف و سَعی کے مسائل میں مرد و عورت کے فرق

(۳۸) طواف و سعی کے سب مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر ① اِضطباع، ② رَمَل، ③ مَسعٰی میں دوڑنا، یہ تینوں باتیں عورتوں کے لیے نہیں۔ ④ مزاحمت کے ساتھ بوسۂ سنگِ اسود یا ⑤ رُکن یمانی کو چھونا یا ⑥ کعبہ سے قریب ہونا یا ⑦ زمزم کے اندر نظر کرنا یا ⑧ خود پانی بھرنے کی کوشش کرنا، یہ باتیں اگر یوں ہوسکیں کہ نامحرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر، ورنہ الگ تھلگ رہنا ان کے لیے سب سے بہتر ہے۔[2]

منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۹۹ ﴾[3]

پھر تم بھی وہاں سے لوٹو جہاں سے اور لوگ واپس ہوئے (یعنی عرفات سے) اور اللہ (عزوجل) سے مغفرت مانگو، بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغيره.

3 ...... پ ۲، البقرة: ۱۹۹.

www.dawateislami.net

حدیث ۱ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ قریش اور جو لوگ اُن کے طریقے پر تھے مُزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا، اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ: ''عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔'' (1)

حدیث ۲ صحیح مسلم شریف میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی، اسی میں ہے کہ یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر وعصر ومغرب وعشاو فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا۔

اور حکم فرمایا کہ نمرہ (2) میں ایک قبہ نصب کیا جائے، اس کے بعد حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا، اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطنِ وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اذان و اقامت کہی حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ (3)

حدیث ۳ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مُزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔'' (4)

حدیث ۴ مسلم و نسائی و ابن ماجہ و رزین اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالٰی اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات فرماتا ہے۔'' (5)

حدیث ۵ ترمذی میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کی

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب في الوقوف ...إلخ، الحدیث: ۱۲۱۹، ص۶۳۸.

2 ......عرفات میں ایک مقام ہے۔۱۲

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب حجۃ النبي صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۴۷۔(۱۲۱۸)، ص۶۳۴.

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف، الحدیث: ۱۴۹۔(۱۲۱۸)، ص۶۳۸.

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفۃ، الحدیث: ۱۳۴۸، ص۷۰۳.

www.dawateislami.net

سب سے بہتر دعا اور وہ جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیا نے کی یہ ہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (1)

حدیث ٦ امام مالک مُرسلاً طلحہ بن عبیداللہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ (عزوجل) کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔'' (2)

حدیث ٧ ابن ماجہ و بیہقی عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمت کے لیے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی، فرمایا: ''میں نے انھیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لیے ظالم سے مواخذہ کروں گا۔'' حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عرض کی، اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کردے اور ظالم کی مغفرت فرمادے۔ اُس دن یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مُزدلفہ میں صبح کے وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسی دعا کا اعادہ کیا اُس وقت یہ دعا مقبول ہوئی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی، ہمارے ماں باپ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ: ''دشمنِ خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور میری اُمت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اُڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا، اُس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔'' (3)

حدیث ٨ ابو یعلی و بزار و ابن خزیمہ و ابن حبان جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ (عزوجل) کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنا؟ ارشاد فرمایا: اللہ (عزوجل) کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ (عزوجل) کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔

عرفہ کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباہات کرتا، ان سے فرماتا ہے: ''میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ سر گرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دُور دُور سے میری رحمت کے

---

1 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، باب في دعاء يوم عرفة، الحديث: ٣٥٩٦، ج٥، ص٣٣٨.

2 ...... "الموطأ" للإمام مالك، كتاب الحج، باب جامع الحج، الحديث: ٩٨٢، ج١، ص٣٨٦.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب المناسك، باب الدعا بعرفة، الحديث: ٣٠١٣، ج٣، ص٤٦٦.

www.dawateislami.net

اُمیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے۔'' (1) اور بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے: ''میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اُنھیں بخش دیا۔ فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں وفلاں حرام کام کرنے والے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے سب کو بخش دیا۔'' (2)

حدیث ۹ امام احمد وطبرانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے، اُس کی مغفرت ہوجائے گی۔'' (3)

حدیث ۱۰ بیہقی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے پھر سَو۱۰۰ بار کہے: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اور سَو۱۰۰ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور پھر سَو۱۰۰ بار یہ درود پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ. اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور تکبیر وتعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اُس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔'' (4)

حدیث ۱۱ بیہقی ابو سُلیمان دارانی سے راوی، کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے وقوف کے بارے میں سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا، حرم میں کیوں نہ ہوا؟ فرمایا: کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اُس کا دروازہ تو جب لوگ اُس کی زیارت کے قصد سے آئے دروازے پر کھڑے کیے گئے کہ تضرع کریں۔ عرض کی، یا امیر المومنین! پھر وقوفِ مزدلفہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ جب انھیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں پھر جب اپنے میل کُچیل اُتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انھیں اجازت ملی۔

---

1 ...... "مسند أبي يعلى"، الحديث: ٢٠٨٦، ج٢، ص٢٩٩.

2 ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحج، الترغيب في الوقوف بعرفة ...إلخ، الحديث: ١، ج٢، ص١٢٨.

3 ...... "شعب الإيمان"، باب في المناسك، فضل الوقوف بعرفات ...إلخ، الحديث: ٤٠٧١، ج٣، ص٤٦١.

4 ...... "شعب الإيمان"، باب في المناسك، فضل الوقوف بعرفات ...إلخ، الحديث: ٤٠٧٤، ج٣، ص٤٦٣.

www.dawateislami.net

عرض کی گئی، یا امیر المومنین! ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ اللہ (عزوجل) کے زوّار و مہمان ہیں اور مہمان کو بغیر اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں۔ عرض کی گئی، یا امیر المومنین! غلافِ کعبہ سے لپٹنا کس لیے ہے؟ فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا ہے وہ اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے کہ یہ اُسے بخش دے۔ (1)

جب وقوف کے ثواب سے آگاہ ہوئے تو اب گناہوں سے پاک صاف ہونے کا وقت قریب آیا، اس کے لیے تیار ہو جاؤ اور ہدایات پر عمل کرو۔

(۱) **ساتویں تاریخ:** مسجدِ حرام میں بعد ظہر امام خطبہ پڑھے گا اُسے سُنو، اس خطبہ میں منیٰ جانے اور عرفات میں نماز اور وقوف اور وہاں سے واپس ہونے کے مسائل بیان کیے جائیں گے۔

(۲) یوم التر ویہ میں کہ **آٹھویں تاریخ** کا نام ہے جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور ایک نفل طواف میں رمل وسعی کرلے جیسا کہ اوپر گزرا اور احرام کے متعلق جو آداب پیشتر بیان کیے گئے، مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے اور نہا دھو کر مسجد الحرام شریف میں آئے اور طواف کرے، اس کے بعد طواف کی نماز بدستور ادا کرے، پھر دو رکعت سنتِ احرام کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

(۳) جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلو۔ اگر آفتاب نکلنے کے پہلے ہی چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے اور زوال کے بعد بھی جا سکتا ہے مگر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھے اور ہو سکے تو پیادہ جاؤ کہ جب تک مکہ معظّمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کرور نیکیاں لکھی جائیں گی، یہ نیکیاں تخمیناً اٹھتّر کھرب چالیس ارب آتی ہیں ۷۸۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ اور اللہ کا فضل اس نبی کے صدقہ میں اس اُمت پر بے شمار ہے۔ جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم والحمدللہ رب العٰلمین۔

(۴) راستے بھر لبیک ودعا ودرود وثنا کی کثرت کرو۔

(۵) جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِیْ مِنیً فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ . (2)

(۶) یہاں رات کو ٹھہرو۔ آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں مسجد خیف میں پڑھو، آج کل بعض مطوفوں نے یہ نکالی ہے کہ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے سیدھے عرفات پہنچتے ہیں، ان کی نہ مانے اور اس سنت عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑے۔

---

1 ...... "شعب الإيمان"، باب في المناسك، فضل الوقوف بعرفات ...إلخ، الحديث: ٤٠٨٤، ج٣، ص٤٦٨.

و"الترغيب و الترهيب"، كتاب الحج، الترغيب في الوقوف بعرفة ...إلخ، الحديث: ١٦، ج٢، ص١٣٣.

2 ...... الٰہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے اولیا پر تو نے کیا۔ ۱۲

www.dawateislami.net

قافلہ کے اصرار سے ان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔ شب عرفہ منیٰ میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کرو۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشاو صبح جماعت اولیٰ سے پڑھو کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا اور باوضو سوؤ کہ رُوح عرش تک بلند ہوگی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیہقی وطبرانی وغیرہما نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے۔''

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأً وَلَا مَنْجَاً مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ . [1]

(۸) صبح: مستحب وقت نماز پڑھ کر لبیک و ذکر و درود شریف میں مشغول رہو یہاں تک کہ آفتاب کوہِ ثبیر پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے ہے چمکے۔ اب عرفات کو چلو دل کو خیالِ غیر سے پاک کرنے میں کوشش کرو کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا حج قبول کریں گے اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخش دیں گے۔ محروم وہ جو آج محروم رہا، وسوسے آئیں تو اُن سے لڑائی نہ باندھو کہ یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم اور خیال میں لگ جاؤ، لڑائی باندھی جب بھی تو اور خیال میں پڑے بلکہ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ کرو، یہ سمجھ لو کہ کوئی اور وجود ہے جو ایسے خیالات لا رہا ہے مجھے اپنے رب سے کام ہے، یوں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مردُود ناکام واپس جائے گا۔

مسئلہ ۱ اگر عرفہ کی رات مکّہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منیٰ ہوتا ہوا عرفات میں پہنچا تو حج ہو جائے گا مگر بُرا کیا کہ سنت کو ترک کیا۔ یوہیں اگر رات کو منیٰ میں رہا مگر صبح صادق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو بُرا کیا اور اگر آٹھویں کو جُمعہ کا دن ہے جب بھی زوال سے پہلے منیٰ کو جاسکتا ہے کہ اس پر جُمعہ فرض نہیں اور جُمعہ کا خیال ہو تو منیٰ میں بھی جُمعہ ہوسکتا ہے، جب کہ امیر مکّہ وہاں ہو یا اس کے حکم سے قائم کیا جائے۔

---

1 ...... "المسلك المتقسط"، (فصل في الرواح من منى الى عرفات)، ص ١٩٠.

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اُسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اُس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اُس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اُسی کی مِلک ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ کہ اُس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں، مگر اُسی کی طرف۔ ۱۲

www.dawateislami.net

(۹) راستے بھر ذکرو درود میں بسر کرو، بے ضرورت کچھ بات نہ کرو، لبیک کی بے شمار بار کثرت کرتے چلو اور منیٰ سے نکل کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَلِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا اَقْرَبَ غَدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا مِنْ رِّضْوَانِکَ وَاَبْعَدَ ھَا مِنْ سَخَطِکَ، اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ غَدَوْتُ وَعَلَیْکَ اعْتَمَدْتُّ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَفْضَلُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ . (1)

(۱۰) جب نگاہ جبلِ رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کرو کہ ان شاءاللہ تعالیٰ وقتِ قبول ہے۔

(۱۱) عرفات میں اُس پہاڑ کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارعِ عام سے بچ کر اُترو۔

(۱۲) آج کے ہجوم میں کہ لاکھوں آدمی، ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں۔ اپنے ڈیرے سے جا کر واپسی میں اُس کا ملنا دشوار ہوتا ہے، اس لیے پہچان کا نشان اس پر قائم کردو کہ دُور سے نظر آئے۔

(۱۳) مستورات ساتھ ہوں تو اُن کے بُرقع پر بھی کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا لگادو کہ دُور سے دیکھ کر تمیز کرسکو اور دل مشوش نہ رہے۔

(۱۴) دوپہر تک زیادہ وقت اللہ (عزوجل) کے حضور زاری اور خالص نیت سے حسب طاقت صدقہ وخیرات وذکرو لبیک ودرود ودعا واستغفار وکلمۂ توحید میں مشغول رہے۔ حدیث میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''سب میں بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے کہی یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ ط یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ط

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا، میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹوٹے میں نہ ڈال اور میرے لیے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! میرا چلنا اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دُور کر۔ الٰہی! میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو اُن میں سے کر جن کے ساتھ قیامت کے دن تو مباہات کرے گا، جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں۔ الٰہی! میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی ہے اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے بہترین مخلوق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ ۱۲

www.dawateislami.net

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ [1]

اور چاہے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہے:

لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيْرِ الْعَآئِذِ مِنَ النَّارِ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِذْ هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ فَلَا تَنْزِعْهُ عَنِّيْ حَتّٰى تَقْبِضَنِيْ وَاَنَا عَلَيْهِ ۔ [2]

(۱۵) دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہولے کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے۔ آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دُعا میں ضعف ہوگا۔ یوہیں پیٹ بھر کھانا سخت زہر اور غفلت وکسل کا باعث ہے، تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ کے لیے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی، حالانکہ اللہ (عزوجل) کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے۔ انوار و برکات لینا چاہو تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر رہو تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھاؤ۔ مانو گے تو اس کا فائدہ اور نہ مانو گے تو اس کا نقصان آنکھوں دیکھ لو گے۔ ہفتہ بھر اس پر عمل کر تو دیکھو اگلی حالت سے فرق نہ پاؤ جبھی کہنا جی بچے تو کھانے پینے کے بہت سے دن ہیں یہاں تو نور و ذوق کے لیے جگہ خالی رکھو۔

اندروں از طعام خالی دار　　تادرو نورِ معرفت بینی

ع "بھرا برتن دوبارہ کیا بھرے گا۔"

---

1 ......"لباب المناسك" للسندي، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه)، ص ۱۹۱ .

2 ...... اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اُس کے سوا کسی کو رب نہیں جانتے، اے اللہ (عزوجل)! تو میرے دل میں نور کر اور میرے کان اور نگاہ میں نور کر، اے اللہ (عزوجل)! میرے سینہ کو کھول دے اور میرے امر کو آسان کر اور تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذابِ قبر سے، اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور دن میں داخل ہوتی ہے اور اُس کے شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور شر سے آفاتِ زمانہ کے۔ اے اللہ (عزوجل)! یہ امن کے طالب اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے، اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو جہنم سے بچا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے اللہ (عزوجل)! جب تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جُدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا۔۱۲

www.dawateislami.net

(۱۶) جب دوپہر قریب آئے نہاؤ کہ سنّت مؤکدہ ہے اور نہ ہوسکے تو صرف وضو۔

عرفات میں ظہر و عصر کی نماز

(۱۷) دوپہر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے **مسجدِ نمرہ** جاؤ۔ سُنّتیں پڑھ کر خطبہ سُن کر امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معاً جماعت سے عصر پڑھو، بیچ میں سلام وکلام تو کیا معنی، سنّتیں بھی نہ پڑھو اور بعد عصر بھی نفل نہیں، یہ ظہر وعصر ملا کر پڑھنا جبھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان پڑھائے یا وہ جو حج میں اُس کا نائب ہو کر آتا ہے جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اُسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں اور جس حکمت کے لیے شرع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے یعنی غروبِ آفتاب تک دُعا کے لیے وقت خالی ملنا وہ جاتی رہے گی۔

مسئلہ ۱: ملا کر دونوں نمازیں جو یہاں ایک وقت میں پڑھنے کا حکم ہے اس میں پوری جماعت ملنا شرط نہیں بلکہ مثلاً ظہر کے آخر میں شریک ہوا اور سلام کے بعد جب اپنی پوری کرنے لگا، اتنے میں امام عصر کی نماز ختم کرنے کے قریب ہوا یہ سلام کے بعد عصر کی جماعت میں شامل ہوا جب بھی ہوگئی۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: ملا کر پڑھنے میں یہ بھی شرط ہے کہ دونوں نمازوں میں با احرام ہو، اگر ظہر پڑھنے کے بعد احرام باندھا تو عصر ملا کر نہیں پڑھ سکتا۔ نیز یہ شرط ہے کہ وہ احرام حج کا ہو اگر ظہر میں عمرہ کا تھا عصر میں حج کا ہوا جب بھی نہیں ملا سکتا۔ [2] (درمختار، عالمگیری)

عرفہ کا وقوف

(۱۸) خیال کرو جب شرع کو یہ وقت دُعا کے لیے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اُس وقت اور کام میں مشغولی کس قدر بیہودہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ امام تو نماز میں ہے یا نماز پڑھ کر موقف کو گیا اور وہ کھانے، پینے، حُقّے، چائے اُڑانے میں ہیں۔ خبردار! ایسا نہ کرو۔ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہی فوراً **موقف** (یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک وہاں کھڑے ہوکر ذکر و دعا کا حکم ہے اُس جگہ کو) روانہ ہو جاؤ اور ممکن ہو تو

---

1 ......"ردالمحتار" كتاب الحج، مطلب في شروط الجمع، ج٣، ص٥٩٤.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، ج٣، ص٥٩٥.

و"الفتاوى الهندية" كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٢٨.

www.dawateislami.net

اُونٹ پر کہ سُنت بھی ہے اور ہجوم میں دبنے کچلنے سے محافظت بھی۔

(۱۹) بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں اُن کی نہ سُنو کہ وہ خاص نزولِ رحمتِ عام کی جگہ ہے۔ ہاں عورتیں اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں کہ بطن عرنہ [1] کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اُس مجمع میں حاضر ہیں، اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ نہ سمجھیں۔ اُس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیا بلکہ اِلیاس وخضر علیہما السلام دونبی بھی موجود ہیں، یہ تصور کریں کہ انوار و برکات جو مجمع میں اُن پر اُتر رہے ہیں اُن کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔

(۲۰) افضل یہ ہے کہ امام سے نزدیک جبلِ رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے، رُو بقبلہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جب کہ ان فضائل کے حصول میں دقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے امام کی دہنی جانب اور بائیں رُوبرُو سے افضل ہے۔ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اُس کا بڑا رکن ہے، وقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں نیت اور رُو بقبلہ ہونا افضل ہے۔

وقوف کی سنتیں

وقوف میں یہ امور سنت ہیں:

① غسل۔

② دونوں خطبوں کی حاضری۔

③ دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا۔

④ بے روزہ ہونا۔

⑤ باوضو ہونا۔

⑥ نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

(۲۱) بعض جاہل یہ کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر رومال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچو اور اُن کی طرف بھی بُرا خیال نہ کرو، یہ وقت اَوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں، اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ وزاری کا ہے۔

1 ......بطن عرنہ عرفات میں حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے مسجد نمرہ کے پچھّم کی طرف یعنی کعبہ معظّمہ کی طرف وہاں وقوف ناجائز ہے۔۱۲

www.dawateislami.net

وقوف کے آداب

(۲۲) اب وہ کہ یہاں ہیں اور وہ کہ ڈیروں میں ہیں سب ہمہ تن صدقِ دل سے اپنے کریم مہربان رب کی طرف متوجہ ہوجائیں اور میدانِ قیامت میں حساب اعمال کے لیے اس کے حضور حاضری کا تصور کریں۔ نہایت خُشوع وخضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کیے گردن جُھکائے، دست دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلائے تکبیر و تہلیل و تسبیح و لبیک وحمد وذکر ودعا و توبہ واستغفار میں ڈوب جائے، کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ دلیل اجابت و سعادت ہے، ورنہ رونے کا سا مونھ بنائے کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی۔ اَثنائے دعا وذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کرے۔

آج کے دن دُعائیں بہت منقول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گزری کافی ہے چند بار اُسے کہہ لو اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود وذکر وتلاوت قرآن میں گزار دو کہ بوعدۂ حدیث دُعا والوں سے زیادہ پاؤ گے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑو، غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توسل کرو، اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کرکے بید کی طرح لرزو اور یقین جانو کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے۔ اُس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے اس کے دَر کے سوا کہیں ٹھکانا نہیں لہٰذا اُن شفیعوں کا دامن پکڑے، اُس کے عذاب سے اُسی کی پناہ مانگو اور اسی حالت میں رہو کہ کبھی اُس کے غضب کی یاد سے جی کانپا جاتا ہے اور کبھی اُس کی رحمت عام کی امید سے مرجھایا دل نہال ہوجاتا ہے۔

یوہیں تضرّع وزاری میں رہو یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جُز آجائے، اس سے پہلے کُوچ منع ہے۔ بعض جلد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں، اُن کا ساتھ نہ دو۔ غروب تک ٹھہرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو عصر کوظہر سے ملا کر کیوں پڑھنے کا حکم ہوتا اور کیا معلوم کہ رحمتِ الٰہی کس وقت توجہ فرمائے، اگر تمھارے چل دینے کے بعد اُتری تو معاذ اللہ کیسا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جُرم ہے۔ بعض مطوف یہاں یوں ڈراتے ہیں کہ رات میں خطرہ ہے یہ دو ایک کے لیے ٹھیک ہے اور جب سارا قافلہ ٹھہرے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ کچھ اندیشہ نہیں۔ اس مقام پر پڑھنے کے لیے بعض دعائیں لکھی جاتی ہیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. تین بار پھر **کلمۂ توحید**، اس کے بعد

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ وَاعْصِمْنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى .[1] تین بار

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

1 ......اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیزگاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔ ۱۲

www.dawateislami.net

الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشِتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیْحُ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیْحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا.

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَ بِالدُّعَآءِ وَقَضَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ بِالْاِجَابَةِ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَلَا تَنْکُثُ عَهْدَکَ اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَیْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَیْنَا وَ یَسِّرْهُ لَنَا وَمَا کَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَکَرِّهْهُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْأَلُکَ مَسْأَلَةَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَیْکَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَ اَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْخَائِفِ الْمُضْطَرِّ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَکَ عَیْنَاهُ وَنَحِلَ لَکَ جَسَدُهٗ وَ رَغِمَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ رَبِّیْ شَقِیًّا وَّکُنْ بِیْ رَؤُفًا رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَ خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ . [1]

اور بیہقی کی روایت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اوپر مذکور ہو چکی اس میں جو دعائیں ہیں انھیں بھی پڑھیں یعنی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ . سَو بار

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! اس کو حج مبرور کر اور گناہ بخش دے، الٰہی! تیرے لیے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں، اے اللہ (عزوجل)! میری نماز وعبادت اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لیے ہے اور تیری طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار! تو ہی میرا وارث ہے، اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر اور سینہ کے وسوسے اور کام کی پراگندگی سے، الٰہی! میں سوال کرتا ہوں اُس چیز کی خیر کا جس کو ہوا لاتی ہے اور اُس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے، الٰہی! ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو مزین کر اور آخرت و دنیا میں ہم کو بخش دے، الٰہی! میں رزق پاکیزہ و مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

الٰہی! تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ تو نے خود لیا اور بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا، الٰہی! جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انھیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لیے میسر کر اور جو بُری باتیں تجھے ناپسند ہیں انھیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو اُن سے بچا اور اسلام کی طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اُس کو ہم سے جدا نہ کر، الٰہی! تو میرے مکان کو دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرے پوشیدہ وظاہر کو جانتا ہے میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں، میں نامراد محتاج فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، خوفناک ڈرنے والا اپنے گناہ کا مُقِر ومعترف ہوں، مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گنہگار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مُضطر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں، اُس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لیے جھک گئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے، اے پروردگار! تو اپنی دعا سے مجھے بدبخت نہ کر اور مجھ پر بہت مہربان اور مہربان ہو جا، اے بہتر سوال کیے گئے اور اے بہتر دینے والے! ۱۲۔

www.dawateislami.net

قُلْ هُوَ اللّٰهُ . سوبار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ . سوبار

ابن ابی شیبہ وغیرہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ''میری اور انبیا کی دُعا عرفہ کے دن یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْراً وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا .

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَ تَشْتِیْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیْحُ وَ شَرِّ بَوَآئِقِ الدَّهْرِ . [1]

اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں کفایت ہے اور درود شریف وتلاوتِ قرآن مجید سب دُعاؤں سے زیادہ مفید۔

(۲۳) ایک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے وعدوں پر بھروسا کر کے یقین کرے کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا، اب کوشش کروں کہ آئندہ گناہ نہ ہوں اور جو داغ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے میری پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگے۔

وقوف کے مکروہات

(۲۴) یہاں یہ باتیں مکروہ ہیں:

① غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑ کر روانگی جب کہ غروب تک حدودِ عرفات سے باہر نہ ہوجائے ورنہ حرام ہے۔

1...... " المسلك المتقسط"، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه)، ص ۲۰۱.

"المصنف" لابن ابی شیبة، كتاب الحج، ما يقال عشية عرفة ...إلخ، ج ٤، ص ۴۷۳.

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذابِ قبر سے، اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اُس کی بُرائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اُس کی برائی سے جسے ہوا اُڑا لاتی ہے اور آفات دہر کی بُرائی سے ۔۱۲

www.dawateislami.net

(۲) نمازِ عصر وظہر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر۔

(۳) اُس وقت سے غروب تک کھانے پینے، یا

(٤) توجہ بخدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا۔

(۵) کوئی دنیوی بات کرنا۔

(٦) غروب پر یقین ہوجانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا۔

(۷) مغرب یا عشا عرفات میں پڑھنا۔[1]

تنبیہ: موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتّی المقدور بچو ہاں جو مجبور ہے معذور ہے۔

ضروری نصیحت

تنبیہ ضروری ضروری اشد ضروری...... بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں، نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں، نہ کہ کعبہ معظّمہ کے سامنے، نہ کہ طواف بیت الحرام میں۔ یہ تمھارے بہت امتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں مونھ نہ چھپاؤ اور تمھیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو، یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ خاص دربار میں حاضر ہو۔ بلاتشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اُٹھا سکتا ہے تو اللہ (عزوجل) واحد قہار کی کنیزیں کہ اُس کے خاص دربار میں حاضر ہیں اُن پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی ﴿ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ﴾.[2] ہاں ہاں ہوشیار! ایمان بچائے ہوئے قلب ونگاہ سنبھالے ہوئے حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑا جاتا اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے، الٰہی خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

وقوف کے مسائل

مسئلہ ۱: وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوعِ فجر تک ہے۔ اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ملا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ ذی الحجہ کا ہلال دکھائی نہ دیا، ذیقعدہ کے تیس دن پورے کرکے ذی الحجہ کا مہینہ شروع کیا اور اس حساب سے آج نویں ہے، بعد کو ثابت ہوا کہ انتیس کا چاند ہوا تو اس حساب سے دسویں ہوگی اور وقوف

1 ......"الفتاوی الرضویة"، ج ١٠، ص ٧٤٩، وغیرہ.

2 ......پ ١٤، النحل: ٦٠.

www.dawateislami.net

دسویں تاریخ کو ہوا مگر ضرورۃً یہ جائز مانا جائے گا اور اگر دھوکا ہوا کہ آٹھویں کو نویں سمجھ کر وقوف کیا پھر معلوم ہوا تو یہ وقوف صحیح نہ ہوا۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲ اگر گواہوں نے رات کے وقت گواہی دی کہ نویں تاریخ آج تھی اور یہ دسویں رات ہے تو اگر اس رات میں سب لوگوں یا اکثر کے ساتھ امام وقوف کرسکتا ہے، تو وقوف لازم ہے وقوف نہ کریں تو حج فوت ہوجائے گا اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو کہ اکثر لوگوں کے ساتھ امام وقوف کرے اگرچہ خود امام اور جو تھوڑے لوگ جلدی کر کے جائیں تو صبح سے پیشتر وہاں پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ پیدل ہیں اور جن کے ساتھ بال بچے ہیں اور جن کے پاس اسباب زیادہ ہے ان کو وقوف نہ ملے گا، تو اس شہادت کے موافق عمل نہ کرے بلکہ دوسرے دن بعد زوال تمام حجاج کے ساتھ وقوف کرے۔[2] (منسک)

مسئلہ ۳ جن لوگوں نے ذی الحجہ کے چاند کی گواہی دی اور اُن کی گواہی قبول نہ ہوئی وہ لوگ اگر امام سے ایک دن پہلے وقوف کریں گے، تو ان کا حج نہ ہوگا بلکہ اُن پر بھی ضرور ہے کہ اُسی دن وقوف کریں، جس دن امام وقوف کرے اگرچہ اُن کے حساب سے اب دسویں تاریخ ہے۔[3] (منسک)

مسئلہ ۴ تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہوجاتا ہے خواہ اُسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو، باوضو ہو یا بے وضو، جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت، سوتا ہو یا بیدار ہو، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اُسے حج مل گیا یعنی اب اُس کا حج فاسد نہ ہوگا جب کہ یہ سب احرام سے ہوں۔ بے ہوشی میں احرام کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہوش میں تھا اور اسی وقت احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہوگیا اور اُس کے ساتھیوں میں سے کسی نے یا کسی اور نے اُس کی طرف سے احرام باندھ دیا اگرچہ اس احرام باندھنے والے نے خود اپنی طرف سے بھی احرام باندھا ہو کہ اُس کا احرام اس کے احرام کے منافی نہیں تو اس صورت میں بھی وہ مُحرِم ہوگیا دوسرے کے احرام باندھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اُس کے کپڑے اُتار کر تہبند باندھ دے بلکہ یہ کہ اُس کی طرف سے نیت کرے اور لبیک کہے۔[4] (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۵ جس کا حج فوت ہوگیا یعنی اُسے وقوف نہ ملا تو اب حج کے باقی افعال ساقط ہوگئے اور اُس کا احرام عمرہ کی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٢٩، وغيره.

2 ...... "لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه، فصل في اشتباه يوم عرفة)، ص٢١٢.

3 ...... "لباب المناسك"، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه، فصل في اشتباه يوم عرفة)، ص٢١٢.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٢٩.

والجوهرة النيرة كتاب الحج، الجزء الأول، ص٢٠٩.

www.dawateislami.net

طرف منتقل ہوگیا لہٰذا عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال قضا کرے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ٦ آفتاب ڈوبنے سے پہلے ازدحام کے خوف سے حدودِ عرفات سے باہر ہوگیا اُس پر دَم واجب ہے، پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا تو دَم معاف ہوگیا اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو ساقط نہ ہوا اور اگر سواری پر تھا اور جانور اُسے لے کر بھاگ گیا جب بھی دَم واجب ہے۔ یوہیں اگر اُس کا اونٹ بھاگ گیا یہ اُس کے پیچھے چل دیا۔[2] (منسک)

مسئلہ ٧ مُحرِم نے نمازِ عشا نہیں پڑھی ہے اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھے مگر پڑھتا ہے تو وقوف عرفہ جاتا رہے گا تو نماز چھوڑے اور عرفات کو جائے۔[3] (جوہرہ) اور بہتر یہ کہ چلتے میں پڑھ لے بعد کو اعادہ کرے۔[4] (منسک)

مُزدلفہ کی روانگی اور اُس کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾ ﴾[5]

جب عرفات سے تم واپس ہو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک، اللہ (عزوجل) کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسے اُس نے تمھیں بتایا اور بیشک اس سے پہلے تم گمراہوں سے تھے۔

حدیث ١ صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب وعشا کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی، جب صبح ہوگئی اُس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی، پھر قصواء پر سوار ہوکر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب مونھ کرکے دعا و تکبیر و تہلیل و توحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اُجالا ہوگیا اور طلوعِ آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔[6]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٢٩.

2 ...... "لباب المناسك"، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه، فصل في الدفع قبل الغروب)، ص٢١٠.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، الجزء الأول، ص٢٠٩.

4 ......

5 ......پ٢، البقرہ: ١٩٨.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ١٢١٨، ص٦٣٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۲: بیہقی محمد بن قیس بن مخرمہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ: ''اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب مونھ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بُت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔'' (1)

(۱) جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے فوراً مُزدلفہ کو چلو اور امام کے ساتھ جانا افضل ہے مگر وہ دیر کرے تو اُس کا انتظار نہ کرو۔

(۲) راستے بھر ذکر ودُرود ودُعا ولبیک وزاری وبکا میں مصروف رہو۔ اس وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِلَیۡکَ اَفَضۡتُ وَ فِیۡ رَحۡمَتِکَ رَغِبۡتُ وَمِنۡ سَخۡطِکَ رَھِبۡتُ وَمِنۡ عَذَابِکَ اَشۡفَقۡتُ فَاقۡبَلۡ نُسُکِیۡ وَاَعۡظِمۡ اَجۡرِیۡ وَ تَقَبَّلۡ تَوۡبَتِیۡ وَارۡحَمۡ تَضَرُّعِیۡ وَاسۡتَجِبۡ دُعَائِیۡ وَاَعۡطِنِیۡ سُؤۡلِیۡ اَللّٰھُمَّ لَا تَجۡعَلۡ ھٰذَا اٰخِرَ عَھۡدِنَا مِنۡ ھٰذَا الۡمَوۡقِفِ الشَّرِیۡفِ الۡعَظِیۡمِ وَارۡزُقۡنَا الۡعَوۡدَ اِلَیۡہِ مَرَّاتٍ کَثِیۡرَۃً بِلُطۡفِکَ الۡعَمِیۡمِ . (2)

(۳) راستہ میں جہاں گنجائش پاؤ اور اپنی یا دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ ہو اتنی دیر تیز چلو پیدل ہو خواہ سوار۔

(۴) جب مزدلفہ نظر آئے بشرطِ قدرت پیدل ہو لینا بہتر ہے اور نہا کر داخل ہونا افضل، مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا جَمۡعٌ اَسۡاَلُکَ اَنۡ تَرۡزُقَنِیۡ جَوَامِعَ الۡخَیۡرِ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الۡمَشۡعَرِالۡحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکۡنِ وَالۡمَقَامِ وَرَبَّ الۡبَلَدِ الۡحَرَامِ وَرَبَّ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَسۡاَلُکَ بِنُوۡرِ وَجۡھِکَ الۡکَرِیۡمِ اَنۡ تَغۡفِرَلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَتَرۡحَمَنِیۡ وَتجۡمَعَ عَلَی الۡھُدٰی اَمۡرِیۡ وَتَجۡعَلَ التَّقۡوٰی زَادِیۡ وَذُخۡرِیۡ وَالۡاٰخِرَۃَ مَاٰبِیۡ وَھَبۡ لِیۡ رِضَاکَ عَنِّیۡ فِی الدُّنۡیَا وَلۡاٰخِرَۃِ یَامَنۡ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ کُلُّہٗ اَعۡطِنِی الۡخَیۡرَ کُلَّہٗ وَاصۡرِفۡ عَنِّی الشَّرَّ کُلَّہٗ اَللّٰھُمَّ

1...... "معرفة السنن والآثار"، كتاب المناسك، باب الاختيار في الدفع من المزدلفة، الحديث: ٣٠٤٥، ج٤، ص١١٧.

2...... اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف واپس ہوا اور تیری رحمت میں رغبت کی اور تیری ناخوشی سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر عظیم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری عاجزی پر رحم کر اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ (عزوجل)! اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔ ۱۲

www.dawateislami.net

حَرِّمْ لَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَشَحْمِیْ وَشَعْرِیْ وَسَائِرَ جَوَارِحِیْ عَلَی النَّارِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط [1]

مُزدَلِفہ میں مغرب و عشا کی نماز

(۵) وہاں پہنچ کر حتی الامکان جبلِ قزح کے پاس راستہ سے بچ کر اترو ورنہ جہاں جگہ ملے۔

(۶) غالباً وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا۔ اونٹ کھولنے، اسباب اتارنے سے پہلے امام کے ساتھ مغرب وعشا پڑھو اور اگر وقت مغرب کا باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھو، نہ عرفات میں پڑھو نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نمازِ مغرب وقت مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لوگے عشا کے وقت پھر پڑھنی ہوگی۔ غرض یہاں پہنچ کر مغرب وقت عشا میں بہ نیتِ ادا، نہ بہ نیتِ قضا حتی الامکان امام کے ساتھ پڑھو۔ مغرب کا سلام پھیرتے ہی معاً عشا کی جماعت ہوگی عشا کے فرض پڑھ لو اس کے بعد مغرب وعشا کی سنتیں اور وتر پڑھو اور اگر امام کے ساتھ جماعت نہ مل سکے تو اپنی جماعت کرلو اور نہ ہو سکے تو تنہا پڑھو۔

مسئلہ ۱: یہ مغرب وقت عشا میں پڑھنی اُسی کے لیے خاص ہے جو مزدلفہ کو آئے اور اگر عرفات ہی میں رات کو رہ گیا یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستہ سے واپس ہوا تو اسے مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھنی ضروری ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: اگر مزدلفہ کے آنے والے نے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھی یا مزدلفہ پہنچ کر عشا کا وقت آنے سے پہلے پڑھ لی، تو اسے حکم یہ ہے کہ اعادہ کرے مگر نہ کیا اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ نماز اب صحیح ہوگئی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳: اگر مزدلفہ میں مغرب سے پہلے عشا پڑھی تو مغرب پڑھ کر عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو اب صحیح ہوگئی خواہ وہ شخص صاحبِ ترتیب ہو یا نہ ہو۔[4] (درمختار، طحطاوی)

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! یہ جمع (مزدلفہ) ہے میں تجھ سے تمام خیر کے مجموعہ کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ (عزوجل)! مَشْعَرِ حرام کے رب اور رکن ومقام کے رب اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب! میں تجھ سے بوسیلہ تیرے وجہ کریم کے نور کے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت پر میرے کام کو جمع کردے اور تقویٰ کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر اور آخرت میرا مرجع کر اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی رہ۔ اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے! مجھ کو ہر قسم کی خیر عطا کر اور ہر قسم کی بُرائی سے بچا، اے اللہ (عزوجل)! میرے گوشت اور ہڈی اور چربی اور بال اور تمام اعضا کو جہنم پر حرام کردے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! ۱۲۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في الرفع من عرفات، ج٣، ص٦٠١.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج٣، ص٦٠١.

4 ...... المرجع السابق، ص٦٠٢."حاشية الطحطاوی علی الدرالمختار"، کتاب الحج، ج١، ص٥٠٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ اگر راستہ میں اتنی دیر ہوگئی کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵ عرفات میں ظہر وعصر کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں اور مزدلفہ میں مغرب وعشا کے لیے ایک اذان اور ایک اقامت۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶ دونوں نمازوں کے درمیان میں سنت ونوافل نہ پڑھے۔ مغرب کی سنتیں بھی بعد عشا پڑھے اگر درمیان میں سنتیں پڑھیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشا کے لیے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ طلوعِ فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو سنت ترک ہوئی مگر دَم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔[4] (عالمگیری)

(۷) نمازوں کے بعد باقی رات ذِکر و لبیک و دُرود و دُعا و زاری میں گزارو کہ یہ بہت افضل جگہ اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علما نے اس رات کو شبِ قدر سے بھی افضل کہا۔ زندگی ہے تو سونے کو اور بہت راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہوسکے تو باطہارت سو رہو کہ فضول باتوں سے سونا بہتر اور اتنے پہلے اُٹھ بیٹھو کہ صبح چمکنے سے پہلے ضروریات وطہارت سے فارغ ہولو، آج **نمازِ صبح** بہت اندھیرے سے پڑھی جائے گی، کوشش کرو کہ جماعت امام بلکہ پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ عشاو صبح جماعت سے پڑھنے والا بھی پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔

(۸) اب دربارِ اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا، ہاں ہاں کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں، کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

مزدلفہ کا وقوف

مشعرالحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہوسکے تو وادیٔ محسر[5] کے سوا جہاں گنجائش پاؤ **وقوف** کرو اور تمام باتیں کہ وقوفِ عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھو یعنی لبیک کی کثرت کرو اور ذکر و درود و دُعا میں

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، ج٣، ص٦٠٢.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في الرفع من عرفات، ج٣، ص٦٠٠.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في الرفع من عرفات، ج٣، ص٦٠٠.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٣١.

5 ...... کہ اس میں وقوف جائز نہیں۔۱۲

www.dawateislami.net

مشغول رہو یہاں کے لیے بعض دُعائیں یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَـائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذَالِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلْعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ وَاَسْأَلُکَ اَنْ تَقْضِیَ عَنِّیَ الْمَغْرِمَ وَاَنْ تَعْفُوَ عَنِّیْ مَظَالِمَ الْعِبَادِ وَاَنْ تُرْضِیَ عَنِّیَ الْخُصُوْمَ وَالْغُرَمَآءَ وَاَصْحَابَ الْحُقُوْقِ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَمِنْ غَلَبَۃِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارٍ لَآئِمٍ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاؤُا اسْتَغْفَرُوْا.

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِیْ ھٰذَا الْجَمْعِ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ وَاَنْ تُصْلِحَ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّیَ السُّوْءَ کُلَّہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ ذَالِکَ غَیْرُکَ وَلَا یَجُوْدُ بِہٖ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْ شَرِّمَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشٰکَ کَاَنِّیْ اَرٰکَ اَبَدًا حَتّٰی اَلْقٰکَ وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوٰکَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِکَ وَخِرْلِیْ مِنْ قَضَآئِکَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ قَدْرِکَ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ نَفْسِیْ وَمَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَارِیْ وَاَقِرَّ بِذٰلِکَ عَیْنِیْ . (1)

---

(1) اے اللہ (عزوجل)! میری خطا اور جہل اور زیادتی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب کو بخش دے، اے اللہ (عزوجل)! میرے تمام گناہ معاف کردے کوشش سے جس کو میں نے کیا یا بلاکوشش اور خطا سے کیا یا قصد سے اور یہ سب میں نے کیے، اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کفر اور عاجزی و سستی سے اور تیری پناہ غم و حزن سے اور تیری پناہ بزدلی و بخل اور دَین کی گرانی اور مردوں کے غلبہ سے اور سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے تاوان ادا کردے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کرا اور خصوم و غرما اور حق داروں کو راضی کردے، اے اللہ (عزوجل)! میرے نفس کو تقوے دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا ولی و مولیٰ ہے، اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ غلبۂ دَین اور غلبۂ دشمن سے اور اس ہلاکت سے جو ملامت میں ڈالنے والی ہے اور مسیح دجّال کے فتنہ سے۔

اے اللہ (عزوجل)! مجھے ان لوگوں میں کر جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور بُرائی کر کے استغفار کرتے ہیں۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم کو اپنے نیک بندوں میں کر جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول وفد ہیں، اے اللہ (عزوجل)! اس مزدلفہ میں میرے لیے ہر خیر کو جمع کر دے اور میری ہر حالت کو درست کر دے اور ہر بُرائی کو مجھ سے پھیر دے کہ تیرے سوا کوئی نہیں کرسکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا، =

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اُجالا ہونے تک ہے۔اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہوگیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہوکر گزر گیا تو وقوف ہوگیا اور وقوفِ عرفات میں جو باتیں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اُس پر دَم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ ازدحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اُس پر کچھ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو بُرا کیا مگر اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًاؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝۲۰۰ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۲۰۲ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِۙ لِمَنِ اتَّقٰىؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۰۳ ﴾[4]

=اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے اور دو۲ پاؤں اور چار۴ پاؤں پر چلنے والے کے شر سے، اے اللہ (عزوجل)! تو مجھ کو ایسا کر دے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھ کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اور تقوےٰ کے ساتھ مجھ کو بہرہ مند کر اور گناہ کر کے بدبخت نہ بنوں اور اپنی قضا میرے لیے بہتر کر اور جو تو نے مقدر کیا ہے اُس میں برکت دے، یہاں تک کہ جو تو نے مؤخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کروں اور جو تو نے جلد کر دیا، اس کی تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور میری تونگری میرے نفس میں کر اور کان، آنکھ سے مجھ کو متمتع کر اور اُن کو میرا وارث کر اور جو مجھ پر ظلم کرے، اُن پر مجھے فتح مند کر اور اس میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر۔۱۲

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٣٠.

2 ...... المرجع السابق، ص٢٣١.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... پ٢، البقرة: ٢٠٠-٢٠٣.

www.dawateislami.net

پھر جب حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ (عزوجل) کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور بعض آدمی یوں کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اُس کے لیے کچھ حصہ نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کی کمائی سے ان کا حصہ ہے اور اللہ (عزوجل) جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ (عزوجل) کی یاد کرو گنے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کرکے دو دن میں چلا جائے اُس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں پرہیزگار کے لیے اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور جان لو کہ تم کو اسی کی طرف اُٹھنا ہے۔

حدیث ۱ صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطنِ محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا پھر وہاں سے بیچ والے راستہ سے چلے جو جَمرۂ کُبریٰ کو گیا ہے جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اُس پر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطنِ وادی سے رَمی کی پھر منحر میں آکر ترسٹھ ۶۳ اونٹ اپنے دستِ مبارک سے نحر فرمائے پھر علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیدیا بقیہ کو انھوں نے نحر کیا اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اپنی قربانی میں انھیں شریک کر لیا۔ پھر حکم فرمایا: کہ ''ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔'' دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سوار ہوکر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکّہ میں پڑھی۔ (1)

حدیث ۲ ترمذی شریف میں انھیں سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ: اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادی محسر میں سواری کو تیز کر دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ: چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رَمی کریں اور یہ فرمایا کہ: شاید اس سال کے بعد اب میں تمھیں نہ دیکھوں گا۔ (2)

حدیث ۳ صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یومُ النحر (دسویں تاریخ) میں چاشت کے وقت رَمی کی اور اس کے بعد کے دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد۔ (3)

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ جَمرۂ کُبریٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ معظّمہ کو

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ١٢١٨، ص٦٣٤.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الحج، باب ماجاء في الافاضة من عرفات، الحديث: ٨٨٧، ج٢، ص٢٥٣.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب بيان وقت استحباب الرمى، الحديث: ٣١٤-(١٢٩٩)، ص٦٧٦.

www.dawateislami.net

بائیں جانب کیا اور منیٰ کو دہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر تکبیر کہی پھر فرمایا کہ: ''اسی طرح انھوں نے رَمی کی جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔'' (1)

حدیث ۵ امام مالک نافع سے راوی، کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دونوں پہلے جمروں کے پاس دیر تک ٹھہرتے تکبیر و تسبیح و حمد و دعا کرتے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔ (2)

حدیث ۶ طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال کیا کہ رَمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ''تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اُس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔'' (3)

حدیث ۷ ابن خزیمہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام مَناسک میں آئے، جمرۂ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا، اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرۂ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا، پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔'' ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملّت ابراہیم کا اتباع کرتے ہو۔ (4)

حدیث ۸ بزار انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمروں کی رَمی کرنا تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔'' (5)

حدیث ۹ طبرانی و حاکم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں، ہمارا گمان ہے کہ کم ہوجاتی ہیں۔ فرمایا کہ: ''جو قبول ہوتی ہیں اُٹھالی جاتی ہیں، ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کی مثل تم دیکھتے۔'' (6)

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحج، باب رمي الجمار بسبع حصيات، الحديث: ١٧٤٨، ١٧٥٠، ج١، ص٥٧٨، ٥٧٩.

2 ...... "الموطأ" للإمام مالك، كتاب الحج، باب رمي الجمار، الحديث: ٩٤٧ ج١، ص٣٧٢.

3 ...... "المعجم الأوسط"، باب العين، الحديث: ٤١٤٧، ج٣، ص١٥٠.

4 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب المناسك، باب رمي الجمار و مقدار الحصى، الحديث: ١٧٥٦، ج٢، ص١٢٢.

5 ...... "الترغيب و الترهيب"، كتاب الحج، الترغيب في رمي الجمار ...إلخ، الحديث: ٣، ج٢، ص١٣٤.

6 ...... "المعجم الأوسط"، باب الالف، الحديث: ١٧٥٠، ج١، ص٤٧٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ تا ۱۲ صحیح مسلم میں اُم الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سرمونڈانے والوں کے لیے تین بار دُعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔ (1) اس کے مثل ابو ہریرہ و مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۱۳ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔'' (2)

حدیث ۱۴ عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سر مونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا، وہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔'' (3)

(۱) جب **طلوع آفتاب** میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے، امام کے ساتھ منیٰ کو چلو اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں کھجور کی گٹھلی برابر کی پاک جگہ سے اُٹھا کر تین بار دھولو، کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بناؤ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تینوں دن جمروں پر مارنے کے لیے یہیں سے کنکریاں لے لو یا سب کسی اور جگہ سے لو مگر نہ نجس جگہ کی ہوں، نہ مسجد کی، نہ جمرہ کے پاس کی۔

(۲) راستہ میں پھر بدستور ذِکر کرو، دُعا و دُرود و کثرت لبیک میں مشغول رہو اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ وَاِلَیْکَ رَجَعْتُ وَمِنْکَ رَھِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُکِیْ وَعَظِّمْ اَجْرِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ ۔ (4)

(۳) جب **وادی مُحسر** (5) پہنچو پانچ سو پینتالیس ہاتھ بہت جلد تیزی کے ساتھ چل کر نکل جاؤ مگر نہ وہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھتے جاؤ:

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر ... إلخ، الحدیث: ۱۳۰۳، ص۶۷۷.

2 ...... "الترغیب و الترھیب"، کتاب الحج، الترغیب فی حلق الرأس بمنی، الحدیث: ۳، ج۲، ص۱۳۵.

3 ...... "الترغیب و الترھیب"، کتاب الحج، الترغیب فی حلق الرأس بمنی، الحدیث: ۳، ج۲، ص۱۳۵.

4 ...... اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا اور تیری طرف رجوع کی اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر زیادہ کر اور میری عاجزی پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری دُعا مستجاب کر۔۱۲

5 ...... یہ منیٰ و مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ ہے دونوں کی حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اس کی چوٹی سے شروع ہو کر ۵۴۵ ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب فیل آ کر ٹھہرے اور ان پر عذاب ابابیل اترا تھا لہٰذا اس جگہ سے جلد گزرنا اور عذاب الٰہی سے پناہ مانگنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ . [1]

(۴) جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھو جو مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

جمرۃُ العقبہ کی رَمی

(۵) جب منیٰ پہنچو سب کاموں سے پہلے **جمرۃ العقبہ** [2] کو جاؤ جو ادھر سے پچھلا جمرہ ہے اور مکہ معظّمہ سے پہلا، نالے کے وسط میں سواری پر جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑے ہو کہ منیٰ دہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو اور جمرہ کی طرف مونھ ہو سات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لے کر سیدھا ہاتھ خوب اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو ہر ایک پر

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا . [3] کہہ کر مارو۔ [4] بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں۔ اس سے زیادہ فاصلہ پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی، پہلی کنکری سے لبیک موقوف کردو، اللہ اکبر کے بدلے سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جب بھی حرج نہیں۔

(۶) جب سات پوری ہو جائیں وہاں نہ ٹھہرو، فوراً ذکر و دُعا کرتے پلٹ آؤ۔

رَمی کے مسائل

مسئلہ ۱: سات سے کم جائز نہیں، اگر صرف تین ماریں یا بالکل نہیں تو دَم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ دے۔ [5] (ردالمحتار)

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل)! اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔ ۱۲

2 ...... منیٰ اور مکہ کے بیچ میں تین جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرۂ اولیٰ کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرۂ وسطیٰ اور اخیر کا کہ مکہ معظّمہ سے قریب ہے جمرۃ العقبہ۔ ۱۲

3 ...... اللہ (عزوجل) کے نام سے، اللہ (عزوجل) بہت بڑا ہے، شیطان کے ذلیل کرنے کے لیے، اللہ (عزوجل) کی رضا کے لیے، اے اللہ (عزوجل)! اسکو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔ ۱۲

4 ...... یا صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر مارو۔ ۱۲ منہ

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في رمي الجمرة العقبیٰ، ج۳، ص۶۰۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ کنکری مارنے میں پے درپے ہونا شرط نہیں مگر وقفہ خلافِ سنت ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوئیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں اور ایسی چیز کی جس سے تیمّم جائز ہے کنکر، پتھر، مٹی یہاں تک کہ اگر خاک پھینکی جب بھی رَمی ہوگئی مگر ایک کنکری پھینکنے کے قائم مقام ہوئی۔ موتی، عنبر، مشک وغیرہا سے رَمی جائز نہیں۔ یو ہیں جواہر اور سونے چاندی سے بھی رَمی نہیں ہوسکتی کہ یہ تو نچھاور ہوئی مارنا نہ ہوا، مینگنی سے بھی رَمی جائز نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ جمرہ کے پاس سے کنکریاں اُٹھانا مکروہ ہے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور مردود ہوجاتی ہیں اور جو مقبول ہوجاتی ہیں اُٹھالی جاتی ہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو اُن سے رَمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ ہو تو نہیں مگر دھو لینا مستحب ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ اس رَمی کا وقت آج کی فجر سے گیارھویں کی فجر تک ہے مگر مسنون یہ ہے کہ طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہو اور زوال سے غروب تک مُباح اور غروب سے فجر تک مکروہ۔ یو ہیں دسویں کی فجر سے طلوعِ آفتاب تک مکروہ اور اگر کسی عُذر کے سبب ہو مثلاً چرواہوں نے رات میں رَمی کی تو کراہت نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

حج کی قربانی

(۷) اب رَمی سے فارغ ہو کر قربانی میں مشغول ہو، یہ قربانی وہ نہیں جو بقرعید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگرچہ حج میں ہو بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے۔ قارِن اور متمتع پر واجب اگرچہ فقیر ہو اور مُفرِد کے لیے مستحب اگرچہ غنی ہو۔ جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في رمي الجمرة العقبیٰ، ج۳، ص۶۰۸.

2 ...... المرجع السابق، ص۶۰۷.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في رمي الجمرة العقبیٰ، ج۳، ص۶۰۸.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في رمي الجمرة العقبیٰ، ج۳، ص۶۰۹.

5 ...... المرجع السابق، ص۶۱۰.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في رمي الجمرة العقبیٰ، ج۳، ص۶۱۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱: محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو، نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر لے سکے، وہ اگر قران یا تمتّع کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد، اس بیچ میں جب چاہے رکھ لے۔ ایک ساتھ خواہ جُدا جُدا اور بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ کو رکھے اور باقی سات تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ کہ گھر پہنچ کر ہوں۔

(۸) ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرے کہ سنت ہے، ورنہ ذبح کے وقت حاضر رہے۔

(۹) رُوبقبلہ جانور کولٹا کر اور خود بھی قبلہ کو مونھ کر کے یہ پڑھو:

اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ۚ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (1)

اس کے بعد بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ ؕ کہتے ہوئے نہایت تیز چُھری سے بہت جلد ذبح کر دو کہ چاروں رگیں کٹ جائیں، زیادہ ہاتھ نہ بڑھاؤ کہ بے سبب کی تکلیف ہے۔

(۱۰) بہتر یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کے دونوں ہاتھ، ایک پاؤں باندھ لو ذبح کر کے کھول دو۔

(۱۱) اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے سینہ میں گلے کی انتہا پر تکبیر کہہ کر نیزہ مارو کہ سنت یو ہیں ہے اسے نحر کہتے ہیں اور اس کا ذبح کرنا مکروہ مگر حلال ذبح سے بھی ہو جائے گا اگر ذبح کرے تو گلے پر ایک ہی جگہ اُسے بھی ذبح کرے۔ جاہلوں میں جو مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ ذبح ہوتا ہے غلط و خلاف سنت ہے اور مُفت کی اذیت و مکروہ ہے۔

(۱۲) جانور جو ذبح کیا جائے جب تک سرد نہ ہو لے اس کی کھال نہ کھینچو، نہ اعضا کاٹو کہ ایذا ہے۔

(۱۳) یہ قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی قبول ہونے کی دعا مانگو۔

---

(1) ...... انظر: "سنن أبي داود"، كتاب الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، الحديث: ٢٧٩٥، ج٣، ص١٢٦.

ترجمہ: ''میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں۔''

''بیشک میری نماز و قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ (عزوجل) کے لیے ہے، جو تمام جہان کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اُسی کا حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں۔'' ۱۲

www.dawateislami.net

حلق و تقصیر

(۱۴) قربانی کے بعد قبلہ مونھ بیٹھ کر مرد **حلق** کریں یعنی تمام سر مونڈائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے۔ ایک پورہ برابر بال کتروا دیں۔ مُفرِد اگر قربانی کرے تو اُسکے لیے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع و قِران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر مونڈائے گا تو دَم واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱: کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں کے چہارم بالوں میں سے کتروانا ضروری ہے، لہٰذا ایک پورہ سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے کہ چہارم بالوں میں سب ایک ایک پورا نہ ترشیں۔

مسئلہ ۲: سر مونڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایامِ نحر ہے یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور افضل پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا تو اب مُحرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ یہ دوسرا بھی مُحرم ہو۔[2] (منسک)

مسئلہ ۴: جس کے سر پر بال نہ ہوں اُسے اُسترہ پھروانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں پُھڑیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کتروائے تو اس عُذر کے سبب اُس سے مونڈانا اور کتروانا ساقط ہوگیا۔ اُسے بھی مونڈانے والوں، کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہوگئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایامِ نحر کے ختم ہونے تک بدستور رہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر وہاں سے کسی گاؤں وغیرہ میں ایسی جگہ چلا گیا کہ نہ حجام ملتا ہے، نہ اُسترہ یا قینچی پاس ہے کہ مونڈا لے یا کتروائے تو یہ کوئی عُذر نہیں مونڈانا یا کتروانا ضروری ہے۔[4] (عالمگیری)

اور یہ بھی ضرور ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتروانا نہ ہو بلکہ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لیے یہ جگہ مخصوص ہے، حرم سے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس، في كيفية اداء الحج، ج۱، ص ۲۳۱.

2 ...... "لباب المناسك"، (باب مناسك منى، فصل في الحلق و التقصير)، ص ۲۳۰.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ص ۲۳۱.

4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

باہر کرے گا تو دَم لازم آئے گا۔[1] (منسک)

مسئلہ ۶ اس موقع پر سر مونڈانے کے بعد مونچھیں ترشوانا، موئے زیر ناف دُور کرنا مستحب ہے اور داڑھی کے بال نہ لے اور لیے تو دَم وغیرہ واجب نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ اگر نہ مونڈائے نہ کتروائے تو کوئی چیز جو احرام میں حرام تھی حلال نہ ہوئی اگرچہ طواف بھی کر چکا ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ اگر بارھویں تک حلق وقصر نہ کیا تو دَم لازم آئے گا کہ اس کے لیے یہ وقت مقرر ہے۔[4] (ردالمحتار)

(۱۵) حلق ہو یا تقصیر دہنی طرف[5] سے شروع کرو اور اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے جاؤ اور فارغ ہونے کے بعد بھی کہو اور حلق یا تقصیر کے وقت یہ دُعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَقَضٰی عَنَّا نُسُکَنَا اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَامْحُ عَنِّیْ بِھَا سَیِّئَۃً وَّارْفَعْ لِیْ بِھَا دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ الْعَالِیَۃِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لِلْمُحَلِّقِیْنَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ. اٰمِیْنَ ط .[6] اور سب مسلمانوں کی بخشش کی دعا کرو۔

مسئلہ ۹ اگر مونڈانے یا کتروانے کے سوا کسی اور طرح سے بال دور کریں مثلاً چونا ہرتال وغیرہ سے جب بھی جائز

---

1 ...... "لباب المناسك"، (باب مناسك منى، فصل في الحلق و التقصير)، ص ٢٣٠ .

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ص ٢٣٢ .

3 ......المرجع السابق .

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ج٣، ص٦١٦ .

5 ......یعنی مونڈانے والے کی دہنی جانب یہی حدیث سے ثابت اور امام اعظم نے بھی ایسا ہی کیا لہٰذا بعض کتابوں میں جو حجام کی دہنی جانب سے شروع کرنے کو بتایا صحیح نہیں۔ ۱۲ منہ

6 ......حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت کی اور انعام کیا اور ہماری عبادت پوری کرا دی، اے اللہ (عزوجل)! یہ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے میرے لیے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹا دے اور جنت میں درجہ بلند کر، الٰہی! میرے لیے میرے نفس میں برکت کر اور مجھ سے قبول کر، اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اور سر منڈانے والوں اور بال کتروانے والوں کو بخش دے، اے بڑی مغفرت والے! آمین۔ ۱۲

www.dawateislami.net

ہے۔[1] (درمختار)

(۱۶) بال دفن کردیں اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جُدا ہوں دفن کردیا کریں۔

(۱۷) یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کترواؤ، نہ خط بنواؤ، ورنہ دَم لازم آئے گا۔

(۱۸) اب عورت سے صحبت کرنے، بشہوت اُسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہوگیا۔

طوافِ فرض

(۱۹) افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخ **فرض طواف** کے لیے جسے طوافِ زیارت وطوافِ افاضہ کہتے ہیں، مکّہ معظّمہ میں جاؤ بدستور مذکور پیدل باوضو وسترِ عورت طواف کرو مگر اس طواف میں اِضطباع نہیں۔

مسئلہ ۱: یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے اس کے سات پھیرے کیے جائیں گے، جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے سات کرنا واجب تو اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو حج ہوگیا مگر دَم واجب ہوگا کہ واجب ترک ہوا۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اس طواف کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ پیشتر احرام بندھا ہو اور وقوف کرچکا ہو اور خود کرے اور اگر کسی اور نے اُسے کندھے پر اُٹھا کر طواف کیا تو اُس کا طواف نہ ہوا مگر جب کہ یہ مجبور ہو خود نہ کرسکتا ہو مثلاً بیہوش ہے۔[3] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: بیہوش کو پیٹھ پر لاد کر یا کسی اور چیز پر اُٹھا کر طواف کرایا اور اس میں اپنے طواف کی بھی نیت کرلی تو دونوں کے طواف ہوگئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔

مسئلہ ۴: اس طواف کا وقت دسویں کی طلوعِ فجر سے ہے، اس سے قبل نہیں ہوسکتا۔[4] (جوہرہ)

مسئلہ ۵: اس میں بلکہ مطلق ہر طواف میں نیت شرط ہے، اگر نیت نہ ہو طواف نہ ہوا مثلاً دشمن یا درندے سے بھاگ

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، مطلب في رمي جمرة العقبة، ج۳، ص۶۱۲.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج۱، ص۲۳۲، وغیرہ.

3 ...... "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب: فی طواف الزیارۃ، ج ۳، ص۶۱٤.

4 ...... "الجوهرة النيرة" کتاب الحج، ص۲۰۵.

www.dawateislami.net

کر پھیرے کیے طواف نہ ہوا بخلاف وقوفِ عرفہ کہ وہ بغیر نیت بھی ہو جاتا ہے مگر یہ نیت شرط نہیں کہ یہ طوافِ زیارت ہے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۶ عیدِ اضحیٰ کی نماز وہاں نہیں پڑھی جائے گی۔[2] (ردالمحتار)

(۲۰) قارِن ومُفرِد طواف قدوم میں اور مُتمتّع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں حج کے رَمَل وسَعی دونوں یا صرف سَعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رَمَل وسعی کچھ نہ کریں اور ① اگر اس میں رمل وسعی کچھ نہ کیا ہو یا ② صرف رَمَل کیا ہو یا ③ جس طواف میں کیے تھے وہ عمرہ کا تھا جیسے قارِن و مُتَمتّع کا پہلا طواف یا ④ وہ طواف بے طہارت کیا تھا یا ⑤ شوال سے پیشتر کے طواف میں کیے تھے تو ان پانچوں صورتوں میں رمل وسعی دونوں اس طوافِ فرض میں کریں۔

(۲۱) کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیارھویں کو افضل ہے اور اس دن یہ بڑا نفع ہے کہ مطاف خالی ملتا ہے گنتی کے بیس تیس آدمی ہوتے ہیں عورتوں کو بھی باطمینان تمام ہر پھیرے میں سنگِ اسود کا بوسہ ملتا ہے۔

(۲۲) جو گیارھویں کو نہ جائے بارھویں کو کرلے اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے، جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔ ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو ان کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہا دھوکر بارھویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے سے پہلے چار پھیرے کرسکتی ہے تو کرنا واجب ہے، نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یوہیں اگر اتنا وقت اُسے ملا تھا کہ طواف کرلیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آگیا تو گنہگار ہوئی۔[3] (ردالمحتار)

(۲۳) بہرحال بعد طواف دو رکعت بدستور پڑھیں، اس طواف کے بعد عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہوگیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

مسئلہ ۷ اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسیں گزر جائیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو احرام سے باہر ہوگیا، یہاں تک کہ اس کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہ ہوگا اور اگر اُلٹا طواف کیا یعنی کعبہ کی بائیں جانب سے تو عورتیں حلال ہوگئیں مگر جب تک مکہ میں ہے اس طواف کا اعادہ

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص ٢٠٥.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ج٣، ص٦١٧.

3 ......"رد المحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ج٣، ص٦١٦.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٣٢.

www.dawateislami.net

کرے اور اگر نجس کپڑا پہن کر طواف کیا تو مکروہ ہوا اور بقدر مانع نماز ستر کُھلا رہا تو ہوجائے گا مگر دَم لازم ہے۔[1] (عالمگیری جوہرہ)

(۲۴) دسویں، گیارھویں، بارھویں کی راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنت ہے، نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ میں، لہٰذا جو شخص دس یا گیارہ کو طواف کے لیے گیا واپس آ کر رات منیٰ ہی میں گزارے۔

مسئلہ ۹ اگر اپنے آپ منیٰ میں رہا اور اسباب وغیرہ مکہ کو بھیج دیا یا مکہ ہی میں چھوڑ کر عرفات کو گیا تو اگر ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے، تو کراہت ہے ورنہ نہیں۔[2] (درمختار)

باقی دنوں کی رَمی

(۲۵) **گیارھویں تاریخ** بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سُن کر پھر **رَمی** کو چلو، ان ایام میں رَمی **جَمرۂ اولیٰ** سے شروع کرو جو مسجد خیف سے قریب ہے، اس کی رَمی کو راہِ مکہ کی طرف سے آ کر چڑھائی پر چڑھو کہ یہ جگہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلند ہے، یہاں رُو بقبلہ سات کنکریاں بطور مذکور مار کر جَمرہ سے کچھ آگے بڑھ جاؤ اور قبلہ رو دعا میں یوں ہاتھ اُٹھاؤ کہ ہتھیلیاں قبلہ کو رہیں۔ حضور قلب سے حمد و درود و دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہو، ورنہ پون پارہ یا سورہ بقرہ کی مقدار تک۔

(۲۶) پھر **جَمرۂ وُسطیٰ** پر جا کر ایسا ہی کرو (۲۷) پھر **جَمرۃ العقبہ** پر مگر یہاں رَمی کر کے نہ ٹھہرو معاً پلٹ آؤ، پلٹتے میں دعا کرو۔

(۲۸) بعینہٖ اسی طرح **بارھویں تاریخ** بعد زوال تینوں جمرے کی رَمی کرو، بعض لوگ دوپہر سے پہلے آج رَمی کر کے مکہ معظّمہ کو چل دیتے ہیں۔ یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے تم اس پر عمل نہ کرو۔

(۲۹) بارھویں کی رَمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظّمہ کو روانہ ہوجاؤ مگر بعد غروب چلا جانا معیوب۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رَمی کر کے مکہ جانا ہوگا اور یہی افضل ہے، مگر عام لوگ بارھویں کو چلے جاتے ہیں تو ایک رات دن یہاں اور قیام میں قلیل جماعت کو وقت ہے اور اگر تیرھویں کی صبح ہوگئی تو اب بغیر رَمی کیے جانا جائز نہیں، جائے گا تو دَم واجب ہوگا۔ دسویں کی رَمی کا وقت اوپر مذکور ہوا۔

گیارھویں بارھویں کا وقت آفتاب ڈھلنے[3] سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے اور تیرھویں کی رَمی کا وقت صبح سے آفتاب ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ وقت ہے، اس کے بعد غروب آفتاب

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس، ج۱، ص۲۳۲. و"الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص۲۰۶.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، ج۳، ص۶۲۱.

3 ......یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے۔

www.dawateislami.net

تک مسنون۔ لہٰذا اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی رَمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کرلے پھر اگر بغیر عُذر رہے تو کراہت ہے، ورنہ کچھ نہیں اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہوگئی، اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے، اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رَمی نہ کی تو اب رَمی نہیں ہوسکتی اور دَم واجب۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱: اگر بالکل رَمی نہ کی جب بھی ایک ہی دَم واجب ہوگا۔[2] (منسک)

مسئلہ ۲: کنکریاں چاروں دن کے واسطے لی تھیں یعنی ستر اور بارھویں کی رَمی کرکے مکہ جانا چاہتا ہے تو اگر اور کو ضرورت ہو اُسے دیدے، ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دے۔ جمروں پر بچی ہوئی کنکریاں پھینکنا مکروہ ہے اور دفن کرنے کی بھی حاجت نہیں۔[3] (منسک)

مسئلہ ۳: رَمی پیدل بھی جائز ہے اور سوار ہوکر بھی مگر افضل یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے جمروں پر پیدل رَمی کرے اور تیسرے کی سواری پر۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: اگر کنکری کسی شخص کی پیٹھ یا کسی اور چیز پر پڑی اور ہلکی رہ گئی تو اُس کے بدلے کی دوسری مارے اور اگر گر پڑی اور وہاں گری جہاں اُس کی جگہ ہے یعنی جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلہ کے اندر تو جائز ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر کنکری کسی شخص پر پڑی اور اُس پر سے جمرہ کو لگی تو اگر معلوم ہو کہ اُس کے دفع کرنے سے جمرہ پر پہنچی تو اس کے بدلے کی دوسری کنکری مارے اور معلوم نہ ہو جب بھی احتیاط یہی ہے کہ دوسری مارے۔ یوہیں اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہنچی یا نہیں تو اعادہ کرلے۔[6] (منسک)

مسئلہ ۶: ترتیب کے خلاف رَمی کی تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کرلے اور اگر پہلے جمرہ کی رَمی نہ کی اور دوسرے تیسرے کی کی تو پہلے پر مار کر پھر دوسرے اور تیسرے پر مار لینا بہتر ہے اور اگر تین تین کنکریاں ماری ہیں تو پہلے پر چار اور مارے اور دوسرے

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في رمي الجمرات الثلاث، ج۳، ص٦١٩.

2 ...... "لباب المناسك"، (باب رمي الجمار و أحكامه ، فصل رمي اليوم الرابع)، ص٢٤٤.

3 ...... "لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب رمي الجمار و أحكامه ، فصل رمي اليوم الرابع)، ص٢٤٤.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، ج۳، ص٦٢٠، وغيره.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٣٤.

6 ...... "لباب المناسك"، (باب رمي الجمار و أحكامه ، فصل فى الرمي و شرائطه و واجباته)، ص٢٤٥.

www.dawateislami.net

تیسرے پر سات سات اور اگر چار چار ماری ہیں تو ہر ایک پر تین تین اور مارے اور بہتر یہ ہے کہ سرے سے رَمی کرے اور اگر یوں کیا کہ ایک ایک کنکری تینوں پر مار آیا پھر ایک ایک، یوہیں سات بار میں سات سات کنکریاں پوری کیں تو پہلے جمرہ کی رَمی ہوگئی اور دوسرے پر تین اور مارے اور تیسرے پر چھ تو رَمی پوری ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو، وہ دوسرے کو حکم کردے کہ اس کی طرف سے رَمی کرے اور اُس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے رَمی کرے یعنی جب کہ خود رَمی نہ کرچکا ہو اور اگر یوں کیا کہ ایک کنکری اپنی طرف سے ماری پھر ایک مریض کی طرف سے، یوہیں سات بار کیا تو مکروہ ہے اور مریض کے بغیر حکم رَمی کردی تو جائز نہ ہوئی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رَمی کرے تو بہتر یہ کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رَمی کرائے۔ یوہیں بیہوش یا مجنون یا ناسمجھ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رَمی کردیں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رَمی کرائیں۔[2] (منسک)

مسئلہ ۸ گن کر اکیس ۲۱ کنکریاں لے گیا اور رَمی کرنے کے بعد دیکھتا ہے کہ چار بچی ہیں اور یہ یاد نہیں کہ کون سے جمرہ پر کمی کی تو پہلے پر یہ چار کنکریاں مارے اور دونوں پچھلوں پر سات سات اور اگر تین بچی ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک اور اگر ایک یا دو ہوں جب بھی ہر جمرہ پر ایک ایک۔[3] (فتح القدیر)

(۳۰) رَمی سے پہلے حلق جائز نہیں۔

(۳۱) گیارھویں بارھویں کی رَمی دوپہر سے پہلے اصلاً صحیح نہیں۔

رَمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں

(۳۲) رَمی میں یہ چیزیں مکروہ ہیں:

① دسویں کی رَمی غروبِ آفتاب کے بعد کرنا۔

② تیرھویں کی رَمی دوپہر سے پہلے کرنا۔

③ رَمی میں بڑا پتھر مارنا۔

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج ١، ص ٢٣٤.

2 ...... "لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب رمي الجمار و أحكامه)، ص ٢٤٧.

3 ...... "فتح القدير"، كتاب الحج، باب الاحرام، ج ٢، ص ٣٩١.

www.dawateislami.net

٤ بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔

٥ مسجد کی کنکریاں مارنا۔

٦ جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اُٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں، جو قبول ہوتی ہیں اُٹھالی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی، ورنہ جمروں کے گرد پہاڑ ہوجاتے۔

٧ ناپاک کنکریاں مارنا۔

٨ سات سے زیادہ مارنا۔

٩ رَمی کے لیے جو جہت مذکور ہوئی اس کے خلاف کرنا۔[1]

١٠ جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا زیادہ کا مضایقہ نہیں۔

١١ جمروں میں خلاف ترتیب کرنا۔

١٢ مارنے کے بدلے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

مکہ معظمہ کو روانگی

(٣٣) اخیر دن یعنی بارھویں خواہ تیرھویں کو جب منٰی سے رُخصت ہو کر مکہ معظّمہ چلو وادی محصب[2] میں کہ جنۃ المعلیٰ کے قریب ہے، سواری سے اُتر لو یا بے اُترے کچھ دیر ٹھہر کر دعا کرو اور افضل یہ ہے کہ عشا تک نمازیں یہیں پڑھو، ایک نیند لے کر مکہ معظّمہ میں داخل ہو۔

عمرے

(٣٤) اب تیرھویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرو اپنے اور اپنے پیر، اُستاد، ماں، باپ، خصوصاً حضور پُرنور سیّد عالم

---

1 ...... شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ''رفیق الحرمین'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''لہٰذا بڑے شیطان کو مارتے وقت کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف اور منٰی سیدھے ہاتھ کی طرف ہونا چاہئے باقی دونوں جَمروں کو مارتے وقت آپ کا مُنہ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے۔''

2 ...... جنۃ المعلی کہ مکہ معظّمہ کا قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرا پہاڑ اس پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے دہنے ہاتھ پر نالہ کے پیٹ سے جدا ہے ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب ہے جنۃ المعلی محصب میں داخل نہیں ١٢۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ

www.dawateislami.net

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب واہلبیت وحضورغوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہم کی طرف سے جتنے ہوسکیں عُمرے کرتے رہو۔ تنعیم کو کہ مکہ معظّمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل فاصلہ پر ہے، جاؤ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آؤ اور طواف وسعی حسب دستور کرکے حلق یا تقصیر کرلو عمرہ ہوگیا۔ جو حلق کر چکا اور مثلاً اُسی دن دوسرا عمرہ لایا، وہ سر پر اُسترہ پھروالے کافی ہے۔ یوہیں وہ جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں۔

(۳۵) مکہ معظّمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

مقاماتِ متبرکہ کی زیارت

(۳۶) جنّةُ المعلٰی حاضر ہوکر اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ و دیگر مدفونین کی زیارت کرے۔

(۳۷) مکان ولادت اقدس حضورِ انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا و مکان ولادتِ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ وجبل ثور وغارِ حرا ومسجد الجن ومسجد جبل ابی قبیس وغیرہا مکانات متبرکہ کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔

(۳۸) حضرت عبدالمطلب کی زیارت کریں اور ابو طالب کی قبر پر نہ جائیں۔ یوہیں جدّہ میں جو لوگوں نے حضرت اُمّنا حوّا رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مزار کئی سو ہاتھ کا بنا رکھا ہے وہاں بھی نہ جائیں کہ بے اصل ہے۔

(۳۹) علما کی خدمت سے برکت حاصل کرو۔

کعبہ معظمہ کی داخلی

(۴۰) کعبہ معظّمہ کی داخلی کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو۔ محرم میں عام داخلی ہوتی ہے مگر سخت کشمکش رہتی ہے۔ کمزور مرد کا تو کام ہی نہیں، نہ عورتوں کو ایسے ہجوم میں جرأت کی اجازت، زبردست مرد اگر آپ ایذا سے بچ بھی گیا تو اَوروں کو دھکے دیکر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں، نہ اس طرح کی حاضری میں کچھ ذوق ملے اور خاص داخلی بے لین دین میسر نہیں اور اس پر لینا بھی حرام اور دینا بھی حرام۔ حرام کے ذریعہ ایک مستحب ملا بھی تو وہ بھی حرام ہوگیا، ان مفاسد سے نجات نہ ملے تو حطیم کی حاضری غنیمت جانے، اوپر گزرا کہ وہ بھی کعبہ ہی کی زمین ہے۔

اور اگر شاید بن پڑے یوں کہ خدام کعبہ سے صاف ٹھہر جائے کہ داخلی کے عوض کچھ نہ دیں گے، اس کے بعد یا قبل چاہے ہزاروں روپے دیدے تو کمال ادب ظاہر و باطن کی رعایت سے آنکھیں نیچی کیے گردن جھکائے، گناہوں پر شرماتے، جلال رب العزۃ سے لرزتے کانپتے بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہو اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا

www.dawateislami.net

فاصلہ رہے۔ وہاں دو رکعت نفل غیر وقتِ مکروہ میں پڑھے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے پھر دیوار پر رخسارہ اور مونھ رکھ کر حمد و دُرود و دُعا میں کوشش کرے۔ یوہیں نگاہ نیچی کیے چاروں گوشوں پر جائے اور دعا کرے اور ستونوں سے چمٹے اور پھر اس دولت کے ملنے اور حج و زیارت کے قبول کی دعا کرے اور یوہیں آنکھیں نیچی کیے واپس آئے اوپر یا ادھر ادھر ہرگز نہ دیکھے اور بڑے فضل کی امید کرو کہ وہ فرماتا ہے: ﴿ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ ﴾ [1] ''جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امان میں ہے۔'' والحمدللہ۔

حرمین شریفین کے تبرکات

(۴۱) بچی ہوئی بتّی وغیرہ جو یہاں یا مدینہ طیبہ میں خدام دیتے ہیں، ہرگز نہ لے بلکہ اپنے پاس سے بتّی وہاں روشن کرکے باقی اُٹھا لے۔

مسئلہ ۱: غلاف کعبہ معظّمہ جو سال بھر بعد بدلا جاتا ہے اور جو اُوتارا گیا فقرا پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، اس کو ان فقرا سے خرید سکتے ہیں اور جو غلاف چڑھا ہوا ہے اس میں سے لینا جائز نہیں بلکہ اگر کوئی ٹکڑا جدا ہو کر گر پڑے تو اسے بھی نہ لے اور لے تو کسی فقیر کو دیدے۔

مسئلہ ۲: کعبہ معظّمہ میں خوشبو لگی ہو اسے بھی لینا جائز نہیں اور لی تو واپس کر دے اور خواہش ہو تو اپنے پاس سے خوشبو لے جا کر مَس کرلائے۔

طوافِ رُخصت

(۴۲) جب ارادہ رخصت کا ہو **طوافِ وداع** بے رَمَل وسعی و اِضطباع بجالائے کہ باہر والوں پر واجب ہے۔ ہاں وقتِ رُخصت عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر نہیں، جس نے صرف عمرہ کیا ہے اس پر یہ طواف واجب نہیں پھر بعد طواف بدستور دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھے۔

مسئلہ ۱: سفر کا ارادہ تھا طواف رخصت کرلیا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا، اگر اقامت کی نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے کہ پچھلا کام طواف رہے۔ [2] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ......پ ٤، آل عمران: ٩٧.

2 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٣٤، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طواف رخصت واجب نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ باہر والے نے مکہ میں یا مکہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا یعنی یہ کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارھویں تاریخ تک یہ نیت کر لی تو اب اس پر یہ طواف واجب نہیں اور اس کے بعد نیت کی تو واجب ہوگیا اور پہلی صورت میں اگر اپنے ارادہ کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ طوافِ رُخصت میں نفس طواف کی نیت ضرور ہے، واجب و رُخصت نیت میں ہونے کی حاجت نہیں، یہاں تک کہ اگر بہ نیت نفل کیا واجب ادا ہوگیا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ حیض والی مکہ معظّمہ سے جانے کے قبل پاک ہوگئی تو اس پر یہ طواف واجب ہے اور اگر جانے کے بعد پاک ہوئی تو اُسے یہ ضرور نہیں کہ واپس آئے اور واپس آئی تو طواف واجب ہوگیا جب کہ میقات سے باہر نہ ہوئی تھی اور اگر جانے سے پہلے حیض ختم ہوگیا مگر نہ غسل کیا تھا، نہ نماز کا ایک وقت گزرا تھا تو اُس پر بھی واپس آنا واجب نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ جو بغیر طوافِ رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضرور نہیں بلکہ دَم دیدے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے اور اس صورت میں دَم واجب نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ طوافِ رُخصت کے تین پھیرے چھوڑ گیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دے۔[6] (عالمگیری)

(۴۳) طوافِ رخصت کے بعد زمزم پر آ کر اُسی طرح پانی پیے، بدن پر ڈالے۔

(۴۴) پھر دروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو کر آستانۂ پاک کو بوسہ دے اور قبولِ حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دعا مانگے اور وہی دُعائے جامع پڑھے یا یہ پڑھے:

اَلسَّآئِلُ بِبَابِکَ یَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَمَعْرُوْفِکَ وَیَرْجُوْ رَحْمَتَکَ ۔[7]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٣٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الصدر، ج٣، ص٦٢٢.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج١، ص٢٣٥.

5 ...... المرجع السابق. و"ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الصدر، ج٣، ص٦٢٢.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج١، ص٢٤٦.

7 ...... تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔۱۲

www.dawateislami.net

(۴۵) پھر مُلتزم پر آکر غلاف کعبہ تھام کر اُسی طرح چمٹو، ذِکرو دُرود ودُعا کی کثرت کرو۔ اس وقت یہ دُعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَیْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَیْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اِلَیْهِ حَتّٰی تَرْضٰی بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط. (1)

(۴۶) پھر حجرِ پاک کو بوسہ دو اور جو آنسو رکھتے ہو گراؤ اور یہ پڑھو:

یَا یَمِیْنَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا اُوَدِّعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَ لِیْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ عَلٰی ذَالِكَ وَاُشْهِدُ مَلٰٓئِكَتَكَ الْكِرَامَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط. (2)

(۴۷) پھر اُلٹے پاؤں کعبہ کی طرف مونھ کرکے یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے، اُس کی جُدائی پر روتے یا رونے کا مونھ بناتے مسجدِ کریم کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلو اور دعائے مذکور پڑھو اور اسکے لیے بہتر باب الحذورہ ہے۔

(۴۸) حیض ونفاس والی عورت دروازۂ مسجد پر کھڑی ہوکر بہ نگاہ حسرت دیکھے اور دعا کرتی پلٹے۔

(۴۹) پھر بقدرِ قدرت فقرائے مکہ معظمہ پر تصدق کرکے متوجہ سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ ہو وباللہ التوفیق۔

---

1 ...... حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے ہمیں ہدایت کی، اللہ (عزوجل) ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، الٰہی! جس طرح ہمیں تو نے اس کی ہدایت کی ہے تو قبول فرما اور بیت الحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ کر اور اس کی طرف پھر لوٹنا ہمیں نصیب کرنا تاکہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جا۔

اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہان کا اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کی آل واصحاب سب پر۔۱۲

2 ...... اے زمین میں اللہ (عزوجل) کے یمین! میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ (عزوجل) کی گواہی کافی ہے کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں۔

اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک قیامت کے دن جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میرے لیے اس کی شہادت دے گا، اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں، اللہ (عزوجل) درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کی آل واصحاب سب پر۔۱۲

www.dawateislami.net

قِران کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ (1)

اور اللہ (عزوجل) کے لیے حج وعمرہ کو پورا کرو۔

حدیث ۱ ابوداود ونسائی وابن ماجہ صُبَی بن معبد تغلبی سے راوی، کہتے ہیں میں نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا، امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تو نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ (2)

حدیث ۲ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سُنا، حج وعمرہ دونوں کو لبیک میں ذکر فرماتے ہیں۔ (3)

حدیث ۳ امام احمد نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کو جمع فرمایا۔ (4)

مسئلہ ۱ قِران کے یہ معنی ہیں کہ حج وعمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کیے تھے کہ حج کو شامل کرلیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اُس کے ساتھ عُمرہ بھی شامل کرلیا، خواہ طوافِ قدوم سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں۔ طوافِ قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلافِ سنت ہے مگر دَم واجب نہیں اور طوافِ قدوم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دَم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دَم دینا واجب ہے۔ (5) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ قِران کے لیے شرط یہ ہے کہ عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوفِ عرفہ سے پہلے ہو، لہٰذا جس نے طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقوف کیا اُس کا قِران باطل ہوگیا۔ (6) (فتح القدیر)

---

1 ...... پ ۲، البقرۃ: ۱۹۶.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب المناسك، باب فی الاقران، الحديث: ۱۷۹۸، ج۲، ص۲۲۷.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب فی الافراد و القران، الحديث: ۱۲۳۲، ص۶٤۷.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي طلحة، الحديث: ۱٦۳٤٦، ج٥، ص٥۰۸.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب القران، ج۳، ص٦۳۳.

6 ...... "فتح القدير"

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ سب سے افضل قران ہے پھر تمتع پھر اِفراد۔[1] (ردالمحتار وغیرہ) قران کے احرام کا طریقہ احرام کے بیان میں مذکور ہوا۔

مسئلہ ۴ قِران کا احرام میقات سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اور شوال سے پہلے بھی مگر اس کے افعال حج کے مہینوں میں کیے جائیں، شوال سے پہلے افعال نہیں کرسکتے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵ قِران میں واجب ہے کہ پہلے سات پھیرے طواف کرے اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رَمَل سنت ہے پھر سعی کرے، اب قِران کا ایک جُز یعنی عمرہ پورا ہوگیا مگر ابھی حلق نہیں کرسکتا اور کیا بھی تو احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے جرمانہ میں دو دَم لازم ہیں۔ عمرہ پورا کرنے کے بعد طوافِ قدوم کرے اور چاہے تو ابھی سعی بھی کرلے، ورنہ طوافِ افاضہ کے بعد سعی کرے۔ اگر ابھی سعی کرے تو طوافِ قدوم کے تین پہلے پھیروں میں بھی رَمَل کرے اور دونوں طوافوں میں اِضطباع بھی کرے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ٦ ایک ساتھ دو طواف کیے پھر دو سعی جب بھی جائز ہے مگر خلاف سنت ہے اور دَم لازم نہیں، خواہ پہلا طواف عمرہ کی نیت سے اور دوسرا قدوم کی نیت سے ہو یا دونوں میں سے کسی میں تعیین نہ کی یا اس کے سوا کسی اور طرح کی نیت کی۔ بہر حال پہلا عمرہ کا ہوگا اور دوسرا طوافِ قدوم۔[4] (درمختار، منسک)

مسئلہ ۷ پہلے طواف میں اگر طوافِ حج کی نیت کی، جب بھی عمرہ ہی کا طواف ہے۔[5] (جوہرہ) عمرہ سے فارغ ہوکر بدستور مُحرِم رہے اور تمام افعال بجالائے، دسویں کو حلق کے بعد پھر طوافِ افاضہ کے بعد جیسے حج کرنے والے کے لیے چیزیں حلال ہوتی ہیں اُس کے لیے بھی حلال ہوں گی۔

مسئلہ ۸ قارِن پر دسویں کی رَمی کے بعد قربانی واجب ہے اور یہ قربانی کسی جرمانہ میں نہیں بلکہ اس کا شکریہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔ قارِن کے لیے افضل یہ ہے کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔[6] (عالمگیری،

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب القران، ج۳، ص٦٣١، وغیرہ.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب القران، ج۳، ص٦٣٤.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب القران، ج۳، ص٦٣٥، وغیرہ.

4 ...... المرجع السابق. و"لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب القران، فصل فی اداء القران)، ص٢٦٢.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، کتاب الحج، باب القران، ، ص ٢١٠.

6 ...... الفتاوی الهندية"، کتاب المناسك، الباب السابع فی القران والتمتع، ج١، ص٢٣٨.
و"الدرالمختار"، کتاب الحج، باب القران، ج۳، ص٦٣٦، وغیرهما.

www.dawateislami.net

درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اس قربانی کے لیے یہ ضرور ہے کہ حرم میں ہو، بیرون حرم نہیں ہوسکتی اور سنت یہ کہ منیٰ میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارھویں کے غروب آفتاب تک ہے مگر یہ ضرور ہے کہ رَمی کے بعد ہو، رَمی سے پہلے کرے گا تو دَم لازم آئے گا اور اگر بارھویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔[1] (منسک)

مسئلہ ۱۰: اگر قربانی پر قادر تھا اور ابھی قربانی نہ کی تھی کہ انتقال ہوگیا تو اس کی وصیّت کر جانا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی مگر وارثوں نے خود کردی جب بھی صحیح ہے۔[2] (منسک)

مسئلہ ۱۱: قارِن کو اگر قربانی میسر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اسباب کہ اُسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے۔ ان میں تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذی الحجہ کی نویں تک احرام باندھنے کے بعد رکھے، خواہ سات، آٹھ، نو، کو رکھے یا اس کے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کردے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے، تینوں کا پے درپے رکھنا ضرور نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے، تیرھویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہوسکتے۔ ان سات روزوں میں اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آکر اور بہتر مکان پر واپس ہوکر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضرور ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دَم واجب ہوگا، دَم دے کر احرام سے باہر ہوجائے اور اگر دَم دینے پر قادر نہیں تو سر مونڈا کر یا بال کتروا کر احرام سے جُدا ہوجائے اور دو دَم واجب ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: قادر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لیے پھر حلق سے پہلے دسویں کو جانور مل گیا، تو اب وہ روزے کافی نہیں لہٰذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو وہ روزے کافی ہیں، خواہ قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی

1 ...... "لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب القران، فصل في هدی القارن و المتمتع)، ص٢٦٣.

2 ...... "لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب القران، فصل في هدی القارن و المتمتع)، ص٢٦٣.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب السابع في قران و المتمتع، ج١، ص٢٣٩.
و"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب القران، ج٣، ص٦٣٦.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب القران، ج٣، ص٦٣٨.

www.dawateislami.net

یا بعد میں۔ یوہیں اگر قربانی کے دنوں میں سر نہ مونڈایا تو اگرچہ حلق سے پہلے جانور پر قادر ہو وہ روزے کافی ہیں۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ قارن نے طوافِ عمرہ کے تین پھیرے کرنے کے بعد وقوفِ عرفہ کیا تو وہ طواف جاتا رہا اور چار پھیرے کے بعد وقوف کیا تو باطل نہ ہوا اگرچہ طوافِ قدوم یا نفل کی نیت سے کیے، لہٰذا یوم النحر میں طواف زیارت سے پہلے اُس کی تکمیل کرے اور پہلی صورت میں چونکہ اُس نے عمرہ توڑ ڈالا، لہٰذا ایک دَم واجب ہوا اور وہ قربانی کہ شکر کے لیے واجب تھی ساقط ہوگئی اور اب قارِن نہ رہا اور ایام تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا دے۔ [2] (درمختار)

تمتّع کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۟ ﴾ [3]

جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا، اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد، یہ دس پورے ہیں۔ یہ اُس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) کا عذاب سخت ہے۔

تمتّع اُسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا، صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔

مسئلہ ۱ تمتّع کے لیے یہ شرط نہیں کہ میقات سے احرام باندھے اس سے پہلے بھی ہوسکتا ہے بلکہ اگر میقات کے بعد احرام باندھا جب بھی تمتع ہے، اگرچہ بلا احرام میقات سے گزرنا گناہ اور دَم لازم یا پھر میقات کو واپس جائے۔ یوہیں تمتع کے لیے یہ شرط نہیں کہ عمرہ کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے بلکہ شوال سے پیشتر بھی احرام باندھ سکتے ہیں، البتہ یہ ضروری ہے کہ

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب القران، ج۳، ص۶۳۸.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب القران، ج۳، ص۶۳۹.

3 ......پ۲، البقرة: ۱۹۶.

www.dawateislami.net

عمرہ کے تمام افعال یا اکثر طواف حج کے مہینے میں ہو، مثلاً تین پھیرے طواف کے رمضان میں کیے پھر شوال میں باقی چار پھیرے کر لیے پھر اسی سال حج کر لیا تو یہ بھی تمتع ہے اور اگر رمضان میں چار پھیرے کر لیے تھے اور شوال میں تین باقی تو یہ تمتع نہیں اور یہ بھی شرط نہیں کہ جس سال احرام باندھا اسی سال تمتع کرے مثلاً اس رمضان میں احرام باندھا اور احرام پر قائم رہا، دوسرے سال عمرہ پھر حج کیا تو تمتع ہوگیا۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

تمتّع کے شرائط

تمتع کی دس شرطیں ہیں:

① حج کے مہینے میں پورا طواف کرنا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے۔

② عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہونا۔

③ حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف یا اکثر حصہ کر لیا ہو۔

④ عمرہ فاسد نہ کیا ہو۔

⑤ حج فاسد نہ کیا ہو۔

⑥ اِلمامِ صحیح نہ کیا ہو۔ اِلمامِ صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو، لہٰذا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آکر حج کیا تو تَمتّع نہ ہوا اور اگر عمرہ کرنے سے پیشتر گیا یا عمرہ کرکے بغیر حلق کیے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آکر اسی سال حج کیا تو تمتّع ہے۔ یوہیں اگر عمرہ کرکے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی اِلمامِ صحیح نہیں، لہٰذا اگر واپس آکر حج کرے گا تو تمتّع ہوگا۔

⑦ حج و عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔

⑧ مکہ معظّمہ میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، لہٰذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کر لیا کہ یہیں رہے گا تو تمتّع نہیں اور دو ایک مہینے کا ہو تو ہے۔

⑨ مکہ معظّمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو بے احرام کے نہ ہو، نہ ایسا ہو کہ احرام ہے مگر چار پھیرے طواف کے اس مہینے

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج٣، ص ٦٤٠.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب المناسك، الباب السابع فی القران والتمتع، ج١، ص ٢٤٠.

www.dawateislami.net

سے پہلے کر چکا ہے، ہاں اگر میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہوسکتا ہے۔

⑩ میقات سے باہر کا رہنے والا ہو۔ مکہ کا رہنے والا تمتّع نہیں کرسکتا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا، دوسری یہ کہ نہ لائے۔ جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے، مکہ معظّمہ میں آکر طواف وسعی کرے اور سر مونڈائے اب عمرہ سے فارغ ہوگیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی سنگِ اَسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے اب مکہ میں بغیر احرام رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لیے طوافِ قدوم نہیں اور طوافِ زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طوافِ نفل میں رَمَل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طوافِ قدوم کرلیا ہے (اگرچہ اس کے لیے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کرلی ہے تو اب طوافِ زیارت میں رَمَل نہیں، خواہ طوافِ قدوم میں رَمَل کیا ہو یا نہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں، عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں۔ اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ مونڈائے بدستور مُحرم رہے۔

یوہیں مکہ معظّمہ ہی میں رہنا اُسے ضرور نہیں، چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے، اگر مکۂ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے تو حِل میں احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہوگیا تو میقات سے باندھے۔ یہ اُس صورت میں ہے، جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہوا اور اگر احرام باندھنے کے لیے حرم سے باہر گیا تو اُس پر دَم واجب ہے مگر جب کہ وقوف سے پہلے مکہ میں آگیا تو ساقط ہوگیا اور مکہ معظّمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظّمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ کہ مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر یہ کہ حطیم شریف میں ہو۔ یوہیں آٹھویں کو احرام باندھنا ضرور نہیں، نویں کو بھی ہوسکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے۔ تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے، اس کے بعد سر مونڈائے۔ اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اُسی طرح روزے رکھے جو قران والے کے لیے ہیں۔[2] (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

---

1 ......"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب التمتع، ج٣، ص ٦٤٠،٦٤٣.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب التمتع، ص٢١٢ ـ ٢١٣.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السابع في القران و التمتع، ج١، ص٢٣٨ـ٢٣٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کرلے چلے اور کھینچ کرلے جانے سے ہانکنا افضل ہے۔ ہاں اگر پیچھے سے ہانکنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اُس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے، اور ہار ڈالنا جُھول ڈالنے سے بہتر ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں دہنی یا بائیں جانب خفیف سا شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے، اب مکہ معظّمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی مُحرِم رہے جب تک قربانی نہ کرلے۔ اُسے سر مونڈانا جائز نہیں جب تک قربانی نہ کرلے ورنہ دَم لازم آئے گا پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لیے بتائے گئے کہ جانور نہ لایا تھا اور دسویں تاریخ کو رَمی کرکے سر مونڈائے اب دونوں احرام سے ایک ساتھ فارغ ہوگیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴ جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل مُفرِد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارِن کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو بہر حال قارِن کی مثل ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ میقات کے اندر والوں کے لیے قِران وتمتّع نہیں، اگر کریں تو دَم دیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶ جو جانور لایا ہے اُسے روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اگرچہ نادار ہو۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷ جانور نہیں لے گیا اور عمرہ کرکے گھر چلا آیا تو یہ اِلمام صحیح ہے اس کا تمتّع جاتا رہا، اب حج کرے گا تو مُفرِد ہے اور جانور لے گیا ہے اور عمرہ کرکے گھر واپس آیا پھر مُحرِم رہا اور حج کو گیا تو یہ اِلمام صحیح نہیں، لہٰذا اس کا تمتّع باقی ہے۔ یوہیں اگر گھر نہ آیا عمرہ کرکے کہیں اور چلا گیا تو تمتّع نہ گیا۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸ تمتّع کرنے والے نے حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو اس کی قضا دے اور جرمانہ میں دَم اور تمتّع کی قربانی اُس کے ذمہ نہیں کہ تمتّع رہا ہی نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹ تمتّع کے لیے یہ ضرور نہیں کہ حج وعمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک اپنی طرف

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج۳، ص٦٤٥.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج۳، ص٦٤٥.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج۳، ص٦٤٦.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج۳، ص٦٤٨.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج۳، ص٦٤٨، وغیرہ.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج۳، ص٦٥٠.

www.dawateislami.net

سے ہو اور دوسرا کسی اور کی جانب سے یا ایک شخص نے اُسے حج کا حکم دیا اور دوسرے نے عمرہ کا اور دونوں نے تمتّع کی اجازت دیدی تو کرسکتا ہے مگر قربانی خود اس کے ذمہ ہے اور اگر نادار ہے تو روزے رکھے۔[1] (منسک)

مسئلہ ۱۰: حج کے مہینے میں عمرہ کیا مگر اُسے فاسد کر دیا پھر گھر واپس گیا پھر آ کر عمرہ کی قضا کی اور اُسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہوگیا اور اگر مکہ ہی میں رہ گیا یا مکہ سے چلا گیا مگر میقات کے اندر رہا یا میقات سے بھی باہر ہوگیا مگر گھر نہ گیا اور آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج بھی کیا تو ان سب صورتوں میں تمتع نہ ہوا۔[2] (جوہرہ)

جُرم اور اُن کے کفارے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَؕ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۹۵ اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّیَّارَةِۚ وَ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًاؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹۶ ﴾[3]

اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور جو تم میں سے قصداً جانور کو قتل کرے گا تو بدلہ دے مثل اُس جانور کے جو قتل ہوا، تم میں کے دو عادل جو حکم کریں وہ بدلا قربانی ہوگی۔ جو کعبہ کو جائے یا کفارہ مسکین کا کھانا یا اس کے برابر روزے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔ اللہ (عزوجل) نے اسے معاف فرما دیا، جو پیشتر ہو چکا اور جو پھر کرے گا تو اللہ (عزوجل) اس سے بدلا لے گا اور اللہ (عزوجل) غالب بدلا لینے والا ہے۔ دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمھارے لیے حلال کیا گیا، تمھارے اور مسافروں کے برتنے کے لیے اور خشکی کا شکار تم پر حرام ہے، جب تک تم مُحرِم ہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو جس کی طرف تم اُٹھائے جاؤ گے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْیَةٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍۚ ﴾[4]

---

1 ...... "المسلك المتقسط"، (باب التمتع، فصل ولايشترط الصحة التمتع إحرام العمرة من الميقات)، ص٢٨٦.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب التمتع، ص٢١٦.

3 ......پ٧، المائدہ: ٩٥۔٩٦.

4 ......پ٢، البقرہ: ١٩٦.

www.dawateislami.net

جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور سر مونڈا لے) تو فدیہ دے روزے یا صدقہ یا قربانی۔

صحیحین وغیرہما میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور یہ مُحرم تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، ارشاد فرمایا: کیا یہ کیڑے تمھیں تکلیف دے رہے ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''سر مونڈا ڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دیدو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔'' [1]

تنبیہ: مُحرم اگر بالقصد بلاعُذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا، لہٰذا اس صورت میں توبہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہوگا جب تک توبہ نہ کرے اور اگر نادانستہ یا عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہرحال لازم ہے، یاد سے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، نشہ یا بے ہوشی میں یا ہوش میں، اُس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اُس کے حکم سے کیا۔

تنبیہ: اس بیان میں جہاں دَم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ اونٹ یا گائے یہ سب جانور انھیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد انگریزی روپے سے ایک سو چھتّر روپے آٹھ آنہ بھر گیہوں کہ سَو روپے کے سیر سے پونے دو سیر اَٹھنی بھر اوپر ہوئے یا اس کے دُونے جَو یا کھجور یا ان کی قیمت۔

مسئلہ ۱: جہاں دَم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جُوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہوگا تو اُسے جُرمِ غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہوگا کہ دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دیدیے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بمجبوری کیا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ کفارہ اس لیے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں، نہ اس لیے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جُرم کرو اور کہو کہ کفارہ دیدیں گے، دینا تو جب بھی آئے گا مگر قصداً حکمِ الٰہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

مسئلہ ۲: جہاں ایک دَم یا صدقہ ہے، قارِن پر دو ہیں۔[2] (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: کفارہ کی قربانی یا قارِن و مُتمتّع کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہوسکتی۔ غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی، ہاں جُرم

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب جواز حلق الرأس ...إلخ، الحدیث: ٨٣۔(١٢٠١)، ص٦١٨.

2 ...... ''الھدایة''، کتاب الحج، باب الجنایات، فصل في جزاء الصید، ج١، ص١٧١.

www.dawateislami.net

غیر اختیاری میں اگر اس کا گوشت چھ مسکینوں پر تصدق کیا اور ہر مسکین کو ایک صدقہ کی قیمت کا پہنچا تو ادا ہو گیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے، غنی کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارہ کی صرف محتاجوں کا حق ہے۔

مسئلہ ۵: اگر کفارے کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کرلے اور یہ بھی نیت کہ فُلاں کفارہ کا روزہ ہے، مطلق روزہ کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوا اور پے در پے ہونا یا حرم میں یا احرام میں رکھنا ضرور نہیں۔[2] (منسک) اب احکام سنیے:

(۱) خوشبو اور تیل لگانا

مسئلہ ۶: خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگرچہ عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، مونھ، ران، پنڈلی کو پورا سان دیا اگرچہ خوشبو تھوڑی ہے تو ان دونوں صورتوں میں دَم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: کپڑے یا بچھونے پر خوشبو مَلی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی، زیادہ ہے تو دَم اور کم ہے تو صدقہ۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، چمیلی، بیلے، جُوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں اگرچہ مُحرِم کو خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی، احرام کے بعد پھیل کر اور اعضا کو لگی تو کفارہ نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: مُحرِم نے دوسرے کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جب کہ مُحرِم کو خوشبو لگائی یا سِلا ہوا کپڑا پہنایا تو گنہگار ہوا اور جس کو لگائی یا پہنایا اس پر کفارہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثالث، ج ١، ص ٢٤٤.

2 ...... "المسلك المتقسط"،(باب في جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل في احكام الصيام في باب الاحرام)، ص ٤٠١-٤٠٣.

3 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٤٠-٢٤١.

4 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج ١، ص ٢٤١.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٥٣.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٥٣.

www.dawateislami.net

واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دَم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال دَم ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ ایک جلسہ میں کتنے ہی اعضا پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی جُرم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لیے الگ الگ کفارہ ہے، خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا کفارہ نہ دیا ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا، اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضوِ کامل کی قدر بدن کو لگی تو دَم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں تو کچھ نہیں مثلاً سنگِ اَسود شریف پر خوشبو ملی جاتی ہے اگر بحالتِ احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی تو دَم دے اور تھوڑی سی تو صدقہ۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ خوشبودار سُرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے، اس سے زیادہ میں دَم اور جس سُرمہ میں خوشبو نہ ہو اُس کے استعمال میں حرج نہیں، جب کہ بضرورت ہو اور بلاضرورت مکروہ۔[5] (منسک، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الائچی، دارچینی اتنی کھائی کہ مونھ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دَم ہے ورنہ صدقہ۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہوگئی تو کچھ نہیں، ورنہ اگر خوشبو کے اجزا زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٣، وغيره.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٤.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٤.

4 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١.

5 ...... المرجع السابق . و"لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات، فصل فى الكحل المطيب)، ص٣١٤.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٤.

7 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١.
و"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷: پینے کی چیز میں خوشبو ملائی، اگر خوشبو غالب ہے یا تین بار یا زیادہ پیا تو دَم ہے، ورنہ صدقہ۔[1] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: تمبا کو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمبا کو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچی خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مُشک وغیرہ ملاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۹: خمیرہ تمبا کو نہ پینا بہتر ہے، کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔

مسئلہ ۲۰: اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سُلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں اور سُلگا کر اس نے خود بَسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دَم اور نہ بسے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔[2] (عالمگیری، منسک)

مسئلہ ۲۱: سر پر مہندی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک دَم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر گزرے تو مرد پر دودَم اور چار پہر سے کم میں ایک دَم اور ایک صدقہ اور عورت پر بہرحال ایک دم، چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے اور سر پر وسمہ پتلا پتلا لگایا تو کچھ نہیں اور گاڑھا ہو تو مرد کو کفارہ دینا ہوگا۔[3] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: داڑھی میں مہندی لگائی جب بھی دَم واجب ہے، پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دَم دے، مرد ہو یا عورت اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی دَم ہے، ورنہ ہر جلسہ پر ایک دَم اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ۔[4] (جوہرہ، ردالمحتار وغیرہما)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٤، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١.

و "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في تطييب الثوب...إلخ)، ص٣٢١.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات، ص٢١٧.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٤، وغيرهما.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳ خطمی سے سر یا داڑھی دھوئی تو دَم ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ عطر فروش کی دُکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ چادر یا تہبند کے کنارہ میں مشک، عنبر، زعفران باندھا اگر زیادہ ہے اور چار پہر گزرے تو دَم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ خوشبو استعمال کرنے میں بقصد یا بلاقصد ہونا، یاد کرکے یا بھولے سے ہونا، مجبوراً یا خوشی سے ہونا، مرد وعورت دونوں کے لیے سب کا یکساں حکم ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ خوشبو لگانا جب جُرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دُور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دَم وغیرہ واجب ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے، اگرچہ فوراً زائل کردی ہو اور اگر کوئی غیر مُحرم ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر صرف پانی بہانے سے دُھل جائے تو یوہیں کرے۔[6] (منسک)

مسئلہ ۲۹ روغن چمیلی وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو، البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہیں، ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دواءً

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤٢.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٤.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١-٢٤٢.

6 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (كتاب الحج، باب الجنايات، فصل لا يشترط بقاء الطيب)، ص٣١٩.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤٠.

8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٥.

www.dawateislami.net

استعمال کیا ہو، یہ اس صورت میں ہے جب کہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو، اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکالیا ہو تو کچھ نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ زخم کا علاج ایسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا، اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہوا اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد بھی دوسرے میں وہ خوشبودار دوا لگائی تو دو کفارے واجب ہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ کُسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر پہنا تو دَم دے اور اس سے کم تو صدقہ، اگرچہ فوراً اُتار ڈالا۔[3] (منسک، عالمگیری)

(۲) سلے کپڑے پہننا

مسئلہ ۱ مُحرِم نے سِلا کپڑا چار پہر[4] کامل پہنا تو دَم واجب ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ تھوڑی دیر پہنا اور لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دَم واجب ہے، جب کہ یہ لگاتار پہننا ایک طرح کا ہو یعنی عُذر سے یا بلا عذر اور اگر مثلاً ایک دن بلا عذر تھا، دوسرے دن بعذر یا بالعکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲ اگر دن میں پہنا رات میں گرمی کے سبب اُتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اُتار ڈالا، باز آنے کی نیت سے نہ اُتارا تو ایک کفارہ ہے اور توبہ کی نیت سے اُتارا تو ہر بار میں نیا کفارہ واجب ہوگا۔ یوہیں کسی ایک دن کُرتا پہنا تھا اور اُتار ڈالا پھر پاجامہ پہنا اُسے بھی اُتار کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔[6] (عالمگیری، درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤١.

3 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في تطيب الثوب اذا كان الطيب في ثوبه شبراً في شبر)، ص٣٢٠.

4 ...... چار پہر سے مراد ایک دن یا ایک رات کی مقدار ہے، مثلاً طلوع آفتاب سے غروب آفتاب یا غروب آفتاب سے طلوع آفتاب یا دوپہر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دوپہر تک۔ (حاشیہ "انور البشارة". "الفتاوى الرضوية"، ج١٠، ص٧٥٧).

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤٢، وغيره.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤٢.

و"الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳: بیماری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیماری رہے گی ایک ہی جرم ہے اور بیماری یقیناً جاتی رہی اور نہ اُتارا تو یہ دوسرا جرم اختیاری ہے اور اگر وہ بیماری یقیناً جاتی رہی مگر دوسری بیماری معاً شروع ہوگئی اور اُس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے جب بھی یہ دوسرا جرم غیر اختیاری ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: باری کے ساتھ بخار آتا ہے اور جس دن بخار آیا کپڑے پہن لیے، دوسرے دن اُتار ڈالے تیسرے دن پھر پہنے، تو جب تک یہ بخار آئے ایک ہی جرم ہے۔[2] (منسک)

مسئلہ ۵: اگر سلا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اُتارا نہیں، دوسرے دن بھی پہنے ہی رہا تو اب دوسرا کفارہ واجب ہے۔ یوہیں اگر احرام باندھتے وقت سلا ہوا کپڑا نہ اُتارا تو یہ جُرم ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جُرم غیر اختیاری ہے اور بلاعُذر سب کپڑے پہنے تو ایک جُرم اختیاری ہے یعنی چار پہر پہنے تو دونوں صورتوں میں دَم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور اگر ضرورت ایک کپڑے کی تھی اُس نے دو پہنے تو اگر اسی موضعِ ضرورت پر دوسرا بھی پہنا تو ایک کفارہ ہے اور گنہگار ہوا۔ مثلاً ایک کُرتے کی ضرورت تھی، دو پہن لیے یا ٹوپی کی ضرورت تھی عمامہ بھی باندھ لیا اور اگر دوسرا کپڑا اس جگہ کے سوا دوسری جگہ پہنا مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی ہے اُس نے کُرتا بھی پہن لیا تو دو جرم ہیں، عمامہ کا غیر اختیاری اور کرتے کا اختیاری۔ خلاصہ یہ کہ موضعِ ضرورت میں زیادتی کی تو ایک جُرم ہے اور موضعِ ضرورت کے علاوہ اور جگہ بھی پہنا تو دو۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لیے تو ایک جرم ہے، دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک بضرورت ہو دوسرا بے ضرورت۔[5] (منسک)

مسئلہ ۸: دشمن کی وجہ سے کپڑے پہنے، ہتھیار باندھے اور وہ بھاگا اس نے اُتار ڈالے وہ پھر آ گیا، اس نے پھر پہنے تو یہ ایک ہی جُرم ہے۔ یوہیں دن میں دشمن سے لڑنا پڑتا ہے یہ دن میں ہتھیار باندھ لیتا ہے رات میں اُتار ڈالتا ہے تو یہ ہر روز کا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٨.

2 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط في المنسك المتوسط"، (باب الجنايات)، ص٣٠٣.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤٢.
و "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٥٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الأول، ج١، ص٢٤٢۔٢٤٣، وغيره.

5 ......"لباب المناسك"، (باب الجنايات)، ص ٣٠٢۔٣٠٣.

www.dawateislami.net

باندھنا ایک ہی جُرم ہے جب تک عُذر باقی ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ مُحرِم نے دوسرے مُحرِم کو سِلا ہوا یا خوشبودار کپڑا پہنایا تو اس پہنانے والے پر کچھ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مرد یا عورت نے مونھ کی ٹکلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دَم ہے اور کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۱ مُحرِم نے سر پر کپڑے کی گٹھری رکھی تو کفارہ ہے اور غلہ کی گٹھری یا تختہ یا لگن وغیرہ کوئی برتن رکھ لیا تو نہیں اور اگر سر پر مٹی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔[4] (عالمگیری، منسک)

مسئلہ ۱۲ سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصداً پہنے بلکہ بھول کر ہو یا نادانی میں بہر حال وہی حکم ہے۔ یوہیں سر اور مونھ چھپانے میں، یہاں تک کہ مُحرِم نے سوتے میں سر یا مونھ چھپالیا تو کفارہ واجب ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں۔ یوہیں ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ و گناہ ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادۃً پہنا جاتا ہے، ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا یا پاجامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا پاؤں پائنچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں۔ یوہیں انگرکھا پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا، آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں پر سلے کپڑے ڈال لیے تو کچھ نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ جوتے نہ ہوں تو موزے کو وہاں سے کاٹ کر پہنے جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے اور بغیر کاٹے ہوئے

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤٣.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤٢.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤٢، وغيره.

4 ...... المرجع السابق. و"لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات)، ص ٣٠٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤٢.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٥٩.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٥٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني، ج ١، ص ٢٤٢.

www.dawateislami.net

پہن لیا تو پورے چار پہر پہننے میں دَم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور جوتے موجود ہوں تو موزے کاٹ کر پہننا جائز نہیں کہ مال کو ضائع کرنا ہے پھر بھی اگر ایسا کیا تو کفارہ نہیں۔[1] (منسک)

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام میں انگریزی جوتے پہننا جائز نہیں کہ وہ اُس جوڑ کو چھپاتے ہیں، پہنے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

(۳) بال دُور کرنا

مسئلہ ۱ سر یا داڑھی کے چہارم بال یا زیادہ کسی طرح دُور کیے تو دَم ہے اور کم میں صدقہ اور اگر چندلا ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں، تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو کُل میں دَم ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لیے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دَم ہے ورنہ صدقہ۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دَم ہے اور کم میں صدقہ اگرچہ نصف یا زیادہ ہو۔ یہی حکم زیرِ ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے، جب بھی ایک ہی دَم ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ پورا سر چند جلسوں میں مونڈایا، تو ایک ہی دَم واجب ہے مگر جب کہ پہلے کچھ حصہ مونڈا کر اُس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوسرے جلسہ میں مونڈایا تو اب نیا کفارہ دینا ہوگا۔ یوہیں دونوں بغلیں دو جلسوں میں مونڈائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ سر مونڈایا اور دَم دیدیا پھر اسی جلسہ میں داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دَم دے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ سر اور داڑھی اور بغلیں اور سارے بدن کے بال ایک ہی جلسہ میں مونڈائے تو ایک ہی کفارہ ہے اور اگر ایک ایک عضو کے ایک ایک جلسہ میں تو اتنے ہی کفارے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات، فصل في لبس الخفين)، ص۳۰۹۔۳۱۰.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۶۵۹.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۶۵۹.

4 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۶۵۹۔۶۶۱.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثالث، ج۱، ص۲۴۳.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثالث، ج۱، ص۲۴۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶: سر اور داڑھی اور گردن اور بغل اور زیرِ ناف کے سوا باقی اعضا کے مونڈانے میں صرف صدقہ ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: مونچھ اگرچہ پوری مونڈائے یا کتروائے صدقہ ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے، وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گرے، اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی ناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔[4] (منسک)

مسئلہ ۱۰: مُحرِم نے دوسرے مُحرِم کا سر مونڈا اس پر بھی صدقہ ہے، خواہ اُس نے اُسے حکم دیا ہو یا نہیں، خوشی سے مونڈایا ہو یا مجبور ہو کر اور غیر مُحرِم کا مونڈا تو کچھ خیرات کر دے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: غیر مُحرِم نے مُحرِم کا سر مونڈا اُس کے حکم سے یا بلا حکم تو مُحرِم پر کفارہ ہے اور مونڈنے والے پر صدقہ اور وہ مُحرِم اس مونڈنے والے سے اپنے کفارہ کا تاوان نہیں لے سکتا اور اگر مُحرِم نے غیر کی مونچھیں لیں یا ناخن تراشے تو مساکین کو کچھ صدقہ کھلا دے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مونڈنا، کترنا، موچنے سے لینا یا کسی چیز سے بال اُڑانا، سب کا ایک حکم ہے۔[7] (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: عورت پورے یا چہارم سر کے بال ایک پورے برابر کترے تو دَم دے اور کم میں صدقہ۔[8] (منسک)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج٣، ص٦٦٠.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ص٦٦٩.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ج١، ص٢٤٣.
و"ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ٦٧٠.

4 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنایات، فصل في سقوط الشعر)،ص٣٢٨.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ج١، ص٢٤٣.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ج١، ص٢٤٣.

7 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج٣، ص٦٦٠، وغیره.

8 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل في حکم التقصیر)، ص٣٢٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ بال مونڈا کر پچھنے لیے تو دَم ہے ورنہ صدقہ۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ آنکھ میں بال نکل آئے تو اُن کے اوکھاڑنے میں صدقہ نہیں۔[2] (منسک)

(٤) ناخن کترنا

مسئلہ ۱ ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ایک ساتھ تو ایک دَم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ، یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دَم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کرلے یا دَم دے اور اگر ایک ہاتھ یا پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دَم لازم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دَم۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا، اس کا بقیہ اُس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ ایک ہی جلسہ میں ایک ہاتھ کے پانچوں ناخن تراشے اور چہارم سر مونڈایا اور کسی عضو پر خوشبو لگائی تو ہر ایک پر ایک ایک دَم یعنی تین دَم واجب ہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مُحرِم نے دوسرے کے ناخن تراشے تو وہی حکم ہے جو دوسرے کے بال مونڈنے کا ہے۔[6] (منسک)

مسئلہ ۵ چاقو اور ناخن گیر سے تراشنا اور دانت سے کُھٹکنا سب کا ایک حکم ہے۔

(٥) بوس و کنار وغیرہ

مسئلہ ۱ مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مَس کرنے میں دَم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج٣، ص٦٥٩.

2 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنایات، فصل في سقوط الشعر)، ص٣٢٨.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ج١، ص٢٤٤.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل في قلم الاظفار)، ص٣٣٢.

www.dawateislami.net

بلا شہوت میں کچھ نہیں۔ یہ افعال عورت کے ساتھ ہوں یا امرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دَم دے۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۳: اندامِ نہانی پر نگاہ کرنے سے کچھ نہیں اگرچہ انزال ہو جائے اگرچہ بار بار نگاہ کی ہو۔ یوہیں خیال جمانے سے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جلق[4] سے انزال ہو جائے تو دَم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔[5] (عالمگیری)

(٦) جماع

مسئلہ ۱: وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا۔ اُسے حج کی طرح پورا کر کے دَم دے اور سال آئندہ ہی میں اس کی قضا کر لے۔ عورت بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے اور اگر اس بلا میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے ختم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد تو دَم اور بہتر اب بھی بدنہ ہے اور دونوں کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ طواف سے مُراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قصداً جماع ہو یا بھولے سے یا سوتے میں یا اکراہ کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: وقوف سے پہلے عورت سے ایسے بچہ نے وطی کی جس کا مثل جماع کرتا ہے یا مجنون نے تو حج فاسد ہو جائے گا۔ یوہیں مرد نے مشتہاۃ لڑکی یا مجنونہ سے وطی کی حج فاسد ہو گیا مگر بچہ اور مجنون پر نہ دَم واجب ہے، نہ قضا۔[9]

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٦٧.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات في الحج، ص، ٢٢٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الرابع، ج١، ص٢٤٤.

4 ...... یعنی مشت زنی۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الرابع، ج١، ص٢٤٤.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الرابع، ج١، ص٢٤٤.

7 ...... المرجع السابق ص٢٤٥.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الرابع، ج١، ص٢٤٤.

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٢.

www.dawateislami.net

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ وقوفِ عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دَم واجب ہے اور دو مختلف مجلسوں میں تو دو دَم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دَم واجب ہے، چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ وقوفِ عرفہ کے بعد سر مونڈانے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دَم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ جانور یا مردہ یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا تو حج فاسد نہ ہوگا، انزال ہو یا نہیں مگر انزال ہوا تو دَم لازم۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ عورت نے جانور سے وطی کرائی یا کسی آدمی یا جانور کا کٹا ہوا آلہ اندر رکھ لیا حج فاسد ہوگیا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا، دَم دے اور عمرہ کی قضا اور چار پھیروں کے بعد کیا تو دَم دے عمرہ صحیح ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ عمرہ کرنے والے نے چند بار متعدد مجلس میں جماع کیا تو ہر بار دَم واجب اور طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے کیا جب بھی دَم واجب ہے اور حلق کے بعد تو کچھ نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ قِران والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد مگر دونوں کے تمام افعال بجالائے اور دو دَم دے اور سال آئندہ حج و عمرہ کرے اور اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الرابع، ج١، ص٢٤٥.

2 ...... المرجع السابق. و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٥.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٢.

4 ...... "الدر المختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٣.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٦.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الرابع، ج١، ص٢٤٥.

www.dawateislami.net

فاسد نہ ہوا، حج فاسد ہوگیا دو دَم دے اور سال آئندہ حج کی قضا دے اور اگر وقوف کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہوا، نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دَم دے اور ان کے علاوہ قِران کی قربانی۔[1] (منسک)

مسئلہ ۱۲ جماع سے احرام نہیں جاتا وہ بدستور مُحرِم ہے اور جو چیزیں مُحرِم کے لیے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اُس نے فاسد کردیا، اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا سے نہیں بچ سکتا۔[3] (ردالمحتار)

(۷) طواف میں غلطیاں

مسئلہ ۱ طوافِ فرض کُل یا اکثر یعنی چار پھیرے جنابت یا حیض و نفاس میں کیا تو بدنہ ہے اور بے وضو کیا تو دَم اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اعادہ واجب، اگر مکہ سے چلا گیا ہو تو واپس آکر اعادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو مگر بارھویں تاریخ تک اگر کامل طور پر اعادہ کرلیا تو جرمانہ ساقط اور **بارھویں کے بعد کیا تو دم لازم، بدنہ ساقط۔** لہٰذا اگر طوافِ فرض بارھویں کے بعد کیا ہے تو دم[4] ساقط نہ ہوگا کہ بارھویں تو گزر گئی اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا تو اعادہ مستحب پھر اعادہ سے دَم ساقط ہوگیا اگرچہ بارھویں کے بعد کیا ہو۔[5] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲ چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ اور جنابت میں کیا تو دَم پھر اگر بارھویں تک اعادہ کرلیا تو دَم ساقط اور بارھویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات)، ص۳۳۸.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۶۷۳.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس جگہ "دم" کے بجائے "بَدَنہ" لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی ہے کیونکہ **"طوافِ فرض بارھویں کے بعد کیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا"**، ایسا ہی فتاویٰ عالمگیری میں ہے، اسی وجہ سے ہم نے لفظ "دم" کردیا ہے۔ لہٰذا جن کے پاس بہارِ شریعت کے دیگر نسخے ہیں ان کو چاہیے کہ لفظ "بدنہ" کو قلم زد کرکے اس جگہ پر لفظ "دم" لکھ لیں۔

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج، ص ۲۲۱.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج۱، ص۲۴۵.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج۱، ص۲۴۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ طوافِ فرض کُل یا اکثر بلاعذر چل کر نہ کیا بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھسٹ کر یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے یا اُلٹا طواف کیا یا حطیم کے اندر سے طواف میں گزرا یا بارھویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں دَم دے اور صحیح طور پر اعادہ کرلیا تو دَم ساقط اور بغیر اعادہ کیے چلا آیا تو بکری یا اُس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کردی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ جنابت میں طواف کرکے گھر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے مگر افضل واپس آنا ہے اور بے وضو کیا تھا تو واپس آنا بھی جائز ہے اور بہتر یہ کہ وہیں سے بکری یا قیمت بھیج دے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ طوافِ فرض چار پھیرے کرکے چلا گیا یعنی تین یا دو یا ایک پھیرا باقی ہے تو دَم واجب، اگر خود نہ آیا بھیج دیا تو کافی ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت میں کیا تو دَم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر مکہ معظّمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کرلے، کفارہ ساقط ہوجائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ طوافِ رخصت کُل یا اکثر ترک کیا تو دَم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ اور طوافِ قدوم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر بُرا کیا اور طوافِ عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو دَم لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں بلکہ اُس کا ادا کرنا لازم ہے۔[5] (منسک)

مسئلہ ۸ قارِن نے طوافِ قدوم وطوافِ عمرہ دونوں بے وضو کیے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئی تو دَم واجب اور طوافِ فرض میں رَمَل وسعی کرلے۔[6] (منسک)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج۱، ص۲٤۷.
و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص٦٦٢.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج۱، ص ۲٤٥،۲٤٦.

3 ...... المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ...... "لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب الجنايات، فصل في الجناية في طواف الصدر)، ص۳٥۰۔۳٥۳.

6 ...... المرجع السابق، ص۳٥۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹: نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا اور بارھویں تک اس کا اعادہ بھی نہ کیا، اب تیرھویں کو طوافِ رُخصت باطہارت کیا تو یہ طوافِ رخصت طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا اور طوافِ رُخصت کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دَم لازم اور اگر بارھویں کو طوافِ رخصت کیا ہے تو یہ طوافِ فرض کے قائم مقام ہوگا اور چونکہ طوافِ رخصت نہ کیا، لہٰذا ایک دَم لازم اور اگر طوافِ رُخصت دوبارہ کرلیا تو یہ دَم بھی ساقط ہوگیا اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور یہ باوضو تو ایک دَم اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رُخصت جنابت میں تو دو دَم۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: طوافِ فرض کے تین پھیرے کیے اور طوافِ رُخصت پورا کیا تو اس میں کے چار پھیرے اس میں محسوب ہو جائیں گے اور دو۲ دَم لازم، ایک طوافِ فرض میں دیر کرنے، دوسرا طوافِ رُخصت کے چار پھیرے چھوڑنے کا۔ اور اگر ہر ایک کے تین تین پھیرے کیے تو کل فرض میں شمار ہوں گے اور دو۲ دَم واجب۔[3] (عالمگیری) اس مسئلہ میں فروع کثیرہ ہیں بخوفِ تطویل ذکر نہ کیے۔

(۸) سعی میں غلطیاں

مسئلہ ۱: سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلاعذر چھوڑ دیے یا سواری پر کیے تو دَم دے اور حج ہوگیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور اعادہ کرلیا تو دَم وصدقہ ساقط اور عذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے۔ یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ عذرِ صحیح سے ترک کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو دَم دے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳: جنابت میں یا بے وضو طواف کرکے سعی کی تو سعی کے اعادہ کی حاجت نہیں۔[6] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج ١، ص ٢٤٦، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج ١، ص ٢٤٦.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج ١، ص ٢٤٧.

و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٦٥.

5 ...... "الدرالمختار" كتاب الحج، باب فى السعى بين الصفا والمروة، ج ٣، ص ٥٨٧.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٦١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ سعی میں احرام یا زمانۂ حج شرط نہیں، نہ کی ہو تو جب چاہے کر لے ادا ہو جائے گی۔[1] (جوہرہ)

(۹) وقوف عرفہ میں غلطی

مسئلہ ۱ جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا دَم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو ساقط ہو گیا اور غروب کے بعد واپس ہوا تو نہیں اور عرفات سے چلا آنا خواہ باختیار ہو یا بلا اختیار ہو مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا دونوں صورت میں دَم ہے۔[2] (عالمگیری، جوہرہ)

(۱۰) وقوف مُزدَلِفہ

مسئلہ ۱ دسویں کی صبح کو مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دَم دے۔ ہاں کمزور یا عورت بخوف ازدحام وقوف ترک کرے تو جرمانہ نہیں۔[3] (جوہرہ)

(۱۱) رَمی کی غلطیاں

مسئلہ ۱ کسی دن بھی رَمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارھویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رَمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دَم ہے اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں یا اور دِنوں کی گیارہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دن کی تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت دَم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج، ص ٢٢٢.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج ١، ص ٢٤٧.

و"الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج، ص ٢٢٢.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج، ص ٢٢٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الخامس، ج ١، ص ٢٤٧.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٦٦.

www.dawateislami.net

(۱۲) قربانی اور حَلق میں غلطی

مسئلہ ۱: حرم میں حلق نہ کیا، حدودِ حرم سے باہر کیا یا بارھویں کے بعد کیا یا رَمی سے پہلے کیا یا قارِن و مُتمتّع نے قربانی سے پہلے کیا یا ان دونوں نے رَمی سے پہلے قربانی کی تو ان سب صورتوں میں دَم ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: عمرہ کا حلق بھی حرم ہی میں ہونا ضرور ہے، اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دَم ہے مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳: حج کرنے والے نے بارھویں کے بعد حرم سے باہر سر مونڈایا تو دو دَم ہیں، ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارھویں کے بعد ہونے کا۔[3] (ردالمحتار)

(۱۳) شکار کرنا

مسئلہ ۱: خشکی کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا، یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اُس کے کھانے میں مُضطر ہو۔ یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو اور کفارہ اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حسابوں جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اُس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتادیا جب بھی کافی ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: پانی کے جانور کو شکار کرنا جائز ہے، پانی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوا ہو اگرچہ خشکی میں بھی کبھی کبھی رہتا ہو اور خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی کی ہو اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔[5] (منسک)

مسئلہ ۳: شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس سے بھیڑ بکری وغیرہ اگر خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کرکے فقرا کو تقسیم کردے یا اُس کا غلہ خرید کر مساکین پر صدقہ کردے، اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس قیمت کے غلّہ میں جتنے صدقے ہوسکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر کچھ غلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص٦٦٦، وغيره.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص٦٦٦.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص٦٦٦.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص٦٧٦، وغيره.

5 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في ترك الواجبات بعذر)، ص٣٦٠.

www.dawateislami.net

اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دیدے یا اس کی عوض ایک روزہ رکھے اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی اختیار ہے کہ اتنے کا غلہ خرید کر ایک مسکین کو دیدے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔[1] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۴ کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر اس میں سے خود بھی کھالیا تو اتنے کا تاوان دے اور اگر اس کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یوہیں تاوان کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے اور اگر جانور کو باہر ذبح کیا اور اُس کا گوشت ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت کا دیا اور وہ سب گوشت اتنی قیمت کا ہے جتنی قیمت کا غلہ خریدا جاتا تو ادا ہو گیا۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ کفارہ کا جانور چوری گیا یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو نا کافی ہے اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری گیا تو ادا ہو گیا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ قیمت کا غلہ تصدق کرنے کی صورت میں ہر مسکین کو صدقہ کی مقدار دینا ضروری ہے کم وبیش دے گا تو ادا نہ ہوگا۔ کم دیا تو کل نفل صدقہ ہے اور زیادہ دیا تو ایک صدقہ سے جتنا زیادہ دیا نفل ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک ہی دن میں دیا ہو اور اگر کئی دن میں دیا اور ہر روز پورا صدقہ تو یوں ایک مسکین کو کئی صدقہ دے سکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت دیدے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ مُحرِم نے جنگل کے جانور کو ذبح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مُردار ہے ذبح کرنے کے بعد اُسے کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ دے اور اگر نہیں دیا تھا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔[5] (جوہرہ)

مسئلہ ۸ جتنی قیمت اُس شکار کی تجویز ہوئی اُسکا جانور خرید کر ذبح کیا اور قیمت میں سے بچ رہا تو بقیہ کا غلہ خرید کر تصدّق کرے یا ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے یا کچھ روزے رکھے کچھ صدقہ دے سب جائز ہے۔ یوہیں اگر وہ قیمت دو جانوروں کے خریدنے کے لائق ہے تو چاہے دو جانور ذبح کرے یا ایک ذبح اور ایک کے بدلے کا صدقہ دے یا روزے رکھے ہر

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص ٦٨١.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج١، ص٢٤٨، وغيرهما.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق ص٢٤٨ و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص ٦٨١.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص ٦٨١.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص ٦٨١-٦٨٣.

5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج، ص٢٢٨.

www.dawateislami.net

طرح اختیار ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ احرام والے نے حرم کا جانور شکار کیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے، حرم کی وجہ سے دوہرا کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر بغیر احرام کے حرم میں شکار کیا تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو مُحرِم کے لیے ہے مگر اس میں روزہ کافی نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ جنگل کے جانور سے مراد وہ ہے جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔ لہٰذا مرغابی اور وحشی بط کے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور پانی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے اگرچہ کبھی کبھی خشکی میں رہتا ہو۔ گھریلو جانور جیسے گائے، بھینس، بکری اگر جنگل میں رہنے کے سبب انسان سے وحشت کریں تو وحشی نہیں اور وحشی جانور کسی نے پال لیا تو اب بھی جنگل ہی کا جانور شمار کیا جائے گا، اگر پلاؤ ہرن شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جنگل کا جانور اگر کسی کی ملک میں ہو جائے مثلاً پکڑ لایا یا پکڑنے والے سے مول لیا تو اس کے شکار کرنے کا بھی وہی حکم ہے۔[3] (عالمگیری، جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ حرام اور حلال جانور دونوں کے شکار کا ایک حکم ہے مگر حرام جانور کے قتل کرنے میں کفارہ ایک بکری سے زیادہ نہیں ہے اگرچہ اس جانور کی قیمت ایک بکری سے بہت زائد ہو مثلاً ہاتھی کو قتل کیا تو صرف ایک بکری کفارہ میں واجب ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ سکھایا ہوا جانور قتل کیا تو کفارہ میں وہی قیمت واجب ہے جو بے سکھائے کی ہے، البتہ اگر وہ کسی کی مِلک ہے تو کفارہ کے علاوہ اس کے مالک کو سکھائے ہوئے کی قیمت دے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ کفارہ لازم آنے کے لیے قصداً قتل کرنا شرط نہیں بُھول چوک سے قتل ہوا جب بھی کفارہ ہے۔[6] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴ جانور کو زخمی کر دیا مگر مرا نہیں یا اس کے بال یا پر نوچے یا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کی وجہ سے جو کچھ اُس

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج ١، ص ٢٤٨.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق ص ٢٤٧. و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٧٦.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٨١.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٨١.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٧٨، وغيره.

www.dawateislami.net

جانور میں کمی ہوئی وہ کفارہ ہے اور اگر زخم کی وجہ سے مرگیا تو پوری قیمت واجب۔[1] (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۵ زخم کھا کر بھاگ گیا اور معلوم ہے کہ مرگیا یا معلوم نہیں کہ مرگیا یا زندہ ہے تو قیمت واجب ہے اور اگر معلوم ہے کہ مرگیا مگر اس زخم کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے تو زخم کی جزا دے اور بالکل اچھا ہوگیا، جب بھی کفارہ ساقط نہ ہوگا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ جانور کو زخمی کیا پھر اُسے قتل کر ڈالا تو زخم و قتل دونوں کا کفارہ دے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ جانور جال میں پھنسا ہوا تھا یا کسی درندہ نے اسے پکڑا تھا اُس نے چھوڑانا چاہا، تو اگر مر بھی جائے جب بھی کچھ نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ پرند کے پر نوچ ڈالے کہ اُوڑ نہ سکے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے کہ بھاگ نہ سکے تو پورے جانور کی قیمت واجب ہے اور انڈا توڑا یا بھونا تو اس کی قیمت دے مگر جب کہ گندہ ہو تو کچھ واجب نہیں اگرچہ اس کا چھلکا قیمتی ہو جیسے شُتر مرغ کا انڈا کہ لوگ اُسے خرید کر بطور نمائش رکھتے ہیں اگرچہ گندہ ہو۔ انڈا توڑا اس میں سے بچہ مرا ہوا نکلا تو بچہ کی قیمت دے اور جنگل کے جانور کا دودھ دوہا تو دودھ کی اور بال کترے تو بالوں کی قیمت دے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ پرند کے پر نوچ ڈالے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے پھر کفارہ دینے سے پہلے اُسے قتل کر ڈالا تو ایک ہی کفارہ ہے اور کفارہ ادا کرنے کے بعد قتل کیا تو دو کفارے، ایک زخم وغیرہ کا دوسرا قتل کا اور اگر زخمی کیا پھر وہ جانور زخم کے سبب مرگیا تو ایک ہی کفارہ ہے خواہ مرنے سے پہلے دیا ہو یا بعد۔[6] (منسک، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ جنگل کے جانور کا انڈا بُھونا یا دودھ دوہا اور کفارہ ادا کر دیا تو اب اس کا کھانا حرام نہیں اور بیچنا بھی جائز مگر مکروہ ہے اور جانور کا کفارہ دیا اور کھایا تو پھر کفارہ دے اور دوسرے محرم نے کھا لیا تو اس پر کفارہ نہیں اگرچہ کھانا حرام تھا کہ وہ

---

1 ...... "تنویر الابصار" و "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۸۳.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج۳، ص۶۸۳.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج۱، ص۲۴۸.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۶۸۴.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۶۸۴، وغيره.

6 ...... "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات، فصل في الجرح)، ص۳۶۲.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج۱، ص۲۴۸.

www.dawateislami.net

مُردار ہے۔[1] (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جنگل کے جانور کا انڈا اُٹھالایا اور مرغی کے نیچے رکھ دیا اگر گندہ ہوگیا تو اس کی قیمت دے اور اس سے بچہ نکلا اور بڑا ہو کر اُڑ گیا تو کچھ نہیں اور اگر انڈے پر سے جانور کو اڑا دیا اور انڈا گندہ ہوگیا تو کفارہ واجب۔[2] (منسک)

مسئلہ ۲۲: ہرنی کو مارا اس کے پیٹ میں بچہ تھا، وہ مرا ہوا گرا تو اس بچہ کی قیمت کفارہ دے اور ہرنی بعد کو مرگئی تو اس کی قیمت بھی اور اگر نہ مری تو اس کی وجہ سے جتنا اس میں نقصان آیا وہ کفارہ میں دے اور اگر بچہ نہیں گرا مگر ہرنی مرگئی تو حالتِ حمل میں جو اس کی قیمت تھی وہ دے۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۲۳: کوّا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھچھوندر، کٹکھنا کتا، پِسّو، مچھر، کلّی، کچھوا، کیکڑا، پتنگا، کاٹنے والی چیونٹی، مکھی، چھپکلی، بُر اور تمام حشرات الارض بجو، لومڑی، گیدڑ جب کہ یہ درندے حملہ کریں یا جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداءً حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا، اِن سب کے مارنے میں کچھ نہیں۔ یوہیں پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۲۴: ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا تو اس کے قتل میں کچھ نہیں، ہرنی اور بکرے سے ہے تو کفارہ واجب۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: غیر مُحرم نے شکار کیا تو مُحرم اُسے کھا سکتا ہے اگرچہ اُس نے اسی کے لیے کیا ہو، جب کہ اُس محرم نے نہ اُسے بتایا، نہ حکم کیا، نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حرم سے باہر اُسے ذبح کیا ہو۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۶: بتانے والے، اشارہ کرنے والے پر کفارہ اس وقت لازم ہے کہ ① جسے بتایا وہ اس کی بات جھوٹی نہ

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات في الحج ص ٢٢٦.
و "ردالمحتار"، كتاب الجنايات، ج٣، ص٦٨٨.

2 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في حكم البيض)، ص٣٦٦.

3 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات في الحج ص ٢٢٦.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٨٩-٦٩١.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج١، ص٢٥٢.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٩٢.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٩٢.

www.dawateislami.net

جانے اور ② بے اس کے بتائے وہ جانتا بھی نہ ہو اور ③ اُس کے بتانے پر فوراً اُس نے مار بھی ڈالا ہو اور ④ وہ جانور وہاں سے بھاگ نہ گیا اور ⑤ یہ بتانے والا جانور کے مارے جانے تک احرام میں ہو۔ اگر ان پانچوں شرطوں میں ایک نہ پائی جائے تو کفارہ نہیں رہا گناہ وہ بہرحال ہے۔[1] (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۷ ایک مُحرِم نے کسی کو شکار کا پتا دیا مگر اس نے نہ اُسے سچا جانا نہ جھوٹا پھر دوسرے نے خبر دی، اب اس نے جستجو کی اور جانور کو مارا تو دونوں بتانے والوں پر کفارہ ہے اور اگر پہلے کو جھوٹا سمجھا تو صرف دوسرے پر ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ مُحرِم نے شکار کا حکم دیا تو کفارہ بہرحال لازم اگرچہ جانور خود مارنے والے کے علم میں ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ ایک مُحرِم نے دوسرے مُحرِم کو شکار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے نے خود نہ کیا بلکہ اُس نے تیسرے مُحرِم کو حکم دیا، اب تیسرے نے شکار کیا تو پہلے پر کفارہ نہیں اور دوسرے اور تیسرے پر لازم اور اگر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ تو فُلاں کو شکار کا حکم دے اور اس نے حکم دیا تو تینوں پر جرمانہ لازم۔[4] (منسک)

مسئلہ ۳۰ غیرمُحرِم نے مُحرِم کو شکار بتایا یا حکم کیا تو گنہگار ہوا توبہ کرے، اس غیرمُحرِم پر کفارہ نہیں۔[5] (منسک)

مسئلہ ۳۱ مُحرِم نے جسے بتایا وہ مُحرِم ہو یا نہ ہو بہرحال بتانے والے پر کفارہ لازم۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ کئی شخصوں نے مل کر شکار کیا تو سب پر پورا پورا کفارہ ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ ٹڈّی بھی خشکی کا جانور ہے، اُسے مارے تو کفارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔[8] (جوہرہ)

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات في الحج ص ٢٢٤ .
و"الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٧ .

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٧ .

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في الدلالة والاشارة ونحو ذلك)، ص٣٦٩ .

5 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في الدلالة والاشارة ونحو ذلك)، ص٣٦٩ .

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٧٧ .

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج١، ص٢٤٩ .

8 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنايات في الحج ص٢٢٧ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ مُحرِم نے جنگل کا جانور خریدا یا بیچا تو بیع باطل ہے پھر بائع ومشتری دونوں مُحرِم ہیں اور جانور ہلاک ہوا تو دونوں پر کفارہ ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ احرام کی حالت میں پکڑا اور احرام ہی میں بیچا اور اگر پکڑنے کے وقت مُحرِم نہ تھا اور بیچنے کے وقت ہے تو بیع فاسد ہے اور اگر پکڑنے کے وقت مُحرِم تھا اور بیچنے کے وقت نہیں ہے تو بیع جائز۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۵ غیر مُحرِم نے غیر مُحرِم کے ہاتھ جنگل کا جانور بیچا اور مشتری نے ابھی قبضہ نہ کیا تھا کہ دونوں میں سے ایک نے احرام باندھ لیا تو اب وہ بیع باطل ہوگئی۔[2] (جوہرہ)

مسئلہ ۳۶ احرام باندھا اور اس کے ہاتھ میں جنگل کا جانور ہے تو حکم ہے کہ چھوڑ دے اور نہ چھوڑا یہاں تک کہ مر گیا تو ضمان دے مگر چھوڑنے سے اس کی ملک سے نہیں نکلتا جب کہ احرام سے پہلے پکڑا تھا اور یہ بھی شرط ہے کہ بیرونِ حرم پکڑا ہو فلہٰذا اگر اسے کسی نے پکڑ لیا تو مالک اس سے لے سکتا ہے۔ جب کہ احرام سے نکل چکا ہو اور اگر کسی اور نے اس کے ہاتھ سے چھڑا دیا تو یہ تاوان دے اور اگر جانور اس کے گھر ہے تو کچھ مضایقہ نہیں یا پاس ہی ہے مگر پنجرے میں ہے تو جب تک حرم سے باہر ہے چھوڑنا ضروری نہیں۔ لہٰذا اگر مرگیا تو کفارہ لازم نہیں۔[3] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ مُحرِم نے جانور پکڑا تو اس کی مِلک نہ ہوا، حکم ہے کہ چھوڑ دے اگر چہ پنجرے میں ہو یا گھر پر ہو اور اُسے کوئی پکڑ لے تو احرام کے بعد اس سے نہیں لے سکتا اور اگر کسی دوسرے نے چھوڑ دیا تو اُس سے تاوان نہیں لے سکتا اور دوسرے مُحرِم نے مار ڈالا تو دونوں پر کفارہ ہے مگر پکڑنے والے نے جو کفارہ دیا ہے، وہ مارنے والے سے وصول کرسکتا ہے۔[4] (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ مُحرِم نے جنگل کا جانور پکڑا تو اُس پر لازم ہے کہ جنگل میں یا ایسی جگہ چھوڑ دے جہاں وہ پناہ لے سکے، اگر شہر میں لاکر چھوڑا جہاں اس کے پکڑنے کا اندیشہ ہے تو جرمانہ سے بَری نہ ہوگا۔[5] (منسک)

مسئلہ ۳۹ کسی نے ایسی جگہ شکار دیکھا کہ مارنے کے لیے تیر کمان، غلیل، بندوق وغیرہا کی ضرورت ہے اور مُحرِم نے یہ چیزیں اسے دیں تو اس پر پورا کفارہ لازم اور شکار ذبح کرنا ہے اُس کے پاس ذبح کرنے کی چیز نہیں، مُحرِم نے چُھری دی تو

---

1 ...... "الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج ص۲۲۹ .

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.و "الفتاوی الھندیة"، کتاب المناسك، الباب التاسع في الصید، ج۱، ص۲۵۰،۲۵۱.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل في أخذ الصید و ارساله)، ص۳۶۸.

www.dawateislami.net

کفارہ ہے اور اگر اس کے پاس ذبح کرنے کی چیز ہے اور مُحرِم نے چھری دی تو کفارہ نہیں مگر کراہت ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ مُحرِم نے جانور پر اپنا کتا یا باز سکھایا ہوا چھوڑا، اُس نے شکار کو مار ڈالا تو کفارہ واجب ہے اور اگر احرام کی وجہ سے تعمیلِ حکمِ شرع کے لیے باز چھوڑ دیا، اُس نے جانور کو مار ڈالا یا سُکھانے کے لیے جال پھیلایا، اس میں جانور پھنس کر مر گیا یا کوآں کھودا تھا اُس میں گر کر مرا تو ان صورتوں میں کفارہ نہیں۔[2] (عالمگیری)

(۱۴) حرم کے جانور کو ایذا دینا

مسئلہ ۱ حرم کے جانور کو شکار کرنا یا اُسے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے۔ مُحرِم اور غیرمُحرِم دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ غیرمُحرِم نے حرم کے جنگل کا جانور ذبح کیا تو اس کی قیمت واجب ہے اور اس قیمت کے بدلے روزہ نہیں رکھ سکتا اور مُحرِم ہے تو روزہ بھی رکھ سکتا ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲ مُحرِم نے اگر حرم کا جانور مارا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو نہیں اور اگر وہ جانور کسی کا مملوک تھا تو مالک کو اس کی قیمت بھی دے۔ پھر اگر سکھایا ہوا ہو مثلاً طوطی تو مالک کو وہ قیمت دے جو سیکھے ہوئے کی ہے اور کفارہ میں بے سکھائے ہوئے کی قیمت۔[4] (منسک)

مسئلہ ۳ جو حرم میں داخل ہوا اور اُس کے پاس کوئی وحشی جانور ہو اگرچہ پنجرے میں تو حکم ہے کہ اُسے چھوڑ دے، پھر اگر وہ شکاری جانور باز، شکرا، بہری وغیرہا ہے اور اس نے اس حکم شرع کی تعمیل کے لیے اُسے چھوڑا، اُس نے شکار کیا تو اُس کے ذمہ تاوان نہیں اور شکار پر چھوڑا تو تاوان ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ ایک شخص دوسرے کا وحشی جانور غصب کر کے حرم میں لایا تو واجب ہے کہ چھوڑ دے اور مالک کو قیمت دے اور نہ چھوڑا بلکہ مالک کو واپس دیا تو تاوان دے۔ غصب کے بعد احرام باندھا جب بھی یہی حکم ہے۔[6] (ردالمحتار وغیرہ)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج١، ص ٢٥٠.

2 ...... المرجع السابق ص ٢٥١.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٩٣.

4 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات، فصل في صيد الحرم)، ص٣٧٤.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٩٣، وغيره.

6 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٩٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ دو غیرمُحرِم نے حرم کے جانور کو ایک ضرب میں مار ڈالا تو دونوں آدھی آدھی قیمت دیں۔ یوہیں اگر بہت سے لوگوں نے مارا تو سب پر وہ قیمت تقسیم ہو جائے گی اور اگر اُن میں کوئی محرم بھی ہے تو علاوہ اُس کے جو اُس کے حصہ میں پڑا پوری قیمت بھی کفارہ میں دے اور ایک نے پہلے ضرب لگائی پھر دوسرے نے تو ہر ایک کی ضرب سے اس کی قیمت میں جو کمی ہوئی وہ دے۔ پھر باقی قیمت دونوں پر تقسیم ہو جائے گی اس بقیہ کا نصف نصف دونوں دیں۔[1] (عالمگیری، منسک)

مسئلہ ۶ ایک نے حرم کا جانور پکڑا، دوسرے نے مار ڈالا تو دونوں پوری پوری قیمت دیں اور پکڑنے والے کو اختیار ہے کہ دوسرے سے تاوان وصول کرلے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ چند شخص مُحرِم مکہ کے کسی مکان میں ٹھہرے، اس مکان میں کبوتر رہتے تھے۔ سب نے ایک سے کہا، دروازہ بند کردے، اس نے دروازہ بند کردیا اور سب منیٰ کو چلے گئے، واپس آئے تو کبوتر پیاس سے مرے ہوئے ملے تو سب پورا پورا کفارہ دیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ جانور کا کچھ حصہ حرم میں ہو اور کچھ باہر تو اگر کھڑا ہو اور اس کے سب پاؤں حرم میں ہوں یا ایک ہی پاؤں تو وہ حرم کا جانور ہے، اُس کو مارنا حرام ہے اگرچہ سر حرم سے باہر ہے اور اگر صرف سر حرم میں ہے اور پاؤں سب کے سب باہر تو قتل پر جرمانہ لازم نہیں اور اگر لیٹا سویا ہے اور کوئی حصہ بھی حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ جانور حرم سے باہر تھا، اس نے تیر چھوڑا وہ جانور بھاگا اور تیر اُسے اس وقت لگا کہ حرم میں پہنچ گیا تھا تو جرمانہ لازم اور اگر تیر لگنے کے بعد بھاگ کر حرم میں گیا اور وہیں مر گیا تو نہیں مگر اس کا کھانا حلال نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ جانور حرم میں نہیں مگر یہ شکار کرنے والا حرم میں ہے اور حرم ہی سے تیر چھوڑا تو جرمانہ واجب۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة" كتاب المناسك، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۹.
و"لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات)، ص ۳٦٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج ۱، ص ۲۵۰.

3 ......المرجع السابق.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ۳، ص ٦٨٧.

5 ...... المرجع السابق، ص ٦٨٨.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج ۱، ص ۲۵۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ جانور اور شکاری دونوں حرم سے باہر ہیں مگر تیر حرم سے ہوتا ہوا گزرا تو اسمیں بھی بعض علما تاوان واجب کرتے ہیں۔ درمختار میں یہی لکھا مگر بحرالرائق ولباب میں تصریح ہے کہ اس میں تاوان نہیں اور علامہ شامی نے فرمایا کلام علما سے یہی ثابت۔ کتا یا باز وغیرہ چھوڑا اور حرم سے ہوتا ہوا گزرا، اس کا بھی یہی حکم ہے۔[1]

مسئلہ ۱۲ جانور حرم سے باہر تھا اس پر کتا چھوڑا، کتے نے حرم میں جا کر پکڑا تو اُس پر تاوان نہیں مگر شکار نہ کھایا جائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ گھوڑے وغیرہ کسی جانور پر سوار جارہا تھا یا اسے ہانکتا یا کھینچتا لیے جارہا تھا، اُس کے ہاتھ پاؤں سے کوئی جانور دب کر مرگیا یا اس نے کسی جانور کو دانت سے کاٹا اور مرگیا تو تاوان دے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ بھیڑیے پر کتا چھوڑا، اُس نے جا کر شکار پکڑا یا بھیڑیا پکڑنے کے لیے جال تانا، اُس میں شکار پھنس گیا تو دونوں صورتوں میں تاوان کچھ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ جانور کو بھگایا وہ کوئیں میں گر پڑا یا پھسل کر گرا اور مرگیا یا کسی چیز کی ٹھوکر لگی وہ مرگیا تو تاوان دے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ حرم کا جانور پکڑ لایا اور اسے بیرون حرم چھوڑ دیا، اب کسی نے مار ڈالا تو پکڑنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر کسی نے نہ بھی مارا تو جب تک امن کے ساتھ حرم کی زمین میں پہنچ جانا معلوم نہ ہو، کفارہ سے بَری نہ ہوگا۔[6] (منسک)

مسئلہ ۱۷ جانور حرم سے باہر تھا اور اس کا بہت چھوٹا بچہ حرم کے اندر، غیرمُحرِم نے اُس جانور کو مارا تو اس کا کفارہ نہیں مگر بچہ بھوک سے مرجائے گا تو بچہ کا کفارہ دینا ہوگا۔[7] (منسک)

مسئلہ ۱۸ ہرنی کو حرم سے نکالا وہ بچے جنی پھر وہ مرگئی اور بچے بھی تو سب کا تاوان دے اور اگر تاوان دینے کے بعد

---

1 ...... انظر: "الدر المختار" و"رد المحتار"، باب الجنايات، ج٣، ص٦٨٧. و "البحر الرائق"، كتاب الحج، باب الجنايات، فصل ان قتل محرم صيداً، ج٣، ص٦٩. و "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في صيد الحرم)، ص٣٧٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج١، ص٢٥١.

3 ...... المرجع السابق، ص٢٥٢.

4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في أخذ الصيد و ارساله)، ص٣٦٨.

7 ...... "لباب المناسك"، (باب الجنايات، فصل في صيد الحرم)، ص٣٧٧.

www.dawateislami.net

جنی تو بچوں کا تاوان لازم نہیں۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹ پرند درخت پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ درخت حرم سے باہر ہے مگر جس شاخ پر بیٹھا ہے وہ حرم میں ہے تو اُسے مارنا حرام ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

(۱۵) حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا

مسئلہ ۱ حرم کے درخت چار قسم ہیں: ① کسی نے اُسے بویا ہے اور وہ ایسا درخت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ② بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ③ کسی نے اسے بویا نہیں مگر اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ④ بویا نہیں، نہ اس قسم سے ہے جسے لوگ بوتے ہیں۔

پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جرمانہ نہیں۔ رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان لے گا، چوتھی قسم میں جرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان بھی لے گا اور جرمانہ اُسی وقت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اُکھڑا ہوا نہ ہو۔ جرمانہ یہ ہے کہ اُس کی قیمت کا غلہ لے کر مساکین پر تصدق کرے، ہر مسکین کو ایک صدقہ اور اگر قیمت کا غلہ پورے صدقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لیے حرم کے مساکین ہونا ضرور نہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قیمت ہی تصدق کردے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کردے روزہ رکھنا کافی نہیں۔[3] (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲ درخت اُکھیڑا اور اس کی قیمت بھی دیدی، جب بھی اُس سے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہیں اور اگر بیچ ڈالا تو بیع ہوجائے گی مگر اُس کی قیمت تصدق کردے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ جو درخت سُوکھ گیا اُسے اُکھاڑ سکتا ہے اور اس سے نفع بھی اُٹھا سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ درخت اُکھاڑا اور تاوان بھی ادا کردیا پھر اسے وہیں لگا دیا اور وہ جم گیا پھر اسی کو اُکھاڑا تو اب تاوان

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٧٠٤، وغيره.

2 ...... المرجع السابق ص٦٨٦.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج١، ص٢٥٢-٢٥٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج١، ص٢٥٣.

5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یو ہیں جو درخت پھلتا ہے اُسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جب کہ مالک سے اجازت لے لی ہو اُسے قیمت دیدے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۶ چند شخصوں نے مل کر درخت کاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا، خواہ سب مُحرِم ہوں یا غیر مُحرِم یا بعض مُحرِم بعض غیر مُحرِم۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ حرم کے پیلو یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ جس درخت کی جڑ حرم سے باہر ہے اور شاخیں حرم میں وہ حرم کا درخت نہیں اور اگر تنے کا بعض حصہ حرم میں ہے اور بعض باہر تو وہ حرم کا ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹ اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ درخت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ ضرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس جانوروں کو چرانا جائز ہے۔ باقی کاٹنا، اُکھاڑنا، اس کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے۔ سوا اِذخر اور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح انتفاع جائز ہے۔ کھنبی کے توڑنے، اُکھاڑنے میں کچھ مضایقہ نہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

(۱۶) جوں مارنا

مسئلہ ۱ اپنی جُوں اپنے بدن یا کپڑوں میں ماری یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مُٹھی

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج ١، ص ٢٥٣.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٨٥.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع في الصيد، ج ١، ص ٢٥٣.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب السابع عشر فی النذر بالحج، ج ١، ص ٢٦٤.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٨٦، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج ٣، ص ٦٨٦.

7 ...... المرجع السابق، ص ٦٨٨.

www.dawateislami.net

ناج اوراس سے زیادہ میں صدقہ۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲ جُوئیں مرنے کو سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا، جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ دوسرے نے اُس کے کہنے یا اشارہ کرنے سے اُس کی جوں ماری، جب بھی اُس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا احرام میں نہ ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴ زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو۔[4] (بحر)

مسئلہ ۵ کپڑا بھیگ گیا تھا سُکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس سے جوئیں مرگئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔[5] (منسک متوسط)

مسئلہ ٦ حرم کی خاک یا کنکری لانے میں حرج نہیں۔[6] (عالمگیری)

(۱۷) بغیر احرام میقات سے گزرنا

مسئلہ ۱ میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظّمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہوگیا پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا تو دَم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دَم ساقط اور مکہ معظّمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذّمہ ہوگیا۔ یوہیں اگر حجۃ الاسلام یا نفل یا منّت کا عمرہ یا حج جو اُس پر تھا، اُس کا احرام باندھا اور اُسی سال ادا کیا جب بھی بری الذّمہ ہوگیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذّمہ نہ ہوا، جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔[7] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٦٨٩ .

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "البحر الرائق"، كتاب الحج، باب الجنايات، فصل ان قتل محرم صيداً، ج٣، ص٦١ .

5 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنايات ،فصل في قتل القمل)، ص ٣٧٨ .

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السابع عشر في النذر بالحج، ج١، ص٢٦٤ .

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير احرام، ج١، ص٢٥٣ .
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب لايجب الضمان بكسر آلات اللهو، ج٣، ص٧١١ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲: چند بار بغیر احرام مکہ معظّمہ کو گیا، پچھلی بار میقات کو واپس آ کر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر ادا کیا تو صرف اس بار جو حج یا عمرہ واجب ہوا تھا، اس سے بری الذّمہ ہوا، پہلوں سے نہیں۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: حج یا عمرہ کا ارادہ ہے اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا تو اگر یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو، وہیں سے احرام باندھ لے اور دَم دے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے۔ پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دَم ساقط۔ یوہیں اگر احرام باندھ کر آیا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دَم ساقط اور نہیں کہا تو نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: میقات سے بغیر احرام گیا پھر عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کو فاسد کر دیا، پھر میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کی تو میقات سے بے احرام گزرنے کا دَم ساقط ہو گیا۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۵: مُتمتّع نے حرم کے باہر سے حج کا احرام باندھا، اُسے حکم ہے کہ جب تک وقوفِ عرفہ نہ کیا اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حرم کو واپس آئے اگر واپس نہ آیا تو دَم واجب ہے اور اگر واپس ہوا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دَم ساقط ہے نہیں تو نہیں اور باہر جا کر احرام نہیں باندھا تھا اور واپس آیا اور یہاں سے احرام باندھا تو کچھ نہیں۔ مکہ میں جس نے اقامت کر لی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر مکہ والا کسی کام سے حرم کے باہر گیا تھا اور وہیں سے حج کا احرام باندھ کر وقوف کر لیا تو کچھ نہیں اور اگر عمرہ کا احرام حرم میں باندھا تو دَم لازم آیا۔ [4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نابالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہو گیا اور وہیں سے احرام باندھ لیا تو دَم لازم نہیں اور غلام اگر بغیر احرام گزرا پھر اُس کے آقا نے احرام کی اجازت دے دی اور اُس نے احرام باندھ لیا تو دَم لازم ہے جب آزاد ہو ادا کرے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج کا یا قران کیا تو دَم لازم ہے اور اگر پہلے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير احرام، ج١، ص٢٥٣،٢٥٤.

2 ...... المرجع السابق ص٢٥٣.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج٣، ص٧١٣.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير احرام، ج١، ص٢٥٤.

و"ردالمحتار"،

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير احرام، ج١، ص٢٥٣.

www.dawateislami.net

حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دو دَم۔[1] (عالمگیری)

(۱۸) احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا

مسئلہ ۱: جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے اُس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کا طواف ایک پھیرا بھی کرلیا، اُس کے بعد حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دَم واجب ہے۔ اس سال عمرہ کرلے، سال آئندہ حج اور اگر عمرہ توڑ کر حج کیا تو عمرہ ساقط ہوگیا اور دَم دے اور دونوں کرلیے تو ہوگئے مگر گنہگار ہوا اور دَم واجب۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲: حج کا احرام باندھا پھر عرفہ کے دن یا رات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دَم دے اور حج وعمرہ اُس پر واجب اور اگر دسویں کو دوسرے حج کا احرام باندھا اور حلق کرچکا ہے تو بدستور احرام میں رہے اور دوسرے کو سال آئندہ میں پورا کرے اور دَم واجب نہیں اور حلق نہیں کیا ہے تو دَم واجب۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: عمرہ کے تمام افعال کرچکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا تو دَم واجب ہے اور گنہگار ہوا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴: باہر کے رہنے والے نے پہلے حج کا احرام باندھا اور طوافِ قدوم سے پیشتر عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قارِن ہوگیا مگر اساءت ہوئی اور شکرانہ کی قربانی کرے اور عمرہ کے اکثر طواف یعنی چار پھیرے سے پہلے وقوف کرلیا تو عمرہ باطل ہوگیا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: طوافِ قدوم کا ایک پھیرا بھی کرلیا تو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں پھر بھی اگر باندھ لیا تو بہتر یہ ہے کہ عمرہ توڑ دے اور قضا کرے اور دَم دے اور اگر نہیں توڑا اور دونوں کرلیے تو دَم دے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶: دسویں سے تیرھویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا ممنوع ہے، اگر باندھا تو توڑ دے اور اُس کی قضا کرے اور دَم دے اور کرلیا تو ہوگیا مگر دَم واجب ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب العاشر في مجاوزة الميقات بغير احرام، ج۱، ص۲۵۳.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۷۱۳.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب لايجب الضمان بكسر آلات اللّهو، ج۳، ص۷۱۵.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۷۱٦.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب لايجب الضمان... إلخ، ج۳، ص۷۱۷.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنايات، ج۳، ص۷۱۷.

7 ......المرجع السابق ص۷۱۸.

www.dawateislami.net

مُحصر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗؕ ﴾ [1]

اگر حج وعمرہ سے تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسّر آئے کرو اور اپنے سر نہ مُنڈاؤ، جب تک قربانی اپنی جگہ (حرم) میں نہ پہنچ جائے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ اِ۟لْعَاكِفُ فِیْهِ وَ الْبَادِؕ وَ مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ۠(۲۵) ﴾ [2]

بیشک وہ جنھوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ (عزوجل) کی راہ سے اور مسجدِ حرام سے، جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا، اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر والے برابر حق رکھتے ہیں اور جو اس میں ناحق زیادتی کا ارادہ کرے، ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، کفارِ قریش کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانیاں کیں اور سر مونڈایا اور صحابہ نے بال کتروائے۔[3] نیز بخاری میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اسی کا حکم فرمایا۔[4]

حدیث ۲: ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ

1 ...... پ۲، البقرة: ۱۹۶.

2 ...... پ۱۷، الحج: ۲۵.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، الحديث: ٤١٨٥، ج٣، ص٧٥.

4 ...... "صحيح البخاري"، أبواب المحصر و جزاء الصيد، باب النحر قبل الحلق في الحصر، الحديث: ١٨١١، ج١، ص٥٩٧.

www.dawateislami.net

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اُس کو حج کرنا ہوگا۔'' [1] اور ابوداود کی ایک روایت میں ہے، یا بیمار ہو جائے۔ [2]

مسئلہ ۱: جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا، اُسے مُحصَر کہتے ہیں۔ جن وجوہ سے حج یا عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں: ① دشمن۔ ② درندہ۔ ③ مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے۔ ④ ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا۔ ⑤ قید۔ ⑥ عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جا رہی تھی اُس کا انتقال ہو جانا۔ ⑦ عدّت۔ ⑧ مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا۔ ⑨ شوہر حجِ نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی غلام کو منع کردے۔

مسئلہ ۲: مصارف چوری گئے یا سواری کا جانور ہلاک ہو گیا، تو اگر پیدل نہیں چل سکتا تو مُحصر ہے ورنہ نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: صورتِ مذکورہ میں فی الحال تو پیدل چل سکتا ہے مگر آئندہ مجبور ہو جائے گا، اُسے احرام کھول دینا جائز ہے۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: عورت کا شوہر یا محرم مر گیا اور وہاں سے مکہ معظّمہ مسافتِ سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو مُحصر نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہرنے کی جگہ ہے تو مُحصر ہے ورنہ نہیں۔ [5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا تو وہ بھی مُحصر ہے کہ اُسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: عورت نے حجِ نفل کا احرام بغیر اجازت شوہر باندھا تو شوہر منع کر سکتا ہے، لہٰذا اگر منع کردے تو مُحصر ہے

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب المناسك، باب الاحصار، الحديث: ١٨٦٢، ج٢، ص٢٥١.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب المناسك، باب الاحصار، الحديث: ١٨٦٣، ج٢، ص٢٥٢.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٥.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٥.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٥.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٥.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٥.

www.dawateislami.net

اگر چہ اس کے ساتھ محرم بھی ہو اور حج فرض کو منع نہیں کر سکتا، البتہ اگر وقت سے بہت پہلے احرام باندھا تو شوہر کھلوا سکتا ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ مولیٰ نے غلام کو اجازت دیدی پھر بھی منع کرنے کا اختیار ہے اگرچہ بغیر ضرورت منع کرنا مکروہ ہے اور لونڈی کو مولیٰ نے اجازت دیدی تو اُس کے شوہر کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ عورت نے احرام باندھا اس کے بعد شوہر نے طلاق دیدی، تو مُحصرہ ہے اگرچہ محرم بھی ہمراہ موجود ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ مُحصر کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے، جب قربانی ہو جائے گی اس کا احرام کھل جائے گا یا قیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا، جب تک مکہ معظّمہ پہنچ کر طواف و سعی و حلق نہ کرلے، روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو۔ احرام باندھتے وقت اگر شرط لگائی ہے کہ کسی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا، جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔[4] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجے اس سے ٹھہرا لے کہ فُلاں دن فُلاں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہوگا پھر اگر اسی وقت قربانی ہوئی جو ٹھہرا تھا یا اس سے پیشتر فبہا اور اگر بعد میں ہوئی اور اُسے اب معلوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہوا لہٰذا دَم دے۔ مُحصر کو احرام سے باہر آنے کے لیے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۱ مُحصر اگر مُفرِد ہو یعنی صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو ایک قربانی بھیجے اور دو بھیجیں تو پہلی ہی کے ذبح سے احرام کھل گیا اور قارِن ہو تو دو بھیجے ایک سے کام نہ چلے گا۔[6] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٦ .

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٦ .

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٦ .

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٦ .
و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٥ .

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٥ .

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٦، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ اس قربانی کے لیے حرم شرط ہے بیرونِ حرم نہیں ہوسکتی، دسویں، گیارھویں، بارھویں تاریخوں کی شرط نہیں، پہلے اور بعد کو بھی ہوسکتی ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ قارِن نے اپنے خیال سے دو قربانیوں کے دام بھیجے اور وہاں ان داموں کی ایک ہی ملی اور ذبح کردی تو یہ نا کافی ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ قارِن نے دو قربانیاں بھیجیں اور یہ معیّن نہ کیا کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی تو بھی کچھ مضایقہ نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ معیّن کردے کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ قارِن نے عمرہ کا طواف کیا اور وقوفِ عرفہ سے پیشتر مُحصر ہوا تو ایک قربانی بھیجے اور حج کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ اگر احرام میں حج یا عمرہ کسی کی نیت نہیں تھی تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے اور ایک عمرہ کرنا ہوگا اور اگر نیت تھی مگر یہ یاد نہیں کہ کاہے کی نیت تھی تو ایک جانور بھیج دے اور ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور اگر دو حج کا احرام باندھا تو دو دَم دے کر احرام کھولے اور دو عمرے کا احرام باندھا اور ادا کرنے کے لیے مکۂ معظّمہ کو چلا مگر نہ جاسکا تو ایک دَم دے اور چلا نہ تھا کہ مُحصر ہوگیا تو دو دَم دے اور اس کو دو عمرے کرنے ہوں گے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ عورت نے حجِ نفل کا احرام باندھا تھا اگرچہ شوہر کی اجازت سے پھر شوہر نے احرام کھلوا دیا، تو اس کا احرام کھلنے کے لیے قربانی کا ذبح ہوجانا ضرور نہیں بلکہ ہر ایسا کام جو احرام میں منع تھا اس کے کرنے سے احرام سے باہر ہوگئی مگر اس پر بھی قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ضرور ہے اور اگر حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرنا ہوگا اور اگر شوہر یا محرم کے مرجانے سے مُحصرہ ہوئی یا حجِ فرض کا احرام تھا اور بغیر محرم جارہی تھی شوہر نے منع کردیا تو اس میں بغیر قربانی ذبح ہوئے احرام سے باہر نہیں ہوسکتی۔[6] (منسک)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٧.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٧.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٥.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص٢٥٥۔٢٥٦.

6 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الاحصار)، ص٤٢٢۔٤٢٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ مُحصر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی گھر کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ وہ مانع جس کی وجہ سے رُکنا ہوا تھا جاتا رہا اور وقت اتنا ہے کہ حج اور قربانی دونوں پالے گا، تو جانا فرض ہے اب اگر گیا اور حج پالیا فبہا، ورنہ عمرہ کرکے احرام سے باہر ہو جائے اور قربانی کا جانور جو بھیجا تھا مل گیا تو جو چاہے کرے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰ مانع جاتا رہا اور اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت نہ کرے اور اب مُفرِد پر عمرہ بھی واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ وقوفِ عرفہ کے بعد احصار نہیں ہوسکتا اور اگر مکہ ہی میں ہے مگر طواف اور وقوفِ عرفہ دونوں پر قادر نہ ہو تو مُحصر ہے اور دونوں میں سے ایک پر قادر ہے تو نہیں۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲ مُحصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہوگیا اب اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قِران تھا تو ایک حج دو عمرے اور یہ اختیار ہے کہ قضا میں قِران کرے، پھر ایک عمرہ یا تینوں الگ الگ کرے اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

حج فوت ہونے کا بیان

حدیث ۱ ابوداود و ترمذی ونسائی وابن ماجہ ودارمی عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کہ ''حج عرفہ ہے، جس نے مُزدَلِفہ کی رات میں طلوعِ فجر سے قبل وقوفِ عرفہ پالیا اُس نے حج پالیا۔''[6]

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٧.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج٤، ص٨ ، وغیرہ.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٦ .

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٦، وغیرہ.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج١، ص٢٥٥، وغیرہ.

6 ...... "سنن النسائي"، كتاب مناسك الحج، باب فرض الوقوف بعرفة، الحديث: ٣٠١٩، ص٢٨٢ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ دارقطنی نے ابن عُمر وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا وقوفِ عرفہ رات تک میں فوت ہوگیا، اُس کا حج فوت ہوگیا تو اب اسے چاہیے کہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔'' (1)

مسائل فقهيه

مسئلہ ۱ جس کا حج فوت ہوگیا یعنی وقوفِ عرفہ اسے نہ ملا تو طواف و سعی کرکے سرمونڈا کر یا بال کتروا کر احرام سے باہر ہوجائے اور سال آئندہ حج کرے اور اُس پر دَم واجب نہیں۔ (2) (جوہرہ)

مسئلہ ۲ قارن کا حج فوت ہوگیا تو عمرہ کے لیے سعی وطواف کرے پھر ایک اور طواف و سعی کرکے حلق کرے اور دَم قِران جاتا رہا اور پچھلا طواف جسے کرکے احرام سے باہر ہوگا اُسے شروع کرتے ہی لبیک موقوف کردے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے، عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کرچکا۔ (3) (منسک، عالمگیری)

مسئلہ ۳ تمتّع والا قربانی کا جانور لایا تھا اور تمتع باطل ہوگیا تو جانور کو جو چاہے کرے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۴ عمرہ فوت نہیں ہوسکتا کہ اس کا وقت عمر بھر ہے اور جس کا حج فوت ہوگیا اس پر طوافِ صدر نہیں۔ (5) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۵ جس کا حج فوت ہوا اس نے طواف و سعی کرکے احرام نہ کھولا اور اسی احرام سے سال آئندہ حج کیا تو یہ حج صحیح نہ ہوا۔ (6) (منسک)

حجِ بدل کا بیان

حدیث ۱ دارقطنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے والدین کی

---

1 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ٢٤٩٦، ج٢، ص٣٠٥.

2 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الفوات، ص٢٣٢.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث عشر في فوات الحج، ج١، ٢٥٦.
و"لباب المناسك"، (باب الفوات)، ص٤٣٠.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث عشر في فوات الحج، ج١، ٢٥٦.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث عشر في فوات الحج، ج١، ٢٥٦.

6 ...... "لباب المناسك"، (باب الفوات)، ص٤٣١.

www.dawateislami.net

طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے، روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔'' (1)

حدیث ۲ نیز جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو اُن کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے دس حج کا ثواب ہے۔'' (2)

حدیث ۳ نیز زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور اُن کی رُوحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نیکوکار لکھا جائیگا۔'' (3)

حدیث ۴ ابو حفص کبیر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور اُن کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دُعا کرتے ہیں، آیا یہ اُن کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمھارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔'' (4)

حدیث ۵ صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ''ہاں۔'' (5)

حدیث ۶ ابوداود و ترمذی و نسائی ابی رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا: ''اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔'' (6)

---

1 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ٢٥٨٥، ج٢، ص٣٢٨.

2 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ٢٥٨٧، ج٢، ص٣٢٩.

3 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ٢٥٨٤، ج٢، ص٣٢٨.

4 ...... "المسلك المتقسط" للقارى، (باب الحج عن الغير)، ص٤٣٣.
"ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن أخذ فى عبادته شيئًا من الدنيا، ج٤، ص١٥.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة ...إلخ، ١٣٣٤،١٣٣٥، ص٦٩٦،٦٩٧.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الحج، ٨٧-باب، الحديث: ٩٣١، ج٢، ص٢٧٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱: عبادت تین قسم ہے: ① بدنی۔ ② مالی۔ ③ مرکب۔

عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہوسکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کرسکتا۔ جیسے نماز، روزہ۔

مالی میں نیابت بہر حال جاری ہوسکتی ہے جیسے زکاۃ و صدقہ۔

مرکب میں اگر عاجز ہو تو دوسرا اس کی طرف سے کرسکتا ہے ورنہ نہیں جیسے حج۔

رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اُس کا ثواب فلاں کو پہنچے، اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکاۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن، ذکر، زیارت قبور، فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھا چاہیے کہ فرض کا پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا، لہٰذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا، اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچاتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

اس سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ فاتحہ مروّجہ جائز ہے کہ وہ ایصالِ ثواب ہے اور ایصالِ ثواب جائز بلکہ محمود، البتہ کسی معاوضہ پر ایصال ثواب کرنا مثلاً بعض لوگ کچھ لے کر قرآن مجید کا ثواب پہنچاتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ لیا، تو یہ بیع ہوئی اور بیع قطعاً باطل و حرام اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور طاعت پر اجارہ باطل سوا ان تین چیزوں کے جن کا بیان آئے گا۔[2] (ردالمحتار)

حج بدل کے شرائط

مسئلہ ۱: حج بدل کے لیے چند شرطیں ہیں:

① جو حج بدل کراتا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حج بدل کرایا تو حج فرض ادا نہ ہوا، لہٰذا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔

② جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کرسکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کرسکتا ہے، تو اس کی طرف سے نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہوگیا، لہٰذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہوگیا تو اب دوبارہ حج کرائے۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في اهداء ثواب الاعمال للغير، ج٤، ص١٢۔١٧.

و "الفتاوى الهندية"، کتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير ج١، ٢٥٧.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی اهداء ثواب الاعمال، ج٤، ص١٣.

www.dawateislami.net

③ وقتِ حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہوگیا کہ خود حج کرے تو پہلے جو حج کیا جاچکا ہے وہ ناکافی ہے۔ ہاں اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا، جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے مثلاً وہ نابینا ہے اور حج کرانے کے بعد انکھیارا ہوگیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہ رہی۔

④ جس کی طرف سے کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے نہیں ہوسکتا۔ ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

⑤ مصارف اُس کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے، لہٰذا اگر مامور نے اپنا مال صرف کیا حج بدل نہ ہوا یعنی جب کہ تبرّعاً ایسا کیا ہو اور اگر کُل یا اکثر اپنا مال صرف کیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اتنا ہے کہ خرچ اس میں سے وصول کرلے گا تو ہوگیا اور اتنا نہیں کہ جو کچھ اپنا خرچ کیا ہے وصول کرلے تو اگر زیادہ حصہ اس کا ہے جس نے حکم دیا ہے تو ہوگیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۲ اپنا اور اُس کا مال ایک میں ملا دیا اور جتنا اُس نے دیا تھا اُتنا یا اس میں سے زیادہ حصہ کی برابر خرچ کیا تو حج بدل ہوگیا اور اس ملانے کی وجہ سے اُس پر تاوان لازم نہ آئے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کے مال کے ساتھ بھی ملا سکتا ہے۔ (1) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ وصیت کی تھی کہ میرے مال سے حج کرا دیا جائے اور وارث نے اپنے مال سے تبرّعاً کرایا تو حج بدل نہ ہوا اور اگر اپنے مال سے حج کیا یوں کہ جو خرچ ہوگا ترکہ میں سے لے لے گا تو ہوگیا اور لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں اور اجنبی نے حج بدل اپنے مال سے کرا دیا تو نہ ہوا اگرچہ واپس لینے کا ارادہ ہو اگرچہ وہ خود اسی کو حج بدل کرنے کے لیے کہہ گیا ہو اور اگر یوں وصیت کی کہ میری طرف سے حج بدل کرا دیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اور وارث نے اپنے مال سے حج کرا دیا اگرچہ لینے کا ارادہ بھی نہ ہو، ہوگیا۔(2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ میّت کی طرف سے حج کرنے کے لیے مال دیا اور وہ کافی تھا مگر اُس نے اپنا مال بھی کچھ خرچ کیا ہے تو جو خرچ ہوا وصول کرلے اور اگر ناکافی تھا مگر اکثر میّت کے مال سے صرف ہوا تو میّت کی طرف سے ہوگیا، ورنہ نہیں۔ (3) (عالمگیری)

⑥ جس کو حکم دیا وہی کرے، دوسرے سے اُس نے حج کرایا تو نہ ہوا۔

---

❶...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج١، ص٢٥٧. و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستئجار على الحج، ج٤، ص٢٣. ❷...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، ج٤، ص٢٨.

❸...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج١، ص٢٥٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ میّت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فُلاں شخص حج کرے اور وہ مرگیا یا اُس نے انکار کر دیا، اب دوسرے سے حج کرالیا گیا تو جائز ہے۔[1] (ردالمحتار)

⑦ سواری پر حج کو جائے پیدل حج کیا تو نہ ہوا، لہٰذا سواری میں جو کچھ صرف ہوا دینا پڑے گا۔ ہاں اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی ہو جائے گا۔ سواری سے مراد یہ ہے کہ اکثر راستہ سواری پر قطع کیا ہو۔

⑧ اس کے وطن سے حج کو جائے۔

⑨ میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو۔

⑩ اُس کی نیت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے بھی **لَبَّیْکَ عَنْ فُلَان**[2] کہہ لے اور اگر اس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں اور ان کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو ضمناً مذکور ہونگی۔ یہ شرطیں جو مذکور ہوئیں حجِ فرض میں ہیں، حجِ نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ احرام باندھتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ کس کی طرف سے حج کرتا ہوں تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کیے اختیار ہے کہ نیت کرلے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ جس کو بھیجے اس سے یوں نہ کہے کہ میں نے تجھے اپنی طرف سے حج کرنے کے لیے اجیر بنایا یا نوکر رکھا کہ عبادت پر اجارہ کیسا، بلکہ یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کے لیے حکم دیا اور اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے گا مگر اُجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف ملیں گے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ حجِ بدل کی سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اُس کا حجۃ الاسلام ادا نہ ہوگا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حجِ فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ج٤، ص١٩.

2 ...... فلاں کی جگہ جس کے نام پر حج کرنا چاہتا ہے اُس کا نام لے مثلاً لبیک عَنْ عَبدِ اللّٰہ۔

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ج٤، ص٢٠.

4 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ج٤، ص١٨.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستئجار على الحج، ج٤، ص٢٢.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستئجار على الحج، ج٤، ص٢٤.

www.dawateislami.net

بھیجا جس نے خود نہیں کیا ہے، جب بھی حجِ بدل ہو جائے گا۔[1] (عالمگیری) اور اگر خود اس پر حج فرض ہوا اور ادا نہ کیا ہو تو اسے بھیجنا مکروہِ تحریمی ہے۔[2] (منسک)

مسئلہ ۱۰: افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اُس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ آزاد مرد ہو اور اگر آزاد عورت یا غلام یا باندی یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچہ سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: مجنون یا کافر (مثلاً وہابی زمانہ وغیرہ) کو بھیجا تو ادا نہ ہوا کہ یہ اس کے اہل ہی نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: دو شخصوں نے ایک ہی کو حجِ بدل کے لیے بھیجا، اس نے ایک حج میں دونوں کی طرف سے لبیک کہا تو دونوں میں کسی کی طرف سے نہ ہوا بلکہ اس حج کرنے والے کا ہوا اور دونوں کو تاوان دے اور اب اگر چاہے کہ دونوں میں سے ایک کے لیے کر دے تو یہ بھی نہیں کرسکتا اور اگر ایک کی طرف سے لبیک کہا مگر یہ معیّن نہ کیا کہ کس کی طرف سے تو اگر یو ہیں مبہم رکھا جب بھی کسی کا نہ ہوا اور اگر بعد میں یعنی افعال حج ادا کرنے سے پہلے معیّن کر دیا تو جس کے لیے کیا اُس کا ہو گیا اور اگر احرام باندھتے وقت کچھ نہ کہا کہ کس کی طرف سے ہے نہ معیّن نہ مبہم جب بھی یہی دونوں صورتیں ہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: ماں باپ دونوں کی طرف سے حج کیا تو اُسے اختیار ہے کہ اس حج کو باپ کے لیے کر دے یا ماں کے لیے اور اُس کا حج فرض ادا ہو گا یعنی جب کہ ان دونوں نے اُسے حکم نہ کیا اور اگر حج کا حکم دیا ہو تو اس میں بھی وہی احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے اور اگر بغیر کہے اپنے آپ دو شخصوں کی طرف سے حجِ نفل کا احرام باندھا تو اختیار ہے جس کے لیے چاہے کر دے مگر اس سے اُس کا فرض ادا نہ ہوگا جب کہ وہ اجنبی ہے۔ یو ہیں ثواب پہنچانے کا بھی اختیار ہے بلکہ ثواب تو دونوں کو پہنچا سکتا ہے۔[6] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: حج فرض ہونے کے بعد مجنون ہو گیا تو اُس کی طرف سے حج بدل کرایا جاسکتا ہے۔[7] (ردالمحتار)

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج١، ص٢٥٧.
2. ...... "المسلك المتقسط" للقاری، (باب الحج عن الغير)، ص٤٥٣.
3. ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج٤، ص٢٥، وغيره.
4. ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج٤، ص٢٦.
5. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج١، ص٢٥٧.
6. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير، ج١، ص٢٥٧.
و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ج٤، ص٣١.
7. ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ج٤، ص٢١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۵ صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اُس نے دونوں کا احرام باندھا، خواہ دونوں اُسی کی طرف سے کیے یا ایک اس کی طرف سے، دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہر حال اس کا حج ادا نہ ہوا تاوان دینا آئے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ حج کے لیے کہا تھا اُس نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر مکہ معظّمہ سے حج کا جب بھی اُس کی مخالفت ہوئی لہٰذا تاوان دے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ حج کے لیے کہا تھا اُس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لیے کہا تھا اس نے عمرہ کر کے حج کیا، تو اِس میں مخالفت نہ ہوئی اُس کا حج یا عمرہ ادا ہوگیا۔ مگر اپنے حج یا عمرہ کے لیے جو خرچ کیا خود اس کے ذمہ ہے، بھیجنے والے پر نہیں اور اگر اُلٹا کیا یعنی جو اُس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہوگئی، اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا تاوان دے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا، اس نے دونوں کو جمع کر دیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کر لینا تو جائز ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ افضل یہ ہے کہ جسے حجِ بدل کے لیے بھیجا جائے، وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ حج کے بعد قافلہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرنا پڑے، اِن دنوں کے مصارف بھیجنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرا ہو تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر مکہ معظّمہ میں بالکل رہنے کا ارادہ کرلیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بھیجنے والے پر نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہوگیا اور حج فوت ہوگیا تو تاوان لازم ہے، پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کر دیا تو کافی ہوگیا اور اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے اور اُسے اپنے مال سے سال آئندہ حج وعمرہ کرنا ہوگا اور اگر وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ہوگیا اور اُس پر اپنے مال سے دَم دینا لازم اور اگر غیر اختیاری آفت

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج١، ص٢٥٨.

2 ...... المرجع السابق.و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس... إلخ، ج٤، ص٣٦.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج١، ص٢٥٨.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

میں مبتلا ہوگیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہو چکا ہے، اُس کا تاوان نہیں مگر واپسی میں اب اپنا مال خرچ کرے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ نزدیک راستہ چھوڑ کر دُور کی راہ سے گیا، کہ خرچ زیادہ ہوا اگر اس راہ سے حاجی جایا کرتے ہیں تو اس کا اُسے اختیار ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کرسکا یا اور کسی طرح پر مُحصر ہوا تو اس کی وجہ سے جو دَم لازم آیا، وہ اُس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے دَم اِس کے ذمہ ہیں۔ مثلاً سلا ہوا کپڑا پہنایا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا یا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قِران و تمتع کیا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منّت کا حج اُس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آگیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔[4] (منسک)

مسئلہ ۲۵ جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالاجماع گنہگار ہے، اگر وارث اُس کی طرف سے حجِ بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اُس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی۔ مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حجِ بدل کرایا جائے۔[5] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶ تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لیے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے، ورنہ بیرونِ میقات جہاں سے بھی اُس تہائی سے بھیجا جاسکے۔ یوہیں اگر وصیت میں کوئی رقم معیّن کر دی ہو تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جاسکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہوسکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معیّن بیرونِ میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل۔[6] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج ١، ص ٢٥٨.
و"الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج ٤، ص ٣٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج ١، ص ٢٥٨.

3 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج ٤، ص ٣٦ـ٣٧.

4 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الحج عن الغير)، ص ٤٣٤.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج ١، ص ٢٥٨.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ج ١، ص ٢٥٩.
و"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب العمل على القياس... إلخ، ج ٤، ص ٣٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷ کوئی شخص حج کو چلا اور راستہ میں یا مکہ معظّمہ میں وقوفِ عرفہ سے پہلے اُس کا انتقال ہوگیا تو اگر اُسی سال اُس پر حج فرض ہوا تھا تو وصیت واجب نہیں اور اگر وقوف کے بعد انتقال ہوا تو حج ہوگیا، پھر اگر طوافِ فرض باقی ہے اور وصیت کرگیا کہ اُس کا حج پورا کر دیا جائے تو اُس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کردی جائے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ راستہ میں انتقال ہوا اور حجِ بدل کی وصیت کرگیا تو اگر کوئی رقم یا جگہ معین کردی ہے تو اس کے کہنے کے موافق کیا جائے، اگرچہ اس کے مال کی تہائی اتنی تھی کہ اُس کے وطن سے بھیجا جاسکتا اور اس نے غیر وطن سے بھیجنے کی وصیت کی یا وہ رقم اتنی بتائی کہ اس میں وطن سے نہیں جایا جاسکتا تو گنہگار ہوا اور معین نہ کی تو وطن سے بھیجا جائے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ وصی نے یعنی جس کو کہہ گیا کہ تو میری طرف سے حج کرا دینا، غیر جگہ سے بھیجا اور تہائی اتنی تھی کہ وطن سے بھیجا جاسکتا ہے تو یہ حج میّت کی طرف سے نہ ہوا بلکہ وصی کی طرف سے ہوا، لہٰذا میّت کی طرف سے یہ شخص دوبارہ اپنے مال سے حج کرائے مگر جب کہ وہ جگہ جہاں سے بھیجا ہے وطن سے قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہو تو ہو جائے گا۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ مال اس قابل نہیں کہ وطن سے بھیجا جائے تو جہاں سے ہو سکے بھیجیں، پھر اگر حج کے بعد کچھ بچ رہا جس سے معلوم ہوا کہ اوادھر سے بھیجا جاسکتا تھا تو وصی پر اس کا تاوان ہے، لہٰذا دوبارہ حجِ بدل وہاں سے کرائے جہاں سے ہوسکتا تھا مگر جب کہ بہت تھوڑی مقدار بچی مثلاً توشہ وغیرہ۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ اگر اس کے لیے وطن نہ ہو تو جہاں انتقال ہوا وہاں سے حج کو بھیجا جائے اور اگر متعدد وطن ہوں تو ان میں جو جگہ مکہ معظّمہ سے زیادہ قریب ہو وہاں سے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ اگر یہ کہہ گیا کہ تہائی مال سے ایک حج کرا دینا تو ایک حج کرا دیں اور چند حج کی وصیت کی اور ایک سے زیادہ نہیں ہوسکتا تو ایک حج کرا دیں اس کے بعد جو بچے وارث لے لیں اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے حج کرایا

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب في حج الصرورة، ج٤، ص٢٧.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب في حج الصرورة، ج٤، ص٢٧.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج١، ص٢٥٩.

و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ج٤، ص٢٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج١، ص٢٥٩.

5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

جائے یا کئی حج کرائے جائیں اور کئی ہو سکتے ہیں تو جتنے ہو سکتے ہیں کرائے جائیں، اب اگر کچھ بچ رہا جس سے وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور کئی حج کی صورت میں اختیار ہے کہ سب ایک ہی سال میں ہوں یا کئی سال میں اور بہتر اول ہے۔ یوہیں اگر یوں وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے ہر سال ایک حج کرایا جائے تو اس میں بھی اختیار ہے کہ سب ایک ساتھ ہوں یا ہر سال ایک اور اگر یوں کہا کہ میرے مال میں ہزار روپے سے حج کرایا جائے تو اس میں جتنے حج ہو سکیں کرادیے جائیں۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: اگر وصی سے یہ کہا کہ کسی کو مال دے کر میری طرف سے حج کرادینا تو وصی خود اُس کی طرف سے حجِ بدل نہیں کرسکتا اور اگر یہ کہا کہ میری طرف سے حجِ بدل کرادیا جائے تو وصی خود بھی کرسکتا ہے اور اگر وصی وارث بھی ہے یا وصی نے وارث کو مال دے دیا کہ وہ وارث حجِ بدل کرے تو اب باقی ورثہ اگر بالغ ہوں اور ان کی اجازت سے ہو تو ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: حج کی وصیت کی تھی اُس کے انتقال کے بعد حج کے مصارف نکالنے کے بعد ورثہ نے مال تقسیم کرلیا، پھر وہ مال جو حج کے لیے نکالا تھا ضائع ہوگیا تو اب جو باقی ہے اُس کی تہائی سے حج کا خرچ نکالیں پھر اگر تلف ہوجائے تو بقیہ کی تہائی سے وعلیٰ ہذا القیاس یہاں تک کہ مال ختم ہوجائے اور وہ مال وصی کے پاس سے ضائع ہوا ہو یا اس کے پاس سے جس کو حج کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔[3] (منسک)

مسئلہ ۳۵: جسے حج کرنے کو بھیجا وقوفِ عرفہ سے پیشتر اس کا انتقال ہوگیا یا مال چوری گیا پھر جو مال باقی رہ گیا، اُس کی تہائی سے دوبارہ وطن سے حج کرنے کے لیے کسی کو بھیجا جائے اور اگر اتنے میں وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور اگر دوسرا شخص بھی مرگیا یا پھر مال چوری ہوگیا تو اب جو کچھ مال ہے، اس کی تہائی سے بھیجا جائے اور یکے بعد دیگرے یوہیں کرتے رہیں، یہاں تک کہ مال کی تہائی اس قابل نہ رہی کہ اس سے حج ہو سکے تو وصیت باطل ہوگئی اور اگر وقوفِ عرفہ کے بعد مرا تو وصیت پوری ہوگئی۔[4] (درمختار وغیرہ)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج١، ص٢٥٩.

و"ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ج٤، ص٢٧.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج١، ص٢٥٩.

3 ...... "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط"، (باب الحج عن الغير)، ص٤٥٤۔٤٥٥.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج٤، ص٣٧، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶: جسے بھیجا تھا وہ وقوف کرکے بغیر طواف کیے واپس آیا تو میّت کا حج ہوگیا مگر اسے عورت کے پاس جانا حلال نہیں، اُسے حکم ہے کہ اپنے خرچ سے واپس جائے اور جو افعال باقی ہیں ادا کرے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۷: وصی نے کسی کو اس سال حجِ بدل کے لیے مقرر کیا اور خرچ بھی دے دیا مگر وہ اس سال نہ گیا، سال آئندہ جاکر ادا کیا تو ہوگیا اُس پر تاوان نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: جسے بھیجا وہ مکہ معظّمہ میں جاکر بیمار ہوگیا اور سارا مال خرچ ہوگیا تو وصی کے ذمّہ واپسی کے لیے خرچ بھیجنا لازم نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جسے حج کے لیے مقرر کیا وہ بیمار ہوگیا تو اُسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو بھیج دے، ہاں اگر بھیجنے والے نے اُسے اجازت دیدی ہو تو دوسرے کو بھیج سکتا ہے۔ لہٰذا بھیجتے وقت چاہیے کہ یہ اجازت دیدی جائے۔[4] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۰: اگر اس سے یہ کہہ دیا کہ خرچ ختم ہو جائے تو قرض لے لینا اور اُس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے تو جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: احرام کے بعد راستہ میں مال چوری گیا، اُس نے اپنے پاس سے خرچ کرکے حج کیا اور واپس آیا تو بغیر حکمِ قاضی بھیجنے والے سے وصول نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: یہ وصیت کی کہ فلاں شخص میری طرف سے حج کرے اور وہ شخص مرگیا تو کسی اور کو بھیج دیں مگر جب کہ حصر کردیا ہو کہ وہی کرے دوسرا نہیں تو مجبوری ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: ایک شخص نے اپنی طرف سے حجِ بدل کے لیے خرچ دے کر بھیجا، بعد اس کے اس کا انتقال ہوگیا اور حج کی وصیت نہ کی تو وارث اُس شخص سے مال واپس لے سکتے ہیں اگرچہ احرام باندھ چکا ہو۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج ١، ص ٢٦٠.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق. و"الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج ٤، ص ٢٦.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج ١، ص ٢٦٠.

6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج ٤، ص ٤٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۴ مصارفِ حج سے مراد وہ چیز ہیں جن کی سفرِ حج میں ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً کھانا پانی، راستہ میں پہننے کے کپڑے، احرام کے کپڑے، سواری کا کرایہ، مکان کا کرایہ، مشکیزہ، کھانے پینے کے برتن، جلانے اور سر میں ڈالنے کا تیل، کپڑے دھونے کے لیے صابون، پہرا دینے والے کی اُجرت، حجامت کی بنوائی غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے اُن کے اخراجات متوسط کہ نہ فضول خرچی ہو، نہ بہت کمی اور اُس کو یہ اختیار نہیں کہ اس مال میں سے خیرات کرے یا کھانا فقیروں کو دیدے یا کھاتے وقت دوسروں کو بھی کھلائے ہاں اگر بھیجنے والے نے ان اُمور کی اجازت دیدی ہو تو کرسکتا ہے۔[1] (لباب)

مسئلہ ۴۵ جس کو بھیجا ہے اگر وہ اپنا کام اپنے آپ کیا کرتا تھا اور اب خادم سے کام لیا تو اس کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے اور اگر خود نہیں کرتا تھا تو بھیجنے والے کے ذمہ۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کردے، اُسے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی تھوڑی سی چیز ہو، یہاں تک کہ توشہ میں سے جو کچھ بچا وہ اور کپڑے اور برتن غرض تمام سامان واپس کردے بلکہ اگر شرط کرلی ہو کہ جو بچے گا واپس نہ کروں گا جب بھی کہ یہ شرط باطل ہے مگر دو۲ صورتوں میں، اوّل یہ کہ بھیجنے والا اسے وکیل کردے کہ جو بچے اُسے اپنے کو ہبہ کردینا اور قبضہ کرلینا، دوم۲ یہ کہ اگر قریب بمرگ ہو تو اُسے وصیت کردے کہ جو بچے اُس کی میں نے تجھے وصیت کی اور اگر یوں وصیت کی کہ وصی سے کہہ دیا کہ جو بچے وہ اُس کے لیے ہے جو بھیجا جائے یا تو جسے چاہے دیدے تو یہ وصیت باطل ہے وارث کا حق ہو جائے گا اور واپس کرنا پڑے گا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷ یہ وصیت کی کہ ایک ہزار فلاں کو دیا جائے اور ایک ہزار مسکینوں کو اور ایک ہزار سے حج کرایا جائے اور ترکہ کی تہائی کل دو ہزار ہے تو دو ہزار میں برابر برابر کے تین حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ تو اُسے دیں جس کے لیے کہا اور حج و مساکین کے دونوں حصے ملا کر جتنے سے حج ہوسکے حج کرایا جائے اور جو بچے مسکینوں کو دیا جائے۔[4] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۸ زکاۃ و حج اور کسی کو دینے کی وصیت کی تو تہائی کے تین حصے کریں اور زکاۃ و حج میں جسے اُس نے پہلے کہا اُسے پہلے کریں۔ اُس سے جو بچے دوسرے میں صرف کریں، فرض اور منّت کی وصیت کی تو فرض مقدم ہے اور نفل و نذر میں نذر

---

1 ...... "لباب المناسك"، (باب الحج عن الغير، فصل في النفقة)، ص٤٥٦۔٤٥٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج١، ص٢٦٠.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب العمل على القياس... إلخ، ج٤، ص٣٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج١، ص٢٦٠، وغيره.

www.dawateislami.net

مقدم ہے اور سب فرض یا نفل یا واجب ہیں تو مقدم وہ ہے جسے اُس نے پہلے کہا۔[1] (ردالمحتار)

ھدی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ﴾[2]

اور جو اللہ (عزوجل) کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے، تمھارے لیے چوپایوں میں ایک مقرر میعاد تک فائدے ہیں پھر ان کا پہنچنا ہے اِس آزاد گھر تک۔ اور ہر اُمت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر کی کہ اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کریں، اُن بے زبان چوپایوں پر جو اُس نے انھیں دیے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ﴾[3]

اور قربانی کے اونٹ، گائے ہم نے تمھارے لیے اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے کیے، تمھارے لیے ان میں بھلائی ہے تو اُن پر اللہ (عزوجل) کا نام لو، ایک پاؤں بندھے، تین پاؤں سے کھڑے پھر جب اُن کی کروٹیں گر جائیں تو اُن میں سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ یوہیں ہم نے ان کو تمھارے قابو میں کر دیا کہ تم احسان مانو، اللہ (عزوجل) کو ہرگز نہ اُن کے گوشت پہنچتے ہیں، نہ اُن کے خون، ہاں اُس تک تمھاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ یوہیں اُن کو تمھارے قابو میں کر دیا کہ تم اللہ (عزوجل) کی بڑائی بولو، اُس پر کہ اُس نے تمھیں ہدایت فرمائی اور خوشخبری پہنچا دو نیکی کرنے والوں کو۔

---

1 ...... "رد المحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج٤، ص٤١.

2 ...... پ١٧، الحج: ٣٢-٣٤.

3 ...... پ١٧، الحج: ٣٦-٣٧.

www.dawateislami.net

احادیث

حدیث ۱ صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہتی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے پھر حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اُن کے گلوں میں ڈالے اور اُن کے کوہان چیرے اور حرم کو روانہ کیں۔ (1)

حدیث ۲ صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ ازواجِ مُطہرات کی طرف سے حج میں گائے ذبح کی۔ (2)

حدیث ۳ صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سُنا: کہ ''جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف کے ساتھ سوار ہو، جب تک دوسری سواری نہ ملے۔'' (3)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ حرم کو بھیجے۔ انھوں نے عرض کی، ان میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں؟ فرمایا: ''اُسے نحر کر دینا اور خون سے اُس کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اُس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمھارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔'' (4)

حدیث ۵ صحیحین میں علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانوروں پر مامور فرمایا اور مجھے حکم فرمایا: کہ ''گوشت اور کھالیں اور جُھول تصدق کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرمایا کہ ہم اُسے اپنے پاس سے دیں گے۔'' (5)

حدیث ۶ ابوداود عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ پانچ یا چھ اونٹ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں قربانی کے لیے پیش کیے گئے، وہ سب حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں (یعنی ہر

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب استحباب بحث الهدی إلی الحرم ...إلخ، الحديث: ٣٦٢ـ(١٣٢١)، ص٦٨٦.

2 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب جواز الاشتراك فی الهدی ...إلخ، الحديث: ٣٥٦ـ(١٣١٩)،٣٥٧(١٣١٩)، ص٦٨٤،٦٨٥.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب جواز رکوب البدنة ...إلخ، الحديث: ١٣٢٤، ص٦٨٨.

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب مايفعل بالهدی إذا عطب فی الطريق، الحديث: ١٣٢٥، ص٦٨٨.

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الحج، باب الصدقة بلحوم الهدی ...إلخ، الحديث: ١٣١٧، ص٦٨٣.

www.dawateislami.net

ایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں یا اس لیے کہ پہلے جسے چاہیں ذبح فرمائیں) پھر جب اُن کی کروٹیں زمین سے لگ گئیں تو فرمایا: ''جو چاہے ٹکڑا لے لے۔''[1]

مسئلہ ۱ ہَدی اُس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لیے حرم کو لے جایا جائے۔ یہ تین قسم کے جانور ہیں: ① بکری، اس میں بھیڑ اور دُنبہ بھی داخل ہے۔ ② گائے، بھینس بھی اسی میں شمار ہے۔ ③ اونٹ۔ ہَدی کا ادنیٰ درجہ بکری ہے تو اگر کسی نے حرم کو قربانی بھیجنے کی منّت مانی اور معیّن نہ کی تو بکری کافی ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲ قربانی کی نیت سے بھیجا یا لے گیا جب تو ظاہر ہے کہ قربانی ہے اور اگر بَدنہ کے گلے میں ہار ڈال کر ہانکا جب بھی ہَدی ہے اگرچہ نیت نہ ہو۔ اس لیے کہ اس طرح قربانی ہی کو لے جاتے ہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ قربانی کے جانور میں جو شرطیں ہیں وہ ہَدی کے جانور میں بھی ہیں مثلاً اونٹ پانچ سال کا، گائے دو۲ سال کی، بکری ایک سال کی مگر بھیڑ دُنبہ چھ۶ مہینے کا اگر سال بھر والی کی مثل ہو تو ہوسکتا ہے اور اونٹ گائے میں یہاں بھی سات آدمی کی شرکت ہوسکتی ہے۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ اونٹ، گائے کے گلے میں ہار ڈال دینا مسنون ہے اور بکری کے گلے میں ہار ڈالنا سنت نہیں مگر صرف شکرانہ یعنی تمتع وقران اور نفل اور منّت کی قربانی میں سنت ہے، احصار اور جرمانہ کے دَم میں نہ ڈالیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ ہَدی اگر قران یا تمتّع کا ہو تو اس میں سے کچھ کھالینا بہتر ہے۔ یوہیں اگر نفل ہو اور حرم کو پہنچ گیا ہو اور اگر حرم کو نہ پہنچا تو خود نہیں کھا سکتا، فقرا کا حق ہے اور ان تین کے علاوہ نہیں کھا سکتا اور جسے خود کھا سکتا ہے، مالداروں کو بھی کھلا سکتا ہے، نہیں تو نہیں اور جس کو کھا نہیں سکتا اس کی کھال وغیرہ سے بھی نفع نہیں لے سکتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶ تمتّع وقران کی قربانی دسویں سے پہلے نہیں ہوسکتی اور دسویں کے بعد کی تو ہوجائے گی مگر دَم لازم ہے کہ تاخیر جائز نہیں اور ان دو۲ کے علاوہ کے لیے کوئی دن معیّن نہیں اور بہتر دسویں ہے۔ حرم میں ہونا سب میں ضروری ہے، مِنیٰ کی

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب المناسك، ۱۸ـباب، الحديث: ۱۷٦٥، ج۲، ص۲۱۱.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤١، وغيره.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤٢.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤٢، وغيره.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ج۱، ص۲٦۱.

6 ...... "الدرالمختار" ، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤٥.

www.dawateislami.net

خصوصیت نہیں ہاں دسویں کو ہو تو منیٰ میں ہونا سنت ہے اور دسویں کے بعد مکہ میں۔ منّت کے بدنہ کا حرم میں ذبح ہونا شرط نہیں جبکہ منّت میں حرم کی شرط نہ لگائی۔[1] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۷ ہَدی کا گوشت حرم کے مساکین کو دینا بہتر ہے، اس کی نکیل اور جُھول کو خیرات کر دیں اور قصاب کو اس کے گوشت میں سے کچھ نہ دیں۔ ہاں اگر اُسے بطور تصدق دیں تو حرج نہیں۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸ ہَدی کے جانور پر بلاضرورت سوار نہیں ہوسکتا نہ اس پر سامان لاد سکتا ہے اگرچہ نفل ہو اور ضرورت کے وقت سوار ہوا یا سامان لادا اور اس کی وجہ سے اُس میں کچھ نقصان آیا تو اتنا محتاجوں پر تصدّق کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ اگر وہ دودھ والا جانور ہے تو دودھ نہ دوہے اور تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیا کرے کہ دودھ موقوف ہو جائے اور اگر ذبح میں وقفہ ہو اور نہ دوہنے سے ضرر ہوگا تو دوہ کر دودھ خیرات کر دے اور اگر خود کھا لیا یا غنی کو دیدیا یا ضائع کر دیا تو اتنا ہی دودھ یا اس کی قیمت مساکین پر تصدّق کرے۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ اگر وہ بچہ جنی تو بچہ کو تصدق کر دے یا اُسے بھی اُس کے ساتھ ذبح کر دے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا یا ہلاک کر دیا تو قیمت کو تصدق کرے اور اس قیمت سے قربانی کا جانور خرید لیا تو بہتر ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ غلطی سے اُس نے دوسرے کے جانور کو ذبح کر دیا اور دوسرے نے اُس کے جانور کو تو دونوں کی قربانیاں ہوگئیں۔[6] (منسک)

مسئلہ ۱۲ اگر جانور حرم کو لے جا رہا تھا راستہ میں مرنے لگا تو اُسے وہیں ذبح کر ڈالے اور خون سے اُس کا ہار رنگ دے اور کوہان پر چھاپا لگا دے تا کہ اُسے مالدار لوگ نہ کھائیں، فقرا ہی کھائیں پھر اگر وہ نفل تھا تو اُس کے بدلے کا دوسرا جانور لے جانا ضرور نہیں اور اگر واجب تھا تو اس کے بدلے کا دوسرا لے جانا واجب ہے اور اگر اس میں کوئی ایسا عیب آ گیا کہ قربانی

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤٧.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ج١، ص٢٦١.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤٧، وغيره.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ج١، ص٢٦١.

4 ...... المرجع السابق. و "ردالمحتار" كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤٨.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ج١، ص٢٦١.

6 ...... "لباب المناسك"، (باب الهدايا)، ص٤٧٤.

www.dawateislami.net

کے قابل نہ رہا تو اسے جو چاہے کرے اور اُس کے بدلے دوسرا لے جائے جب کہ واجب ہو۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳ جانور حرم کو پہنچ گیا اور وہاں مرنے لگا تو اسے ذبح کر کے مساکین پر تصدق کرے اور خود نہ کھائے اگرچہ نفل ہو اور اگر اس میں تھوڑا سا نقصان پیدا ہوا ہے کہ ابھی قربانی کے قابل ہے تو قربانی کرے اور خود بھی کھا سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ جانور چوری گیا اُس کے بدلے کا دوسرا خریدا اور اُسے ہار ڈال کر لے چلا پھر وہ مل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دونوں کی قربانی کردے اور اگر پہلے کی قربانی کی اور دوسرے کو بیچ ڈالا تو یہ بھی ہوسکتا ہے اور اگر پچھلے کو ذبح کیا اور پہلے کو بیچ ڈالا تو اگر وہ اُس کی قیمت میں برابر تھا یا زیادہ تو کافی ہے اور کم ہے تو جتنی کمی ہوئی صدقہ کردے۔[3] (عالمگیری)

حج کی مَنّت کا بیان

حج کی منت مانی تو حج کرنا واجب ہوگیا، کفارہ دینے سے بری الذمّہ نہ ہوگا۔ خواہ یوں کہا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر حج ہے یا کسی کام کے ہونے پر حج کو مشروط کیا اور وہ ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱ احرام باندھنے یا کعبہ معظّمہ یا مکہ مکرمہ جانے کی منّت مانی تو حج یا عمرہ اُس پر واجب ہے اور ایک کو معین کرلینا اُس کے ذمہ ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ پیدل حج کرنے کی منّت مانی تو واجب ہے کہ گھر سے طوافِ فرض تک پیدل ہی رہے اور پورا سفر یا اکثر سواری پر کیا تو دَم دے اور اگر اکثر پیدل رہا اور کچھ سواری پر تو اُسی حساب سے بکری کی قیمت کا جتنا حصہ اس کے مقابل آئے خیرات کرے۔ پیدل عمرہ کی منّت مانی تو سر مونڈانے تک پیدل رہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ ایک سال میں جتنے حج کی منّت مانی سب واجب ہوگئے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٤٩، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ج١، ص٢٦١.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السابع عشر في النذر بالحج، ج١، ص٢٦٢.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٥٢.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السابع عشر في النذر بالحج، ج١، ص٢٦٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴: لونڈی غلام مُحرِم کو خریدنا جائز ہے اور مشتری کو اختیار ہے کہ احرام تڑوا دے اگرچہ انھوں نے اپنے پہلے مولیٰ کی اجازت سے احرام باندھے ہوں اور احرام توڑنے کے لیے فقط یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ احرام توڑ دیا بلکہ کوئی ایسا کام کرنا ضروری ہے جو احرام میں منع تھا مثلاً بال یا ناخن ترشوانا یا خوشبو لگانا۔ اِس کی ضرورت نہیں کہ حج کے افعال بجالا کر احرام توڑے اور قربانی بھیجنا بھی ضروری نہیں مگر آزادی کے بعد قربانی اور حج وعمرہ واجب ہے اگر حج کا احرام تھا اور عمرہ اگر عمرہ کا احرام تھا۔[1] (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ ۵: افضل یہ ہے کہ اس خریدی ہوئی لونڈی کا احرام جماع کے علاوہ کسی اور چیز سے کھلوادے اور جماع سے بھی احرام کھل جائے گا مگر جب کہ اُسے یہ معلوم نہ ہو کہ احرام سے ہے اور جماع کرلیا تو حج فاسد ہو جائے گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر مولیٰ نے احرام کھلوا دیا پھر اس نے باندھا پھر کھلوا دیا، اگر چند بار اسی طرح ہوا پھر اسی سال احرام باندھ کر حج کرلیا تو کافی ہوگیا اور اگر سال آئندہ میں حج کیا تو ہر بار احرام کھولنے کا ایک ایک عمرہ کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: احرام کی حالت میں نکاح ہوسکتا ہے کسی احرام والی عورت سے نکاح کیا تو اگر نفل کا احرام ہے کھلوا سکتا ہے اور فرض کا ہے تو دو صورتیں ہیں۔ اگر عورت کا محرم ساتھ میں ہے تو نہیں کھلوا سکتا اور محرم ساتھ میں نہ ہو تو فرض کا احرام بھی کھلوا سکتا ہے اور اگر اس کا مُحرِمہ ہونا معلوم نہ ہو اور جماع کرلیا تو حج فاسد ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مسافر خانہ بنانا، حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل یعنی جب کہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے۔

علامہ شامی نے نہایت نفیس حکایت اس بیان میں نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لیکر حج کو جارہے تھے، ایک سیّدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انھوں نے سب اشرفیاں نذر کردیں اور واپس آئے، جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا، اللہ (عزوجل) تمہارا حج قبول فرمائے۔ انھیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے، میں تو حج کو گیا نہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ خواب میں زیارتِ اقدس سے مشرف ہوئے، ارشاد فرمایا: کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی، ہاں یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا کہ: "تو نے جو میری اہلبیت کی خدمت کی، اس کی عوض میں اللہ عزوجل

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٥٢.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، باب الهدى، ج٤، ص٥٣.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب السابع عشر في النذر بالحج، ج١، ص٢٦٤.

4 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا، جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔'' [1]

مسئلہ ۹ حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے یعنی فرائض کی تاخیر کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ محو ہو جائے گا، واپس آ کر ادا کرنے میں پھر دیر کی تو پھر یہ نیا گناہ ہوا۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ وقوفِ عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ یہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حجِ اکبر کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَرَمِکَ وَحَرَمِ حَبِیْبِکَ بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَابْنِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

فضائلِ مدینہ طیبہ

حدیث ۱ صحیح مسلم و ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مدینہ کی تکلیف و شدّت پر میری اُمت میں سے جو کوئی صبر کرے، قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔'' [3]

مدینہ طیبہ کی اقامت

حدیث ۲ و ۳ نیز مسلم میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے، مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روزِ قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا۔'' [4]

اور ایک روایت میں ہے، ''جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ (عزوجل) اُسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گُھل جاتا ہے۔'' [5] اسی کی مثل بزار نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴ صحیحین میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الهدی، مطلب في تفصيل الحج علی الصدقة، ج٤، ص٥٤.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الهدی، مطلب في تکفير الحج الکبائر، ج٤، ص٥٦.

3 ...... "صحيح مسلم"، کتاب الحج، باب الترغيب فی سکنی المدينة ...إلخ، الحديث: ١٣٧٨، ص٧١٦.

4 ...... "صحيح مسلم"، کتاب الحج، باب فی فضل المدينة ...إلخ، الحديث: ١٣٦٣، ص٧٠٩.

5 ...... "صحيح مسلم"، کتاب الحج، باب فی فضل المدينة ...إلخ، الحديث: ٤٦٠-(١٣٦٣)، ص٧١٠.

www.dawateislami.net

فرماتے سُنا: کہ ''یمن فتح ہوگا، اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جواُن کی اطاعت میں ہیں لے جائیں گے حالانکہ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ اور شام فتح ہوگا کچھ لوگ دوڑتے آئیں گے اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کرتے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔'' (1)

حدیث ۵ طبرانی کبیر میں ابی اُسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر تھے (ان کے کفن کے لیے صرف ایک کملی تھی) جب لوگ اسے کھینچ کر اُن کا مونھ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کملی سے مونھ چھپادو اور پاؤں پر یہ گھاس ڈال دو۔'' پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سر اقدس اٹھایا، صحابہ کو روتا پایا۔ ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے، وہاں کھانا اور لباس اور سواری انھیں ملے گی پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین پر پڑے ہو حالانکہ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔'' (2)

حدیث ۶ تا ۸ ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا، میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔'' (3) اور اسی کی مثل صمیتہ اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

مدینہ طیبہ کے برکات

حدیث ۹ صحیح مسلم وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ لوگ جب شروع شروع پھل دیکھتے، اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لاتے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسے لے کر یہ کہتے: الٰہی! تو ہمارے لیے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و مُد میں برکت کر، یا اللہ! (عزوجل) بے شک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انھوں نے مکہ کے لیے

1...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل المدينة، باب من رغب عن المدينة، الحديث: ١٨٧٥، ج١، ص٦١٨.

2...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٥٨٧، ج١٩، ص٢٦٥.

3...... "جامع الترمذي"، أبواب المناقب، باب ماجاء في فضل المدينة، الحديث: ٣٩٤٣، ج٥، ص٤٨٣.

www.dawateislami.net

تجھ سے دُعا کی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دُعا کرتا ہوں، اُسی کی مثل جس کی دعا مکہ کے لیے انھوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دو چند ہوں)۔ پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اُسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔ (1)

حدیث ۱۰ تا ۱۳: صحیح مسلم میں اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا اللہ! (عزوجل) تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اُس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے درست فرما دے اور اُس کے صاع و مُد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔'' (2) (یہ دعا اُس وقت کی تھی، جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب و ہوا صحابہ کرام کو ناموافق ہوئی کہ پیشتر یہاں وبائی بیماریاں بکثرت ہوتیں) یہ مضمون کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے مدینہ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ سے دو چند یہاں برکتیں ہوں۔ (3) مولٰی علی و ابو سعید و انس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی۔

اھلِ مدینہ کے ساتھ بُرائی کرنے کے نتائج

حدیث ۱۴: صحیح بخاری و مسلم میں سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا، ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔'' (4)

حدیث ۱۵: ابن حبان اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا، اللہ (عزوجل) اُسے خوف میں ڈالے گا۔'' (5)

حدیث ۱۶ و ۱۷: طبرانی عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ (عزوجل)! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے اور انھیں ڈرائے تو اُسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے، نہ نفل۔'' (6) اسی کی مثل نسائی و طبرانی نے سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۸: طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب فضل المدينة ...إلخ، الحديث: ١٣٧٣، ص٧١٣.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة ...إلخ، الحديث: ١٣٧٦، ص٧١٥.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحج، باب الترغيب في سكنى المدينة ...إلخ، الحديث: ١٣٧٤، ص٧١٣.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل المدينة، باب اثم من كاد اهل المدينة، الحديث: ١٨٧٧، ج١، ص٦١٨.

5 ...... "الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان"، كتاب الحج، باب فضل المدينة، الحديث: ٣٧٣٠، ج٦، ص٢٠.

6 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، الحديث: ٣٥٨٩، ج٢، ص٣٧٩.

www.dawateislami.net

اہل مدینہ کو ایذا دے گا، اللہ (عزوجل) اُسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے، نہ نفل۔'' (1)

حدیث ۱۹ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یثرب (2) کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔'' (3)

حدیث ۲۰ صحیحین میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرا دیتے ہیں) اس میں نہ دجال آئے، نہ طاعون۔'' (4)

حدیث ۲۱ صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے، مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پرا باندھ کر پہرا نہ دیتے ہوں، دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آکر اُترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔'' (5)

حاضری سرکارِ اعظم مَدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۝۶۴﴾ (6)

---

1 ...... ''مجمع الزوائد''، كتاب الحج، باب فيمن اخاف اهل المدينة ...إلخ، الحديث: ٥٨٢٦، ج٣، ص٦٥٩.

2 ...... ہجرت سے پیشتر لوگ یثرب کہتے تھے مگر اس نام سے پکارنا جائز نہیں کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی، بعض شاعر اپنے اشعار میں مدینہ طیبہ کو یثرب لکھا کرتے ہیں انھیں اس سے احتراز لازم اور ایسے شعر کو پڑھیں تو اس لفظ کی جگہ طیبہ پڑھیں کہ یہ نام حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے رکھا ہے، بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔۱۲ منہ حفظہ ربہ.

3 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب فضائل المدينة، باب فضل المدينة ...إلخ، الحديث: ١٨٧١، ج١، ص٦١٧.

4 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الحج، باب صيانة المدينة من دخول الطاعون ...إلخ، الحديث: ١٣٧٩، ص٧١٦.

5 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الفتن ...إلخ، باب قصة الجساسة، الحديث: ٢٩٤٣، ص١٥٧٧.

6 ...... پ٥، النساء: ٦٤.

www.dawateislami.net

اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور تمھارے حضور حاضر ہو کر اللہ (عزوجل) سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی اُن کے لیے استغفار کریں تو اللہ (عزوجل) کو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پائیں گے۔

حدیث ۱ دار قطنی و بیہقی وغیرہما عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میری قبر کی زیارت کرے، اس کے لیے میری شفاعت واجب۔'' (1)

حدیث ۲ طبرانی کبیر میں اُنھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔'' (2)

حدیث ۳ دار قطنی و طبرانی اُنھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے حج کیا اور بعد میری وفات کے میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔'' (3)

حدیث ۴ بیہقی نے حاطب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا، قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھے گا۔'' (4)

حدیث ۵ بیہقی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سُنا: ''جو شخص میری زیارت کرے گا، قیامت کے دن میں اُس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا، اللہ تعالٰی اُسے قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھائے گا۔'' (5)

حدیث ٦ ابن عدی کامل میں اُنھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اُس نے مجھ پر جفا کی۔'' (6)

(۱) زیارتِ اقدس قریب بواجب ہے۔ بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں راہ میں خطر ہے، وہاں

---

1 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ٢٦٦٩، ج٢، ص ٣٥١.

2 ...... "المعجم الكبير" للطبراني، باب العين، الحديث: ١٣١٤٩، ج١٢، ص ٢٢٥.

3 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ٢٦٦٧، ج٢، ص ٣٥١.

4 ...... "شعب الإيمان"، باب في المناسك، فضل الحج و العمرة، الحديث: ٤١٥١، ج٣، ص٤٨٨.

5 ...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الحج، باب زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ١٠٢٧٣، ج٥، ص٤٠٣.

6 ...... "الكامل في ضعفاء الرجال"، الحديث: ١٩٥٦، ج٨، ص٢٤٨، عن ابن عمر رضي الله عنهما.

www.dawateislami.net

بیماری ہے، یہ ہے، وہ ہے۔ خبردار! کسی کی نہ سُنو اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو۔ جان ایک دن ضرور جانی ہے، اس سے کیا بہتر کہ اُن کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو اُن کا دامن تھام لیتا ہے، اُسے اپنے سایہ میں بآرام لے جاتے ہیں، کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا۔ ؎

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

والحمدللہ (۲) حاضری میں خالص زیارت اقدس کی نیت کرو، یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں: اِس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے۔[1]

(۳) حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہو۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی وقساوت قلبی ہے اور اس حاضری کو قبولِ حج وسعادت دینی ودنیوی کے لیے ذریعہ ووسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہوکر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت ونورانیت کے لیے وسیلہ کرے۔ غرض جو پہلے اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے کہ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَّانَوٰی .[2] اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہ ہے، جو اُس نے نیت کی۔

(۴) راستے بھر درود وذِکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے، شوق وذوق زیادہ ہوتا جائے۔

(۵) جب حرم مدینہ آئے بہتر یہ کہ پیادہ ہولو، روتے، سر جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، درود شریف کی اور کثرت کرو اور ہوسکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ ؎

جائے سرست اینکہ تو پاسی نہی پائے نہ بینی کہ کجا می نہی
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جب قبۂ انور پر نگاہ پڑے، درود وسلام کی خوب کثرت کرو۔

(۶) جب شہرِاقدس تک پہنچو، جلال وجمال محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصور میں غرق ہوجاؤ اور دروازۂ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے دہنا قدم رکھو اور پڑھو:

---

1 ...... "فتح القدیر"، کتاب الحج، مسائل منثورة، ج٣، ص٩٤.

2 ...... "صحیح البخاری"، [کتاب بدء الوحی] الحدیث: ١، ج١، ص٥.

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآئَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَانْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ ۔ (1)

(۷) حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارغ ہوان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہومعاً وضو ومسواک کرو اور غسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خوشبو لگاؤ اور مشک افضل۔

(۸) اب فوراً **آستانۂ اقدس** کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مونھ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف التجا کرو۔

(۹) جب درِ **مسجد** پر حاضر ہو، صلوۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔

(۱۰) اس وقت جو ادب وتعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر سے پاک کرو، **مسجد اقدس** کے نقش ونگار نہ دیکھو۔

(۱۱) اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

(۱۲) ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلّا کر نہ نکلے۔

(۱۳) **یقین جانو** کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، اُن کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چُھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن حاج مکی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

---

(1)......اللہ (عزوجل) کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو اللہ (عزوجل) نے چاہا، نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عزوجل) سے، اے رب! سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا۔ الٰہی! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کے لیے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے بہتر سوال کیے گئے۔۱۲

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں:

لَا فَرقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھِدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَا خِفَاءَ بِہٖ. (1)

ترجمہ: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اوران کی حالتوں، اُن کی نیتوں، اُن کے ارادوں، اُن کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

امام رحمہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام ''منسک متوسط'' اور علی قاری مکی اس کی شرح ''مسلک متقسط'' میں فرماتے ہیں:

وَاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِکَ وَقِیَامِکَ وَسَلَامِکَ اَیْ بَلْ بِجَمِیْعِ اَفْعَالِکَ وَاَحْوَالِکَ وَارْتِحَالِکَ وَمَقَامِکَ. (2)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں۔

(۱۴) اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی، ورنہ اگر غلبہ شوق مہلت دے اور وقت کراہت نہ تو دو رکعت تحیۃ المسجد وشکرانہ حاضری دربارِ اقدس صرف قُلْ یَا اور قُلْ ھُوَ اللّٰہ سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسطِ مسجد کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اُس کے نزدیک ادا کرو پھر سجدۂ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الٰہی! اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب اور اُن کا اور اپنا قبول نصیب کر، آمین۔

(۱۵) اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عفو وکرم کی امید رکھتے، حضورِ والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزارِ انور میں رُوبقبلہ جلوہ فرما ہیں، اس سمت سے حاضر ہوگے تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نگاہِ بیکس پناہ تمھاری طرف ہوگی اور یہ بات تمھارے لیے دونوں جہاں میں کافی ہے، والحمدللہ۔

(۱۶) اب کمال ادب وہیبت وخوف واُمید کے ساتھ **زیرِ قندیل اُس چاندی کی کیل** کے سامنے جو حجرۂ مطہرہ کی جنوبی

1 ...... ''المدخل'' لابن الحاج، فصل فی زیارۃ القبور، ج۱، ص۱۸۷.

2 ...... ''لباب المناسك'' و ''المسلك المتقسط''، (باب زیارۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیه وسلم)، ص۵۰۸.

www.dawateislami.net

دیوار میں چہرۂ انور کے مقابل لگی ہے، کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزارِ انور کو مونھ کرکے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔

لباب وشرحِ لباب واختیار شرح مختار وفتاویٰ عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ: یَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ.[1] حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے ایسا کھڑا ہو، جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یہ عبارت عالمگیری واختیار کی ہے۔

اور لباب میں فرمایا: وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ.[2] دست بستہ دہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو۔

(۱۷) خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلافِ ادب ہے، بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ اُن کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بُلایا، اپنے مواجہۂ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کریم اگرچہ ہر جگہ تمھاری طرف تھی، اب خصوصیت اور اس درجۂ قرب کے ساتھ ہے، وللہ الحمد۔

(۱۸) اَلْحَمْدُلِلّٰه اب دل کی طرح تمھارا مونھ بھی اس پاک جالی کی طرف ہوگیا، جو اللہ عزوجل کے محبوبِ عظیم الشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے، نہایت ادب و وقار کے ساتھ باآوازِ حزیں وصوتِ درد آگین ودلِ شرمناک وجگر چاک چاک، معتدل آواز سے، نہ بلند وسخت (کہ اُن کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہوجاتے ہیں)، نہ نہایت نرم وپست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمھارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحات ائمہ سے گزرا)، **مجرا وتسلیم** بجالاؤ اور عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِيْنَ ط[3]

(۱۹) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال وکسل نہ ہو صلاۃ وسلام کی کثرت کرو، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو، بار بار عرض کرو:

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المناسك، خاتمه في زيارة قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ج ١، ص ٢٦٥.

2 ......"لباب المناسك" للسندي، (باب زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم)، ص ٥٠٨.

3 ......المرجع السابق.

اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، اے اللہ (عزوجل) کے رسول! آپ پر سلام۔ اے اللہ (عزوجل) کی تمام مخلوق سے بہتر! آپ پر سلام۔ اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے! آپ پر سلام۔ آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کی تمام اُمت پر سلام۔ ۱۲

www.dawateislami.net

اَسْأَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ .[1]

(۲۰) پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجالاؤ۔ شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں، وصیت کرتا ہے کہ جب انھیں حاضری بارگاہ نصیب ہو، فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگ خلائق پر احسان فرمائیں۔ اللہ (عزوجل) اُن کو دونوں جہان میں جزائے خیر بخشے آمین۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَذَوِیْکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَةٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّۃٍ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ مِنْ عُبَیْدِکَ اَمْجَدْ عَلِیْ یَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ .[2]

(۲۱) پھر اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر **حضرت صدیق اکبر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهٗ .[3]

(۲۲) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر **حضرت فاروق اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُوبرو کھڑے ہو کر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ .[4]

(۲۳) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ ط عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا

---

1 ...... یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے شفاعت مانگتا ہوں۔۱۲

2 ...... یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور اور حضور کی آل اور سب علاقہ والوں پر ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ہر ذرہ کی گنتی پر دس دس لاکھ درود سلام حضور کے حقیر غلام امجد علی کی طرف سے، وہ حضور سے شفاعت مانگتا ہے، حضور اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔۱۲

3 ......"لباب المناسك" للسندی، (باب زیارۃ سید المرسلین، صلی اللہ تعالی علیه وسلم)، ص ۵۱۰.
اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر! آپ پر سلام، اے غارِ ثور میں رسول اللہ کے رفیق! آپ پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں۔۱۲

4 ......"لباب المناسك" للسندی، (باب زیارۃ سید المرسلین، صلی اللہ تعالی علیه وسلم)، ص ۵۱۱، وغیرہ.
اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام، اے اسلام اور مسلمین کی عزت! آپ پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں۔۱۲

www.dawateislami.net

ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَسْأَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّم . [1]

(۲۴) یہ سب حاضریاں محلِ اجابت ہیں، دُعا میں کوشش کرو۔ دُعائے جامع کرو اور دُرود پر قناعت بہتر اور چاہو تو یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ رَسُوْلَکَ وَاَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاُشْھِدُ الْمَلٰئِکَۃَ النَّازِلِیْنَ عَلٰی ھٰذِہِ الرَّوْضَۃِ الْکَرِیْمَۃِ الْعَاکِفِیْنَ عَلَیْھَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مُقِرٌّ بِجِنَایَتِیْ وَمَعْصِیَّتِیْ فَاغْفِرْلِیْ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِالَّذِیْ مَنَنْتَ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ فَاِنَّکَ الْمَنَّانُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ . [2]

(۲۵) پھر منبر اطہر کے قریب دُعا مانگو۔

(۲۶) پھر جنت کی کیاری میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منورہ کے درمیان ہے، اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا) آکر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دُعا کرو۔

(۲۷) یوہیں مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو، دُعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت۔

(۲۸) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بیکار نہ جانے دو، ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہو، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزارو، دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ یہاں۔

(۲۹) ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف [3] کی نیت کرلو، یہاں تمھاری یاد دہانی ہی کو دروازہ سے بڑھتے ہی

---

1 ......اے رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پہلو میں آرام کرنے والے! آپ دونوں پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہماری سفارش کیجیے، اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر دُرود و برکت وسلام نازل فرمائے۔۱۲

2 ......ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ کو اور تیرے رسول اور ابوبکر و عمر کو اور تیرے فرشتوں کو جو اس روضہ پر نازل اور معتکف ہیں، اُن سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں، اے اللہ (عزوجل)! میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے اولیا پر کیا۔ بیشک تو احسان کرنے والا، بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲

3 ...... اعتکاف کے معنی ہیں مسجد میں بالقصد نیت کرکے ٹھہرنا اس لیے کہ ذکر الٰہی کروں گا۔۱۲

www.dawateislami.net

کتبہ ملے گا۔ نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ ۔[1]

(۳۰) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔

(۳۱) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو، کھانے پینے کی کمی ضرور کرو اور جہاں تک ہو سکے تصدق کرو خصوصاً یہاں والوں پر خصوصاً اس زمانہ میں کہ اکثر ضرورت مند ہیں۔

(۳۲) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظّمہ میں کرلو۔

(۳۳) روضۂ انور پر نظر عبادت ہے جیسے کعبہ معظّمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اسکی کثرت کرو اور دُرود وسلام عرض کرو۔

(۳۴) پنجگانہ یا کم از کم صبح، شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر ہو۔

(۳۵) شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبدِ مبارک پر نظر پڑے، فوراً دست بستہ اُدھر مونھ کر کے صلاۃ وسلام عرض کرو، بے اِس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلافِ ادب ہے۔

(۳۶) ترکِ جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہِ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ صحیح حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں، اُس کے لیے دوزخ ونفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔''[2]

(۳۷) حتی الوسع کوشش کرو کہ مسجد اوّل یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھو اور اس کی مقدار سو ہاتھ طول و سو ہاتھ عرض ہے اگر چہ بعد میں کچھ اضافہ ہوا ہے، اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔

(۳۸) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(۳۹) روضۂ انور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے۔

اھل بقیع کی زیارت

(۴۰) بقیع کی زیارت سنت ہے، روضۂ اقدس کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً جُمُعَہ کے دن۔ اس قبرستان میں قریب دس۱۰ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدفون ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیا و علما و صلحا وغیرہم کی گنتی نہیں۔ یہاں جب حاضر ہو

---

1 ......میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی۔۱۲

2 ......''المسند'' للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث: ١٢٥٨٤، ج٤، ص ٣١١.

www.dawateislami.net

پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرے اور یہ پڑھے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَهُمْ ۔ (1) اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہے تو یہ پڑھے:

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَحْفَادِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَّهُ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔ (2)

اور درود شریف و سورۂ فاتحہ وآیۃ الکرسی و قُلْ هُوَ اللّٰهُ وغیرہ جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب اُس کا نذر کرے، اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات معروف و مشہور ہیں اُن کی زیارت کرے۔ تمام اہلِ بقیع میں افضل امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهِجْرَتَيْنِ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَّسُوْلِهٖ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ ۔ (3)

قبۂ حضرت سیدنا ابراہیم ابن سردارِ دو عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی قبۂ شریف میں ان حضراتِ کرام کے بھی مزارات طیبہ ہیں، حضرت رقیہ (حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی) حضرت عثمان بن مظعون (یہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں) عبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرۂ مبشرہ سے ہیں) عبداللہ بن مسعود (نہایت جلیل القدر صحابی خُلفائے اربعہ کے بعد سب سے افقہ) خنیس بن حذافہ سہمی و اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرے۔

---

1 ...... تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ (عزوجل)! بقیع والوں کی مغفرت فرما، اے اللہ (عزوجل)! ہم کو اور انھیں بخش دے۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل)! ہم کو اور ہمارے والدین کو اور اُستادوں اور بھائیوں اور بہنوں اور ہماری اولاد اور پوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور اُس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس نے ہمیں وصیت کی اور تمام مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو بخش دے۔۱۲

3 ...... "المسلك المتقسط"، (باب زيارة سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص ٥٢٠، وغيره.

اے امیر المومنین! آپ پر سلام اور اے خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ! آپ پر سلام، اے دو ہجرت کرنے والے! آپ پر سلام، اے غزوۂ تبوک کی نقد و جنس سے طیاری کرنے والے! آپ پر سلام، اللہ (عزوجل) آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلا دے، آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ (عزوجل) راضی ہو۔۱۲

www.dawateislami.net

قبۂ³ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسی قبہ میں حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سرِ مبارک سیدنا امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزاراتِ طیبات ہیں، ان پر سلام عرض کرے۔

قبۂ⁴ ازواج مطہرات حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مکہ معظمہ میں اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سرف میں ہے۔ بقیہ تمام ازواج مکرّمات اسی قبہ میں ہیں۔

قبۂ⁵ حضرت عقیل بن ابی طالب اس میں سفیان بن حارث بن عبدالمطلب و عبداللہ بن جعفر طیار بھی ہیں اور⁶ اس کے قریب ایک قبہ ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین اولادیں ہیں۔ قبۂ⁷ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی، قبۂ⁸ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قبۂ⁹ نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ان حضرات کی زیارت سے فارغ ہوکر مالک بن سنان و ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اسماعیل بن جعفر صادق و محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و سیّد الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہو۔

بقیع کی زیارت کس سے شروع ہو، اس میں اختلاف ہے بعض علما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا کرے کہ یہ سب میں افضل ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شروع کرے اور بعض فرماتے ہیں کہ قبۂ سیّدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا ہو اور قبۂ صفیہ پر ختم کہ سب سے پہلے وہی ملتا ہے، تو بغیر سلام عرض کیے وہاں سے آگے نہ بڑھے اور یہی آسان بھی ہے۔ [1]

قبا شریف کی زیارت

(۴۱) قبا شریف کی زیارت کرے اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ترمذی میں مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''مسجد قبا میں نماز، عمرہ کی مانند ہے۔'' [2] اور احادیث صحیحہ سے ثابت کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو قبا تشریف لے جاتے کبھی سوار، کبھی پیدل۔ اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

---

1 ......''المسلك المتقسط''، (باب زيارة سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص ٥٢١.

2 ......''جامع الترمذي''، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة في مسجد قباء، الحديث: ٣٢٤، ج١، ص٣٤٨.

www.dawateislami.net

احد کی زیارت

(۴۲) شہدائے اُحد شریف کی زیارت کرے۔ حدیث میں ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں قبورِ شہدائے اُحد پر آتے اور یہ فرماتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ''.[1]

اور کوہ اُحد کی بھی زیارت کرے کہ صحیح حدیث میں فرمایا: ''کوہ اُحد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اُسے محبوب رکھتے ہیں۔''[2]

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''جب تم حاضر ہو تو اُس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ ببول ہو۔''[3]

بہتر یہ ہے کہ پنجشنبہ[4] کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور عبداللہ بن جحش و مُصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں ہے یہ دونوں حضرات یہیں مدفون ہیں۔[5]

سید الشہدا کی بائیں جانب اور صحن مسجد میں جو قبر ہے، یہ دونوں شہدائے اُحد میں نہیں ہیں۔

(۴۳) مدینہ طیبہ کے وہ کوئیں جو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا اور کسی کا پانی پیا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جاننے بتانے والا ملے تو اُن کی بھی زیارت کرے اور اُن سے وضو کرے اور پانی پیے۔

(۴۴) اگر جا ہو تو مسجدِ نبوی میں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہٗ جب حاضر حضور ہوئے، آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن بقیع وغیرہ زیارات کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے اللہ (عزوجل) کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہوا، اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

سر ایں جا، سجدہ ایں جا، بندگی ایں جا، قرار ایں جا

(۴۵) وقتِ رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور

---

1 ......''المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط''، (باب زيارة سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص٥٢٥.

2 ......''صحيح البخاري''، كتاب الجهاد، باب فضل الخدمة فى الغزو، الحديث:٢٨٨٩، ج٢، ص٢٧٨.

3 ......''المعجم الاوسط'' للطبراني، الحديث:١٩٠٥، ج١، ص٥١٦.

4 ......جمعرات۔

5 ......''لباب المناسك'' و'' المسلك المتقسط ''، (باب زيارة سيد المرسلين صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص٥٢٥.

www.dawateislami.net

تمام آداب کہ کعبہ معظّمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی! ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .

تــــــــــمــــــــــت

اس کتاب کی تصنیف شب بستم ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ کوختم ہوئی اور تھوڑے دنوں بعد امام اہلسنّت اعلٰی حضرت قبلہ قدس سرہٗ الاقدس کو سُنا بھی دی تھی۔ فقیر جب حرمین طیبین روانہ ہوا اس رسالہ کو اپنے ساتھ رکھا تھا اور بمبئی کے ایک ہفتہ قیام میں مبیضہ کیا[1] مگر اس کی طبع میں موانع پیش آتے گئے، جن کی وجہ سے بہت تاخیر ہوئی خدا کا شکر ہے کہ اب طبع ہوگیا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع پہونچائے اور ان صاحبوں سے نہایت عجز کے ساتھ التجا ہے کہ اس فقیر کے لیے ایمان پر ثبات اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اعلٰی حضرت قبلہ قدس سرہٗ العزیز کا رسالہ ''انوار البشارہ'' پورا اس میں شامل کر دیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخل رسالہ ہیں کہ اولاً: تبرک مقصود ہے۔ دوم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہٰذا عبارت بھی نہ بدلی۔

فقیر ابوالعلا **محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ ۲۵ رمضان مبارک ۱۳۴۱ھ**

---

1 ......یعنی چھپنے کے لیے تیار کیا۔

www.dawateislami.net

حج و عمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں

ذیل کے نقشہ سے عمرہ، حجِ افراد، قِران اور تمتع کے مناسک معلوم کیے جاسکتے ہیں، یہ وضاحت بھی کردی گئی ہے کہ ان میں سے شرط، رکن، واجب، سنت اور اختیاری کون کون سے مناسک ہیں۔

عمرہ

1. احرام عمرہ — شرط
2. طواف — رکن
3. سعی — واجب
4. سر منڈانا یا بال کتروانا — واجب

حجِ افراد

1. احرام — شرط
2. طواف قدوم — سنت
3. وقوف عرفات — رکن (فرض)
4. وقوف مزدلفہ — واجب
5. رمی جمرۂ عقبہ — واجب
6. قربانی — اختیاری
7. سر منڈانا یا بال کتروانا — واجب
8. طواف زیارت — رکن (فرض)
9. سعی — واجب
10. رمی جمار — واجب
11. طواف وداع — واجب

www.dawateislami.net

حجِ قران

نمبر	عمل	حکم
1	احرام حج وعمرہ	شرط
2	طواف عمرہ مع رمل	رکن (فرض)
3	سعی عمرہ	واجب
4	طواف قدوم مع رمل	سنت
5	سعی	واجب
6	وقوف عرفات	رکن (فرض)
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
9	قربانی	واجب
10	سر منڈانا یا بال کتروانا	واجب
11	طواف زیارت	رکن (فرض)
12	رمی جمار	واجب
13	طواف وداع	واجب

حجِ تمتع

(جب کہ قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو)

نمبر	عمل	حکم
1	احرام عمرہ	شرط
2	طواف عمرہ مع رمل	رکن (فرض)
3	سعی عمرہ	واجب
4	سر منڈانا یا بال کتروانا	واجب
5	۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
6	وقوف عرفات	رکن (فرض)
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	رمی جمرۂ عقبہ	واجب
9	قربانی	واجب
10	سر منڈانا یا بال کتروانا	واجب
11	طواف زیارت	رکن (فرض)
12	سعی	واجب
13	رمی جمار	واجب
14	طواف وداع	واجب

www.dawateislami.net

پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے عموماً حجِ تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔ ذیل کے نقشہ میں نہایت اختصار سے اس کا طریقہ (جب کہ قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو) گھر سے روانہ ہوکر اختتامِ حج تک پیش خدمت ہے۔

1. گھر سے روانگی
2. میقات سے پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھنا
3. کعبہ شریف کا طواف کرنا اور مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنا اور آبِ زم زم پینا
4. سعی کرنا اور اس کے بعد حلق یا قصر کرانا اور احرام کھولنا
5. ۸ ذی الحجہ کو دوبارہ احرام باندھ کر مِنٰی جانے کی تیاری کرنا اور مِنٰی میں جاکر ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنا
6. ۹ ذی الحجہ کو مقامِ عرفات میں ظہر وعصر کی نمازیں پڑھنا۔ وقوفِ عرفات کرنا
7. ۹ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب وعشاء ملا کر پڑھنا۔ رات مزدلفہ میں قیام اور طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے تک مزدلفہ میں وقوف کرنا
8. ۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے مِنٰی میں آنا اور جمرۃُ العقبٰی پر کنکریاں مارنا۔ قربانی کرنا اور حلق یا قصر کرنا
9. ۱۰ ذی الحجہ کو حلق یا قصر کے بعد مکہ مکرمہ میں جاکر طوافِ زیارت کرنا اور پھر واپس مِنٰی میں آنا
10. ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کو مِنٰی میں قیام کرنا۔ اور ان تینوں دنوں میں جمرات پر کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ روانہ ہونا
11. ۱۴ ذی الحجہ یا جب رخصت کا ارادہ ہو طوافِ وداع کرنا
12. سفرِ مدینہ طیبہ خاص بقصد زیارت شریفہ

اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن تحریر فرماتے ہیں: علماء مختلف ہیں کہ پہلے حج کرے یا زیارت۔ ''لباب'' میں ہے: حج نفل میں مختار ہے اور فرض ہوتو پہلے حج مگر مدینہ طیبہ راہ میں آئے تو تقدیم زیارت لازم انتہٰی۔ یعنی بے زیارت گزر جانا گستاخی اور فقیر کو علامہ سبکی (رحمہ اللہ تعالٰی) کا یہ ارشاد بہت بھایا کہ: پہلے حج کرے تاکہ پاک کی زیارت پاک ہوکر ملے۔

(فتاوٰی رضویہ ج۱۰ ص۷۹۸)

www.dawateislami.net

مآخذ و مراجع

نمبرشمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	قرآن مجید	کلامِ الٰہی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
2	کنز الإیمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

کتب التفسیر

1	جامع البيان فی تأويل القرآن	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	معالم التنزيل (تفسير البغوی)	امام ابومحمد الحسین بن مسعود فراء بغوی متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
3	مفاتيح الغيب (التفسير الكبير)	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
4	الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبی)	ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
5	مدارك التنزيل وحقائق التأويل	امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی متوفی ۷۱۰ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
6	تفسير الخازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی متوفی ۷۴۱ھ	اکوڑہ خٹک نوشہرہ
7	تفسير القرآن العظيم (تفسير ابن كثير)	عماد الدین إسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
8	أنوار التنزيل وأسرار التأويل	ناصر الدین عبداللہ ابوعمر بن محمد شیرازی بیضاوی متوفی ۷۹۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	تفسير الجلالين	امام جلال الدین محلی متوفی ۸۶۳ھ وامام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
10	الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
11	الإتقان في علوم القرآن	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۳ھ
12	حاشية شيخ زاده على البيضاوی	محیی الدین محمد بن مصلح الدین مصطفیٰ قوجوی حلفی متوفی ۹۵۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
13	تفسير روح البيان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ
14	تفسير أبی السعود	علامہ ابوالسعود محمد بن مصطفیٰ عمادی متوفی ۹۸۲ھ	دارالفکر، بیروت
15	التفسيرات الأحمدية فی بيان الآيات الشرعية	شیخ احمد بن ابی سعید المعروف بملّا جیون جونپوری متوفی ۱۱۳۰ھ	پشاور
16	الفتوحات الإلهية (حاشية الجمل على الجلالين)	علامہ شیخ سلیمان جمل متوفی ۱۲۰۴ھ	باب المدینہ کراچی
17	حاشية الصاوی على الجلالين	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی متوفی ۱۲۴۱ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۲۱ھ
18	روح المعانی	ابوالفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
19	غرائب القرآن و رغائب الفرقان	علامہ نظام الدین حسن بن محمد نیشاپوری، متوفی ۷۲۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
20	تفسير مظهری (مترجم)	مؤلف علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی متوفی ۱۸۱۰ھ مترجم: ادارہ ضیاء المصنفین	ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۱۴۲۳ھ

www.dawateislami.net

21	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز

کتب الحدیث

1	الموطا	امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	المسند	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
3	المصنف	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
4	المصنف فی الأحادیث والآثار	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
5	المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
6	سنن الدارمي	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتب العربی بیروت
7	نصب الراية	علامہ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف متوفی ۲۵۵ھ	پشاور
8	صحيح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
9	صحيح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ	دار المغنی، عرب شریف ۱۴۱۹ھ
10	سنن ابن ماجه	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
11	سنن أبي داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
12	مراسيل أبي داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دہلی الہند
13	سنن الدار قطني	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۲۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
14	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
15	نوادر الأصول	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دار صادر، بیروت
16	السنة	امام ابوبکر احمد بن عمرو متوفی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
17	البحر الزخار المعروف بمسند البزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۴ھ
18	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
19	عمل اليوم والليلة	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
20	مسند أبي يعلى	شیخ الاسلام ابو یعلیٰ احمد بن علی بن مثنیٰ موصلی متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
21	صحيح ابن خزيمة	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت
22	شرح معاني الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
23	المسند الشاشي	ہیثم بن کلیب شاشی متوفی ۳۳۵ھ	بیروت
24	الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
25	المعجم الكبير	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ

www.dawateislami.net

26	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
27	المعجم الصغير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
28	الكامل في ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
29	المستدرك على الصحيحين	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
30	حلية الأولياء	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
31	شعب الإيمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
32	البعث والنشور	امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت
33	السنن الكبرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
34	إثبات عذاب القبر	امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	بیروت
35	السنن الصغرى	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دارالمعرفہ، بیروت
36	معرفة السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
37	تاريخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
38	الفردوس بمأثور الخطاب	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت
39	شرح السنة	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
40	الترغيب والترهيب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
41	شرح النووي على المسلم	امام محی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ	باب المدینہ کراچی
42	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
43	سنن الدارمي	حافظ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی متوفی ۷۹۷ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۰۷ھ
44	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
45	فتح الباري	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
46	عمدة القاري	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ	دارالحدیث، ملتان ۱۴۱۸ھ
47	الجامع الصغير	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
48	إرشاد الساري	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
49	كنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
50	التيسير	علامہ عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دارالحدیث، مصر
51	مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
52	فيض القدير	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
53	أشعة اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۳۳۲ھ

www.dawateislami.net

54	كشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی متوفی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
55	حاشية سنن النسائی	علامہ وصی احمد محدّث سورتی متوفی ۱۳۳۴ھ	باب المدینہ کراچی
56	مرآة المناجيح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
57	نزهة القاری شرح صحيح البخاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی متوفی ۱۴۲۰ھ	برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی

كتب العقائد

1	الفقه الأكبر	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت متوفی ۱۵۰ھ	باب المدینہ کراچی
2	تمهيد أبي شكور	ابو شکور سالمی حنفی معاصر سید علی ہجویری علیہما الرحمہ	
3	العقائد النسفية	نجم الدین عمر بن محمد نسفی متوفی ۵۳۷ھ	باب المدینہ کراچی
4	شرح المواقف	قاضی عضد الدین عبد الرحمٰن ایجی متوفی ۷۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
5	شفاء السقام	امام تقی الدین علی بن عبد الکافی سبکی متوفی ۷۵۶ھ	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور ۱۴۲۵ھ
6	شرح المقاصد	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
7	شرح العقائد النسفية	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۳ھ	باب المدینہ کراچی
8	المسايرة	کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن ہمام متوفی ۹۰۶ھ	مطبعۃ السعادۃ بمصر
9	المسامرة شرح المسايرة	کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف متوفی ۹۰۶ھ	مطبعۃ السعادۃ بمصر
10	حاشية عصام الدين على شرح العقائد	عصام الدین ابراہیم بن محمد متوفی ۹۴۳ھ	کانسی روڈ، کوئٹہ
11	اليواقيت والجواهر	عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد شعرانی متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
12	الصواعق المحرقة	حافظ احمد بن حجر مکی ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
13	منح الروض الأزهر	شیخ علی بن سلطان المعروف بملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ کراچی
14	شرح الفقه الأكبر	شیخ علی بن سلطان المعروف بملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ کراچی
15	تكميل الإيمان	حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۲۱ھ
16	حاشية ولى الدين على حاشية مولانا عصام الدين على شرح العقائد	علامہ ولی الدین متوفی ۱۱۱۹ھ	کوئٹہ
17	تحفه اثنا عشريه	شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۲۳۹ھ	باب المدینہ کراچی
18	النبراس	علامہ محمد عبد العزیز فرہاری متوفی ۱۲۳۹ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
19	شفاعتِ مصطفى ترجمه تحقيق الفتوى فى ابطال الطغوى	مصنف: امام حکمت وکلام علامہ محمد فضل حق خیر آبادی متوفی ۱۲۷۸ھ مترجم: علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری متوفی ۱۴۲۸ھ	الممتاز پبلی کیشنز لاہور ۱۴۲۱ھ
20	المعتقد المنتقد	علامہ فضل الرسول بدایونی متوفی ۱۲۸۹ھ	برکاتی پبلشرز، کراچی ۱۴۲۰ھ

www.dawateislami.net

21	المعتمد المستند	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	برکاتی پبلشرز، کراچی ۱۴۲۰ھ
22	مطلع القمرين فی إبانة سبقة العمرين	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	
23	تجلی اليقين	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
24	الأمن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
25	أنوار المنان فی توحيد القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	برکاتی پبلشرز، کراچی ۱۴۲۰ھ
26	خالص الاعتقاد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
27	إنباء الحی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
28	إزاحة العيب بسيف الغيب	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
29	ثلج الصدر لإيمان القدر	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
30	منبه المنية بوصول الحبيب إلى العرش والرؤية	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
31	الزلال الأنقى	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
32	صلاة الصفاء	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
33	الدولة المكية	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مؤسسۃ رضا بمدینہ، لاہور ۱۴۲۲ھ
34	سبحان السبوح	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
35	حياة الموات	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
36	اعتقاد الأحباب	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
37	إسماع الأربعين	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
38	منية اللبيب	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
39	قهرالديان على مرتدبقاديان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
40	الجراز الديانی على المرتد القاديانی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
41	السوء والعقاب على المسيح الكذاب	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
42	الكوكبة الشهابية	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
43	سل السيوف الهندية	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
44	إنباء المصطفى بحال سر وأخفى	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
45	المبين ختم النبيين	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
46	جزاء الله عدوه بإبائه ختم النبوة	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور

www.dawateislami.net

47	تمهيد ايمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
48	حسام الحرمين	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
49	جاء الحق	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز

كتب الفقه

1	تحفة الفقهاء	علاء الدین سمرقندی متوفی ۵۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
2	خلاصة الفتاوى	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
3	بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع	ملک العلماء امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی ۵۸۷ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
4	الفتاوى الخانية	قاضی حسن بن منصور بن محمود اوز جندی متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
5	التجنيس و المزيد	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	باب المدینہ، کراچی
6	الهداية	برہان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
7	فتح القدير	کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ
8	منية المصلي	علامہ سدید الدین محمد بن محمد کاشغری، متوفی ۷۰۵ھ	ضیاء القرآن، لاہور
9	المدخل	علامہ محمد بن محمد، المشہور ابن الحاج، متوفی ۷۳۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ
10	شرح الوقاية	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ کراچی
11	الفتاوى التاتارخانية	علامہ عالم بن علاء انصاری دہلوی متوفی ۷۸۶ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۶ھ
12	الجوهرة النيرة	علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی
13	الجامع الوجيز (الفتاوى البزازيه)	حافظ الدین محمد بن محمد بن المعروف بابن بزاز متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ ۱۴۰۳ھ
14	فتاوى قارئ الهداية	علامہ سراج الدین عمر بن علی حنفی، متوفی ۸۲۹ھ	دار الفرقان، بیروت
15	البناية في شرح الهداية	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
16	الحلية	علامہ ابن امیر الحاج، متوفی ۸۷۹ھ	مخطوط
17	درر الحكام شرح غرر الاحكام	علامہ قاضی شہیر ملّا خسرو حنفی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ کراچی
18	الحاوي للفتاوى	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
19	فتاوى امام سراج الدين بلقيني	امام سراج الدین بلقینی	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۶ھ
20	غنية المتملي	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی، لاہور
21	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ، ۱۴۲۰ھ
22	فتاوى زينية	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	باب المدینہ کراچی
23	الميزان الكبرى	عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی متوفی ۹۷۳ھ	مصطفی البابی مصر

www.dawateislami.net

24	الفتاوی الحدیثیة	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۹ھ
25	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفة، بیروت، ۱۴۲۰ھ
26	النهر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
27	لباب المناسك	شیخ رحمۃ اللہ سندی، متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ کراچی، ۱۴۲۵ھ
28	المسلك المتقسط في المنسك المتوسط	ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ کراچی، ۱۴۲۵ھ
29	حاشية الشلبيه	علامہ احمد بن محمد شلبی، متوفی ۱۰۲۱ھ	دار الکتب العلمیة، بیروت
30	نورالإیضاح و مراقي الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
31	نورالایضاح مع حاشية ضوء المصباح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی ۱۰۶۹ھ	مکتبہ برکات المدینہ کراچی
32	مجمع الأنهر	عبدالرحمٰن بن محمد بن سلیمان کلیبو لی متوفی ۱۰۷۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
33	الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
34	حاشية الطحطاوي علی مراقي الفلاح	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی متوفی ۱۲۴۱ھ	باب المدینہ، کراچی
35	حاشية الطحطاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی متوفی ۱۲۴۱ھ	کوئٹہ
36	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
37	الفتاوی الهندية	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
38	الفتاوی الرضوية	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
39	جد الممتار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
40	إعلام الأعلام	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
41	احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
42	رکن دین	علامہ مولانا محمد رکن الدین متوفی ۱۳۳۵ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
43	بہارشریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ، کراچی
44	فتاوی امجدیه	علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ، کراچی ۱۴۱۹ھ
45	ہمارا اسلام	مولانا مفتی محمد خلیل خان برکاتی متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک اسٹال لاہور
46	وقار الفتاوی	مولانا مفتی محمد وقار الدین متوفی ۱۴۱۳ھ	بزم وقار الدین کراچی ۲۰۰۱ء
47	فتاوی فقیه ملت	مولانا مفتی جلال الدین امجدی متوفی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور ۲۰۰۵ء
48	فتاوی فیض الرسول	مولانا مفتی جلال الدین امجدی متوفی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور ۱۴۱۱ھ
49	نماز کے احکام	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
50	رفیق الحرمین	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

كتب أصول الفقه

1	التوضیح و التلویح	عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ	باب المدینہ کراچی
2	النامی شرح الحسامی	مولوی ابو محمد عبد الحق الحقانی بن محمد امیر	مدینۃ الاولیاء ملتان
3	الأشباہ و النظائر	الشیخ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
4	نور الأنوار	علامہ احمد ابن ابی سعید حنفی المعروف بملا جیون متوفی ۱۱۳۰ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
5	فواتح الرحموت	علامہ عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھنوی متوفی ۱۲۲۵ھ	باب المدینہ کراچی

كتب التصوف

1	کتاب الزھد	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
2	الرسالہ القشیریۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
3	إحیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
4	عوارف المعارف	ابو حفص عمر بن محمد سہروردی شافعی متوفی ۶۳۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۶ھ
5	الفتوحات المکیۃ	شیخ ابو عبد اللہ محمد محی الدین ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
6	بھجۃ الأسرار	ابو الحسن نور الدین علی بن یوسف شطنوفی متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ
7	الطبقات الکبری	عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی متوفی ۹۷۳ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
8	سبع سنابل	میر عبد الواحد بلگرامی متوفی ۱۰۱۷ھ	مکتبہ قادریہ لاہور ۱۴۰۲ھ
9	مکتوبات إمام ربانی	مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی متوفی ۱۰۳۴ھ	مکتبۃ القدوس کوئٹہ
10	الحدیقۃ الندیۃ	عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
11	البریقۃ المحمودیۃ علی الطریقۃ المحمدیۃ	ابو سعید محمد بن مصطفی نقشبندی حنفی متوفی ۱۱۷۶ھ	بیروت
12	جامع کرامات الأولیاء	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۲ھ

كتب السيرة

1	دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ
2	الشفا بتعریف حقوق المصطفی	القاضی ابو الفضل عیاض مالکی متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
3	أم القری فی مدح خیر الوری (قصیدہ ہمزیہ)	امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری متوفی ۶۹۵ھ	حزب القادریہ، لاہور
4	البدایۃ و النھایۃ	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
5	أسد الغابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ

www.dawateislami.net

6	الخصائص الكبرى	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
7	المواهب اللدنية	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۶ھ
8	معارج النبوة	المعین الحاج محمد الفراہی المعروف بملّا مسکین متوفی ۹۵۴ھ	
9	أفضل القرى شرح أم القرى	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	
10	الجوهر المنظم	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	مکتبہ قادریہ، لاہور
11	شرح الشفا	ملاعلی قاری ہروی حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
12	مدارج النبوة	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۳ھ	نوریہ رضویہ لاہور ۱۹۹۷ء
13	نسيم الرياض	شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر خفاجی متوفی ۱۰۶۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
14	فيوض الحرمين	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ	محمد سعید اینڈ سنز، کراچی
15	حجة الله على العالمين	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا، ہند
16	جواهر البحار	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ

كتب الأعلام

1	صفة الصفوة	امام جمال الدین ابی الفرج ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۳ھ
2	معجم المؤلفين	عمر رضا کحالہ متوفی ۱۴۰۸ھ	مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۱۴ھ
3	أخبار الأخيار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۳ھ	خیر پور پاکستان
4	إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ	باب المدینہ کراچی
5	الفوائد البهية	مولانا عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ	ادارۃ القرآن، کراچی ۱۴۱۹ھ
6	هدية العارفين	اسماعیل کمال پاشا متوفی ۱۳۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ
7	الأعلام	خیر الدین زرکلی متوفی ۱۳۹۶ھ	دارالعلم للملایین، بیروت ۲۰۰۵ء
8	سير أعلام النبلاء	شمس الدین محمد بن احمد ذہبی متوفی ۷۴۸ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ

كتب اللغات

1	التعريفات للجرجاني	سید شریف علی بن محمد بن علی الجرجانی ۸۱۶ھ	دارالمنار للطباعۃ والنشر
2	القاموس المحيط	مجد الدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی متوفی ۸۱۷ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۷ھ
3	معجم لغة الفقهاء	محمد رؤس، حامد صادق	ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی
4	فيروز اللغات	الحاج فیروز الدین	فیروز سنز ۲۰۰۵م
5	اُردو لغت	ادارہ ترقی اُردو بورڈ	ترقی اُردو لغت بورڈ کراچی ۲۰۰۶ء

www.dawateislami.net

6	فرہنگ آصفیہ	احمد دہلوی	سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۲ء

كتب الشيعة

1	ناسخ التواريخ	مرزامحمدتقی سپرلسان الملک متوفی ۱۲۹۷ھ	تہران
2	أصول كافي	ابوجعفرمحمد بن یعقوب کلینی رازی متوفی ۳۲۸ھ	دارالکتب الاسلامیہ،تہران
3	الروضة من الكافي (فروع كافي)	محمد بن یعقوب کلینی متوفی ۳۲۸ھ	دارالکتب الاسلامیہ،تہران
4	احتجاج طبرسي	ابومنصوراحمد بن علی طبرسی متوفی ۵۴۸ھ	نجف اشرف،طبع قدیم ۱۳۸۶ھ
5	مناقب آل أبي طالب	محمد بن علی بن شہرآشوب متوفی ۵۸۸ھ	نجف (عراق)
6	شرح نهج البداية ابن أبي حديد	ابوالحامدعبدالحمید متوفی ۶۵۶ھ	بیروت ۱۳۷۵ھ
7	جلاء العيون	باقرمجلسی متوفی ۱۱۱۰ھ	طبع قدیم،تہران ۱۳۹۸ھ
8	حق اليقين	باقرمجلسی متوفی ۱۱۱۰ھ	کتب فروشے اسلامیہ،تہران
9	حيات القلوب	باقرمجلسی متوفی ۱۱۱۰ھ	کتب فروشے اسلامیہ،تہران
10	رجال الكشي	محمد بن عمرکشی (القرن الرابع)	مؤسسۃ الاعلمی،کربلا
11	تهذيب المتين في تأريخ أمير المؤمنين	مظہرحسین سہارن پوری	دہلی
12	نفس الرحمان في فضائل سلمان	مرزاحسین بن محمدتقی طبرسی	ایران
13	أنوار نعمانيه	نعمت اللہ جزائری	تہران
14	حمله حيدري	مرزامحمدرفیع مشہدی	تہران
15	عمدة المطالب	جمال الدین احمد بن حسن	قم (ایران)
16	طراز المذهب مظفري	مرزاعباسی	
17	منتهي الإكمال	عباس قمی	تہران
18	مجالس المؤمنين	نوراللہ شوستری	تبریز،تہران
19	تفسير مجمع البيان	ابوعلی فضل بن حسن طبرسی	تہران
20	نتخب التواريخ	محمدہاشم بن محمدعلی خراسانی	تہران ۱۳۴۱ء
21	التفسير الصافي	محمد بن مرتضی المعروف فیض کاشانی	تہران
22	مسند امام علي	حسن قبانچی	مؤسسۃ الاعلمی، بیروت ۱۴۲۱ھ

كتب القاديانى

1	إزاله أوهام	مرزاغلام احمدقادیانی متوفی ۱۹۰۸ء	ریاض الہند،امرتسر

www.dawateislami.net

2	أنجام آتهم	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	مطبع ضیاء الاسلام، قادیان
3	دافع البلاء	مرزا غلام احمد قادیانیا لمتوفی ۱۹۰۱ء	مطبع ضیاء الاسلام، قادیان
4	توضیح المرام	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	ریاض الہند، امرتسر
5	أربعین	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	مطبع ضیاء الاسلام، قادیان
6	معیار أهل الاصطفاء	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	مطبع ضیاء الاسلام، قادیان
7	کشتیٔ نوح	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	مطبع ضیاء الاسلام، قادیان
8	اعجاز احمدی	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	مطبع ضیاء الاسلام، قادیان
9	ضمیمه انجام آتهم	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	مطبع ضیاء الاسلام، قادیان
10	براهین احمدیه	مرزا غلام احمد قادیانی متوفی ۱۹۰۱ء	سفیر ہند پریس، امرتسر، پنجاب
11	روحانی خزائن	(مجموعۂ کتب ورسائل قادیانی)	زیر طبع، U.S.A

كتب الوهابية

1	حاشية شرح الصدور	محمد بن عبد الوہاب نجدی متوفی ۱۲۰۶ھ	مطبوعہ سعودیہ
2	رساله یك روزه	اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ	فاروقی کتب خانہ، ملتان
3	إيضاح الحق	اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
4	تقوية الإيمان	اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ	میر محمد کتب خانہ کراچی
5	صراط مستقیم	مرتب اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ	مکتبہ سلفیہ، لاہور
6	تحذير الناس	محمد قاسم نانوتوی متوفی ۱۲۹۷ھ	دار الاشاعت، کراچی
7	فتاوی رشيديه	رشید احمد گنگوہی متوفی ۱۳۲۳ھ	محمد علی کارخانہ اسلامی کتب ۲۰۰۱ء
8	براهين قاطعه	خلیل احمد انبیٹھوی سہارن پوری متوفی ۱۳۴۶ھ	دار الاشاعت کراچی 1987ء
9	حفظ الإيمان	اشرفعلی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
10	الدرر السنية فى الأجوبة النجدية	عبد الرحمٰن بن محمد بن قاسم عاص متوفی ۱۳۹۲ھ	مکتبۃ الکوثر، ریاض ۱۴۱۳ھ

الكتب المتفرقة

1	طوالع الأنوار	قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن ابی عمرو بیضاوی متوفی ۷۹۱ھ	
2	حياة الحيوان الكبرى	کمال الدین محمد بن موسی دمیری متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
3	تاريخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
4	البدور السافرة فى أمور الآخرة	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	موسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

5	الحبائك في أخبار الملائك	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	
6	سبل الهدى والرشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
7	أحسن الوعاء	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان بن علی رضا متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ
8	الملفوظ (ملفوظات اعلى حضرت)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مشتاق بک کارنر، لاہور
9	مقال عرفا باعزاز شرع وعلماء	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
10	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ ۱۴۱۵ھ
11	ذيل المدعا لأحسن الوعاء	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ
12	تحفۂ جعفریہ	محمد علی نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی	مکتبہ نوریہ حسینیہ، لاہور
13	عقائد جعفریہ	محمد علی نقشبندی علیہ رحمۃ اللہ القوی	
14	تسهيل النحو	حافظ محمد خان نوری ابدالوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
15	علم التجويد	قاری غلام رسول	مکتبہ قاسمیہ رضویہ کراچی
16	تحفه حسينيه	علامہ محمد اشرف سیالوی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۲۰۰۱ء

ثواب سے محرومی

طبرانی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ **اللہ** عزوجل کے **محبوب**، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا:

کچھ لوگوں کو **جنت** کا حکم ہوگا، جب جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے سامان تیار کر رکھا ہے، دیکھیں گے۔

پکارا جائے گا کہ انھیں واپس کرو، جنت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے، کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب! اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا، ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیا کے لیے جنت میں مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا۔

ارشاد فرمائے گا: ''ہمارا مقصد ہی یہ تھا اے بدبختو! جب تم تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو خشوع کے ساتھ ملتے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے، لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے، لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی، لوگوں کے لیے گناہ چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑے، لہٰذا تم کو آج عذاب چکھاؤں گا اور **ثواب** سے محروم کروں گا۔''

(''المعجم الكبير'' للطبراني، الحديث: ۱۹۹، ج۱۵، ص۸۵، و ''مجمع الزوائد''، كتاب الزهد، باب ماجاء في الرياء، الحديث: ۱۷۶٤۹، ج۱۰، ص۳۷۷.)

www.dawateislami.net